

# پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی

پہلی سہ ماہی رپورٹ

برائے مالی سال 2021-22ء



بینک دولت پاکستان

## اسٹیٹ بینک بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر اور چیئرمین	ڈاکٹر رضا باقر
سیکرٹری، فنانس	جناب حامد یعقوب شیخ
رکن	جناب محمد سلیم سیٹھی
رکن	جناب علی جمیل
رکن	ڈاکٹر طارق حسن
کارپوریٹ سیکریٹری	جناب محمد منصور علی

## اسٹیٹ بینک بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر اور چیئرمین	ڈاکٹر رضا باقر
سیکرٹری، فنانس	جناب حامد یعقوب شیخ
رکن	جناب محمد سلیم سیٹھی
رکن	جناب علی جمیل
رکن	ڈاکٹر طارق حسن
کارپوریٹ سیکریٹری	جناب محمد منصور علی

## نامہ ترسیل

اسٹیٹ بینک آف پاکستان

کراچی۔

17 مارچ 2022ء

محترم چیئرمین صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی سابقہ شقوں کے تحت، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی جانب سے، ستمبر 2021ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی کی پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق پہلی سہ ماہی رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص

(ڈاکٹر رضا باقر)

گورنر

چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز

محمد صادق سنجرائی

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد

## نامہ ترسیل

اسٹیٹ بینک آف پاکستان

کراچی۔

17 مارچ 2022ء

محترم اسپیکر صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی سابقہ شقوں کے تحت، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی جانب سے، ستمبر 2021ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی کی پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق پہلی سہ ماہی رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص

(ڈاکٹر رضا باقر)

گورنر

چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز

اسد قیصر

اسپیکر

قومی اسمبلی

اسلام آباد

تجزیہ کار :

ابواب

1- عمومی جائزہ

2- اقتصادی نمو

3- مہنگائی اور زرعی پالیسی

4- مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

5- بیرونی شعبہ

خصوصی سیکشن

پاکستان کی پام اور سویا بین کی بڑھتی ہوئی درآمدات: روغنی بیج کی  
ملکی پیداوار کے محرکات اور چیلنجوں کی تفہیم

عمر فاروق ثاقب  
محمد مظہر خان، خرم اشفاق بلوچ، طلحہ ندیم، سرمد الہی  
سجاد خان، فاطمہ خالق، جنید کمال، عمر مشہود  
سہینہ خرم جعفری، سید ذوالقرنین حسین، حرا غفار، محمد اجلال خان،  
محمد عمر، سید علی رضا مہدی، محمد فرحان اکبر، فصیح خالد  
صہیب جمالی، صباحت، رو میل احمد خان، عطاء اللہ عباسی

منتظم مطبوعہ:

عمر فاروق ثاقب

ڈائریکٹر:

عمر فاروق ثاقب

مطبوعات جائزہ کمیٹیاں:

انتظامیہ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی  
مر تاضی سید (چیئر مین)، محمد علی چوہدری، عنایت حسین، محمد علی ملک، سید شمر حسین، ارشد  
محمود بھٹی، محمد جاوید اسماعیل، محمد فاروق عاربی، اور عمر فاروق ثاقب

بورڈ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی  
محمد سلیم سیٹھی (چیئر مین)، ڈاکٹر طارق حسن

آراء اور تبصروں پر شعبہ ہائے تحقیق، زرعی پالیسی، شہاریات، اور نقل و حمل کی فراہمی پر دفتر کارپوریٹ سیکریٹری اور شعبہ بیرونی تعلقات کا بھی شکر ہے۔

# ترجمہ طیم

نگراں  
سہیل انجم

مترجمین  
شجاعت علی  
منصور احمد  
حمیر اشرف علی  
فیضان رحیم

ابواب

1	عمومی جائزہ	1
7	حقیقی شعبہ	2
7	اقتصادی نمو	2.1
08	زراعت	2.2
14	بڑے پیمانے کی ایشیاسازی	2.3
21	خدمات	2.4
23	افراد کی قوت کی منڈی	2.5
33	زری پالیسی اور مہنگائی	3
33	پالیسی جائزہ	3.1
35	زری مجموعے	3.2
38	نئی شعبے کا قرضہ	3.3
42	مہنگائی	3.4
53	مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ	4
53	مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ	4.1
56	محصولات	4.2
61	وفاقی اخراجات	4.3
66	صوبائی مالیاتی کارروائیاں	4.4
68	سرکاری قرضہ	4.5
77	بیرونی شعبہ	5
77	بیرونی شعبے کی پیش رفتیں	5.1
80	جاری کھاتہ	5.2
82	مالی کھاتہ	5.3
87	زیر مبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ	5.4
89	تجارتی کھاتہ	5.5

103	خصوصی سیکشن: پاکستان کی پام اور سویا بین کی بڑھتی ہوئی درآمدات: روغنی بیج کی ملکی پیداوار کے محرکات اور چینلجوں کی تفہیم
129	ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح
133	فرہنگ
11	باکس 2.1: پاکستان میں کپاس کی فصل کا زیر کاشت رقبہ
28	باکس 2.2: لیبر فورس سروے 2018-19ء سے چند اہم مشاہدات
43	باکس 3.1: اجناس کی عالمی قیمتوں کے تیزی سے اضافے کے محرکات: اجناس کی قلت اور رسد کی رکاوٹیں
83	باکس خ 5.1: پاکستان میں اسٹارٹ اپ فرمیں۔ بیرونی سرمایہ کاری کو مائل کرنے کا سبب بن رہی ہیں

اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے اور تخمینوں کی بنیاد مالی سال 2022ء کی پہلی سہ ماہی کے اعداد و شمار ہیں، جنہیں نومبر 2021ء میں اس وقت دستیاب اعداد و شمار استعمال کرتے ہوئے حتمی شکل دی گئی۔ چنانچہ رپورٹ میں جنوری 2022ء میں بڑے پیمانے پر اشیاہی اور جی ڈی پی کی بیس میں تبدیلی شامل نہیں کی گئی۔

## 1 عمومی جائزہ

### جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے

پہلی سہ ماہی		
م 2022ء	م 21ء	شرح نمو (فیصد)
5.1	4.5	ایل ایس ایم <sup>1</sup>
8.6	8.8	قومی صارف اشاریہ قیمت <sup>1</sup>
3.0	-1.1	نئی شعبے کا قرضہ <sup>2</sup>
0.6	1.2	رشد زر (ایم ٹی) <sup>3</sup>
35.1	-10.7	برآمدات <sup>3</sup>
64.4	-5.7	درآمدات <sup>3</sup>
12.5	31	کارکنوں کی ترسیلات <sup>3</sup>
-7.7	1.4	شرح مبادلہ <sup>2</sup>
38.3	4.8	نیکس حاصل ایف بی آر <sup>2</sup>
7.25	7.0	پالیسی ریٹ <sup>3</sup>
ادب ڈالر		
19.3	12.2	اسٹیٹ بینک زر مبادلہ ذخائر <sup>3</sup>
-3.4	0.9	جاری کھاتے کا توازن <sup>3</sup>
فیصد جی ڈی پی		
-0.8	-1.0	مالیاتی توازن <sup>2</sup>
0.3	0.5	بنیادی توازن <sup>2</sup>
-4.2	1.2	جاری کھاتے کا توازن <sup>3</sup>

<sup>1</sup> مدتی اوسط دوران مدت اضافہ (+) / کم (-) فیصد میں آخر مدت

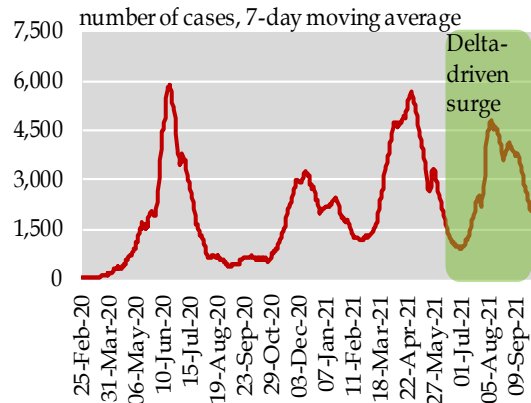
ماخذ: ایف پاکستان دفتر شماریات؛ <sup>2</sup> اسٹیٹ بینک؛ <sup>3</sup> وزارت خزانہ

بہر کیف، معاشی سرگرمیاں بڑی حد تک بلا تعلق جاری رہیں۔ جہاں تک مالیاتی امور کا تعلق ہے، پالیسی میں بلند نمو کے حصول کے لیے از سر نو توجہ دی گئی جیسا کہ مالی سال 22ء کے بجٹ میں اخراجات کی ترجیحات کے توسط سے کہا گیا ہے۔ نیز زرعی حالات گنجائشی رہے۔ سہ ماہی کے بیشتر عرصے کے دوران پالیسی ریٹ پست برقرار اور وبا کے بعد کی سطح پر رکھا گیا جبکہ برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور معینہ سرمایہ کاری کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) دونوں

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی معیشت نے مالی سال 21ء کی نمو کی رفتار قائم رکھی (جدول 1.1)۔ بڑے پیمانے کی اشیاہی سازی (ایل ایس ایم) میں وسیع البنیاد توسیع اور خریف کی بہتر فصلوں سے سازگار رسدی حرکیات کی عکاسی ہوئی۔ طلبی حوالے سے بھی تیزی رہی کیونکہ عارضی صارفی مصنوعات اور کاروں کی فروخت، درآمدی حجم، توانائی کے خرچ اور صارفی مالکاری سب کے رجحانات مضبوط رہے۔ معاشی سرگرمی میں تیزی نے بلند نیکس حاصل میں بھی حصہ ڈالا جس کے مالیاتی پوزیشن کے لیے مثبت مضمرات تھے۔ تاہم اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمایاں اضافے کے باعث نمو کی بحالی کے ساتھ ساتھ مہنگائی کا دباؤ اور جاری کھاتے کا خسارہ بھی بڑھا۔

اس سبب سے پالیسی سازوں کو مشکل ماحول درپیش تھا۔ تشویش کا بنیادی پہلو جاری معاشی رفتار میں تعلق سے بچنا تھا خصوصاً دوران سہ ماہی ملک کے اندر اور عالمی سطح پر ڈیلٹا ویرینٹ کی بنا پر کووڈ 19 کی چوتھی لہر کے پھیلاؤ سے پیدا ہونے والی غیر یقینی کیفیت میں اضافے کے پیش نظر (شکل 1.1)۔ کچھ برہدف مائیکرو لاک ڈاؤن بھی لگائے گئے۔

### شکل 1.1: پاکستان میں کووڈ 19 کے روزانہ کیسز کا رجحان



Source: World Health Organization

مسلسل مضبوط، دو ہندسی سال بسال نمو کا مظاہرہ کرتے رہے۔ بجلی کی پیداوار کے لحاظ سے توانائی کا خرچ بھی پچھلے برس کی سطح سے بڑھ گیا۔ اگرچہ کم ہوتے ہوئے اساسی اثرات کی بنا پر گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں ان اظہار یوں کی نمو کی رفتار میں کمی دیکھی گئی تاہم سرگرمیاں اب بھی بلند سطح پر تھیں۔

ستے قرضے کی دستیابی نے صنعتی سرگرمیوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ سہولت خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کے ماحول میں اہل فرموں کی جاری سرمائے کی بلند ضروریات پوری کرنے کے حوالے سے اہم ثابت ہوئی۔ خاص طور پر برآمدی ٹیکسٹائل شعبے میں ایسا ہوا جنہیں بلند بیرونی طلب اور درآمد شدہ کپاس کی بلند قیمتوں کا سامنا تھا۔ ساتھ ہی ٹیکسٹائل اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں میں استعداد کے اضافے معینہ سرمایہ کاری قرضے کے استعمال کا محرک بنے اور سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل فرموں کی طویل مدت قرض گیری میں بڑا حصہ طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) اور عارضی معاشی نو مالکاری سہولت (ٹی ای آر ایف) کا تھا۔

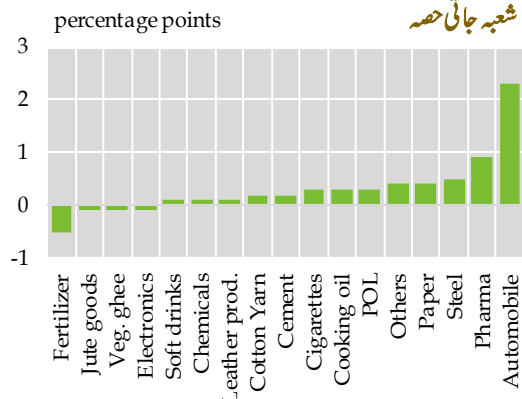
معاشی سرگرمیوں میں اضافے اور بڑھتی ہوئی درآمدات کے ٹیکس محاصل کے لیے سازگار مضمرات تھے جس نے نمو کی جانب مائل بجٹ کے باوصف مالیاتی یکجائی برقرار رکھنے میں مدد دی۔ بلند ترقیاتی اخراجات، کووڈ 19 کی ویکسین کی خریداری اور بجلی کے شعبے کی زراعت کے باعث سہ ماہی میں غیر سودی اخراجات خاصے بڑھ گئے۔ یہ خرچ کرنے کے لیے مالیاتی گنجائش جزوی طور پر ایف بی آر ٹیکس وصولی سے دستیاب ہوئی۔ مالیاتی پوزیشن کو سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں کمی سے بھی کافی فائدہ ہوا جس سے قلیل مدتی اور طویل مدتی آلات دونوں کی پست شرحوں کے توسط سے ملکی قرض پر پست ادائیگیوں میں عکاسی ہوئی۔ ڈیٹ سروس سس پشن انی شیپ ٹو (ڈی ایس ایس آئی) یعنی واپسی قرض قسط اقام کے تسلسل کے ساتھ لائبر جیسے عالمی شرح سود کے نشانوں کی پست سطحوں کی بنا پر بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیاں کم ہو گئیں۔

نتیجے کے طور پر بنیادی توازن فاضل ہی رہا گو کہ فاضل کا حجم پچھلے سال سے کم تھا۔ خاص طور پر مالیاتی خسارہ گذشتہ سال جی ڈی پی کے 1.0 فیصد سے گھٹ کر 0.8

قائم رہیں تاکہ فرموں کی جاری سرمائے اور معینہ سرمایہ کاری کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اس امر کو یقینی بنانے کے علاوہ کہ نمو کی بحالی ڈیٹا ویرینٹ سے پیدا کردہ غیر یقینی کیفیت کے باوجود صحیح راہ پر گامزن رہے، اس پالیسی تعاون سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمایاں اضافے کی بنا پر خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کا سامنا کرنے والی فرموں کو کچھ تقویت ملی۔

اس پالیسی تعاون سے صنعتی شعبے کو بہت فائدہ ہوا، رسد کی حرکیات بہتر ہوئیں جیسا کہ ایل ایس ایم کے گذشتہ سال سے زیادہ رفتار سے بڑھنے سے عکاسی ہوتی ہے۔ مالیاتی تعاون سے جن صنعتوں کو براہ راست فائدہ ہوا—جیسے گاڑیاں (فروخت اور درآمد شدہ سامان پر ٹیکس میں کمی) اور تعمیرات سے منسلک شعبے (سینٹ کی فروخت پر ٹیکس میں کمی)—وہ ان شعبوں میں شامل تھیں جن کی اس سہ ماہی کے دوران بلند پیداواری نمو ہوئی (شکل 1.2)۔ نیز خریف کی تین بڑی فصلوں—چاول، گنا اور کپاس—کے ابتدائی تخمینوں سے حوصلہ افزا زرعی سرگرمی ظاہر ہوتی ہے۔ بہتر زرعی پیداوار میں مارکیٹ کی بلند قیمتوں، سازگار موسمی حالات اور فصلوں کے انتظام کے بہتر طریقوں سب نے کردار ادا کیا۔

شکل 1.2: م 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایل ایس ایم نمونہ میں



Source: Pakistan Bureau of Statistics

طلب کے حوالے سے سہ ماہی کے دوران کھپت میں مسلسل اضافے کے ساتھ ساتھ پیداوار میں اضافہ ہوا۔ بلند تعدد کے معاشی اظہار، جیسے کاروں اور عارضی صارفی مصنوعات کی فروخت، صارفی مالکاری اور پیٹرولیم مصنوعات،

## عمومی جائزہ

اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدی ادا بیگیوں کو خاصا بڑھا کر بیرونی کھاتے پر دباؤ ڈالنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ یہ ایک ایسے وقت ہوا جب ملک کی توانائی نیز غیر توانائی مصنوعات کی درآمدی طلب مضبوط صنعتی سرگرمیوں کی وجہ سے پہلے ہی بلند سطح پر تھی۔ سرمایہ جاتی سازوسامان کی درآمد سے دباؤ میں مزید اضافہ ہوا۔ برآمدی وصولیوں میں نمایاں اضافے کے باوجود۔ جو 7 ارب ڈالر کے نشان سے تجاوز کر گیا۔ درآمدی ادا بیگیوں میں اضافہ اتنا زیادہ تھا کہ مرچنڈائز تجارتی خسارے میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ یہ خسارہ جزوی طور پر کارکنوں کی ترسیلات زر (جو سہ ماہی کے ہر مہینے میں 2 ارب ڈالر سے تجاوز کرتی رہیں) میں اضافے سے پورا کیا گیا۔ نتیجتاً مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 3.4 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 0.9 ارب ڈالر کا فاضل رہا تھا۔ جاری کھاتے میں ادا بیگی کا یہ دباؤ مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ میں بھی منعکس ہوا جو سہ ماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں 7.7 فیصد گھٹ گئی۔

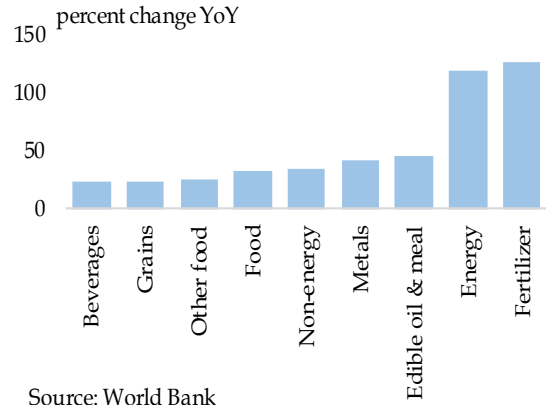
بڑھتے ہوئے جاری کھاتے کے خسارے کے باوجود ملک کے بیرونی بفر زسہ ماہی کے دوران صحیح سلامت رہے۔ اس کا بڑا سبب کافی زیادہ بیرونی ماکاری کی دستیابی تھی خصوصاً اضافی اسٹیٹوٹری ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) اختصاص (2.8 ارب ڈالر) اور ایک ارب ڈالر کے لیے یورو بانڈ کا ٹیپ اجراء۔ نتیجے کے طور پر اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر 2.0 ارب ڈالر بڑھ گئے اور آخر ستمبر 2021ء تک 19.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔

اگرچہ ذخائر کی صورت حال بہتر ہوئی تاہم جاری کھاتے میں ادا بیگیوں کے دباؤ کے ساتھ آگے چل کر بلند مہنگائی کی توقعات کی وجہ سے ضروری تھا کہ پالیسی اور ضوابطی لیورز کی نئی سمت متعین کی جائے تاکہ مارچ 2020ء میں کووڈ 19 پھیلنے کے بعد سے حاصل ہونے والے معاشی فوائد کو مستحکم کیا جاسکے۔ ابھرتے ہوئے دباؤ کے جواب میں اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے اپنے ستمبر 2021ء کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو 25 بیس پوائنٹس بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان واحد ابھرتی ہوئی منڈی نہیں ہے جس نے گرانی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے جواب میں زری پالیسی سخت کرنا شروع کی (شکل 1.4 الف)؛ کئی دیگر

فیصد ہو گیا۔ پست ماکاری ضروریات سے قطع نظر سہ ماہی کے دوران سرکاری قرض بڑھ گیا جس کا بڑا سبب نو قدر پیمائی نقصانات تھے۔

تاہم ان معاشی فوائد کو اجناس کی عالمی قیمتوں اور شیپنگ کی لاگت میں نمایاں اضافے نے آزمائش میں ڈالا (شکل 1.3)۔ ساتھ ہی ملکی طلبی دباؤ بھی واضح ہو گیا۔

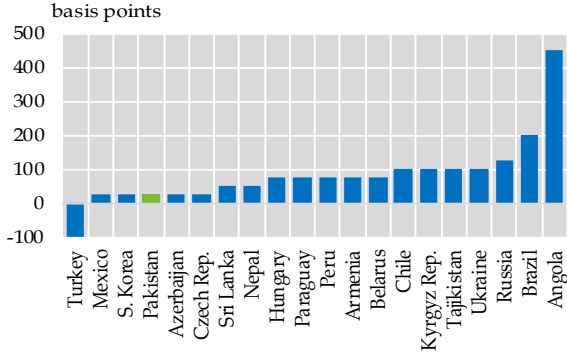
## شکل 1.3: م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں کی نمو



Source: World Bank

پاکستان میں پچھلے برس کی بہ نسبت رفتار کم ہونے کے باوجود عمومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 8.6 فیصد کی بلند سطح پر رہی جس میں بڑا کردار عالمی اجناس خصوصاً غذا اور توانائی کی بلند قیمتوں نے ادا کیا۔ عمومی مہنگائی میں سب سے زیادہ حصہ غذائی گروپ کا تھا جس کا سبب خوردنی تیل، پولٹری، گندم اور چینی کی قیمتوں میں بھاری اضافہ تھا۔ بہر کیف، بلند ملکی پیداوار نیز درآمد کے باعث تلف پذیر گروپ (جیسے تازہ سبزیاں) سے کچھ سہارا ملا۔ حکومت کی جانب سے سیلز ٹیکس کی شرح اور پیٹرو لیوم ڈومیسٹک لیوی میں کمی کے ذریعے نرخوں میں اضافے کو کسی حد تک جذب کرنے کے فیصلے کے باوجود تیل کی بلند قیمتوں نے سہ ماہی کے دوران توانائی کی مہنگائی کے بلند اعداد و شمار میں کردار ادا کیا۔ اس دوران اجناس کی بلند قیمتوں کے ہمراہ معاشی رفتار بھی تیزی مہنگائی میں منعکس ہونے لگی اور وہ سہ ماہی کے دوران شہری علاقوں میں تھوڑی بڑھ گئی۔

شکل 1.4 ب: جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں میں پالیسی ریٹ میں تبدیلی



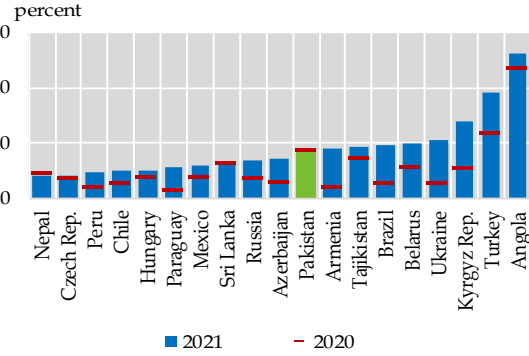
Source: Haver Analytics

معاشی استحکام کے حصول کے لیے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 21ء میں بیان کردہ اصلاحات پر عمل کرنے کے علاوہ شعبہ جاتی سطح پر مسلسل اور مربوط پالیسیوں کی ضرورت ہے۔ ایک صنعت جسے طول مدتی پالیسی فوکس چاہیے خوردنی تیل کی ہے۔ ملک میں خوردنی تیل کی لگ بھگ 86 فیصد کھپت درآمدات سے ہوتی ہے۔ پام اور سویا مین آئل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے بیرونی کھاتے اور مہنگائی کی حرکیات پر سنگین اثرات کے پیش نظر اس رپورٹ میں پاکستان کے ملکی روغنی بیجوں کے شعبے پر ایک خصوصی سیکشن شامل کیا گیا ہے۔ اس سیکشن میں یہ بات اجاگر کی گئی ہے کہ اگرچہ ملک میں روغنی بیجوں کی ترقی کا حوالہ ماضی میں دور تک ملتا ہے یہاں تک کہ پہلے پنجسالہ منصوبے (60-1955ء) میں بھی، تاہم برسوں سے ایک بھرپور پالیسی اور اس پر عملدرآمد کے لیے اسی مقصد کے لیے مخصوص اور فعال اسٹیجیسی کی عدم موجودگی نے بتدریج تسلسل سے درآمدات پر ملک کا انحصار بڑھایا ہے۔ اگرچہ اس سیکشن میں کہا گیا ہے کہ مختصر سے وسط مدتی مدت میں پاکستان میں پام کی کاشت کے امکانات بھرپور نہیں ہیں تاہم اگر پالیسی تعاون فراہم کیا جائے تو وسط مدت میں سویا مین بڑے پیمانے پر پیدا کیا جاسکتا ہے۔

#### معاشی منظر نامہ

تجربے کے مطابق حقیقی جی ڈی پی نمو مالی سال 22ء کے سابقہ اعلان کردہ حدود 4-5 فیصد کے اندر رہے گی جو حکومت کے 4.8 فیصد کے ہدف اور پچھلے سال کی عبوری نمو 3.9 فیصد کے مطابق ہے۔ توقع سے بہتر زرعی پیداوار اور بڑھتی ہوئی صنعتی

شکل 1.4 الف: جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں میں مہنگائی کی شرح



Source: Haver Analytics

ابھرتی ہوئی منڈیوں کے مرکزی بینکوں نے بھی اس سلسلے میں اقدام کرتے ہوئے شرح سود بڑھائی ہے (شکل 1.4 ب)۔

پالیسی ریٹ میں اضافے کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے درآمدی رفتار کو قابو میں کرنے کے لیے کئی ضوابطی اقدامات بھی کیے۔ ان میں 114 غیر ضروری ایشیا پر 100 فیصد کیش مارجن کی شرط عائد کرنا (جس سے اس شرط کے تحت آنے والی مجموعی ایشیا 525 ہو گئیں) اور آٹو اور صارفین ماکاری کو سخت کرنے کے لیے محتاطیہ ضوابط میں تبدیلیاں شامل تھیں۔

رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کی صورت حال واضح طور پر اجناس کی عالمی قیمتوں کے دھچکوں سے پاکستان کی اثر پذیری کو اجاگر کرتی ہے جس کا جزوی سبب ملکی محدود درآمدی نہیں ہے۔ اگرچہ ٹیکسٹائل برآمدات کو کپاس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے فائدہ ہوا تاہم پاکستان ان ایشیا کی روز افزوں عالمی قیمتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکا جو وہ درآمد کیا کرتا تھا یعنی گندم اور چینی، بلکہ ملکی نرخوں میں استحکام لانے اور مقامی منڈی میں ان اجناس کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے انہیں درآمد کرنا پڑا۔ دوسری جانب، جیسا کہ پہلے مذکور ہوا، توانائی کی اجناس، خوردنی تیل اور فولاد کی بلند قیمتوں نے درآمدی ادائیگیوں کو بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ نتیجتاً اجناس کی قیمتوں کے دباؤ نے تجارتی توازن پر بڑا منفی اثر ڈالا جیسا کہ اس سہ ماہی کے دوران پاکستان کے بگڑتے ہوئے تناسب تجارت سے عیاں ہے (شکل 1.5)۔

## عمومی جائزہ

حکومت کی طرف سے طے کردہ گندم کا ہدف، جو پچھلے سیزن کی پہلے ہی ریکارڈ پیداوار سے بلند تر ہے، پورا ہو جائے گا۔

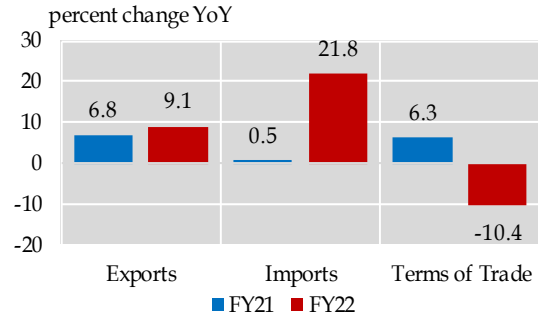
سرگرمی کے ساتھ ان پہلوؤں کے شعبہ خدمات پر اثرات متوقع طور پر بلند نمو میں کردار ادا کریں گے۔

حکومت کا ہدف یہ ہے کہ ٹیکس نیٹ میں توسیع اور نمو کی جاری رفتار، جس سے ٹیکس وصولی بڑھے گی، کے ذریعے حاصل میں اضافہ کر کے مالی سال 22ء میں مالیاتی خسارے کو کم کر کے 6.3 فیصد تک لایا جائے جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 7.1 فیصد تھا۔ ترقیاتی اخراجات میں حالیہ مجوزہ کٹوتیوں، گاڑیوں اور پر تعیش ایشیا پر اضافی ڈیوٹیوں اور وسیع ٹیکس مستثنیات کے خاتمے، سب سے مالیاتی پوزیشن مزید بہتر ہونے کی توقع ہے۔ اس دوران کمی کے حوالے سے مالیاتی منظر نامے کے خطرات میں معاشی سرگرمی میں سست روی شامل ہے جو ٹیکس محاصل پر اثر انداز ہوگی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ معاشی منظر نامے کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت ہے۔ ایک بڑی وجہ کووڈ کی نئی شکلوں کا سامنے آنا ہے جن کے اجناس کی عالمی قیمتوں، ترقی یافتہ معیشتوں میں پالیسی ریٹ کے راستے، اہم برآمدی منڈیوں میں طلبی حرکیات، رسدی زنجیر کے تعطل کی طوالت اور پاکستانی شہریوں کے بین الاقوامی سفر کے لیے براہ راست مضر اثرات ہیں، جو جاری کھاتے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر نئی کووڈ شکلوں بشمول ڈیلٹا اور اومی کروں کی دریافت کے بعد تیل کی قیمتوں میں کمی کا رجحان دیکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ افغانستان میں ابھرتی ہوئی صورت حال غیر یقینی کیفیت کی ایک اور وجہ ہے۔

پورے مالی سال 22ء کے لیے اسٹیٹ بینک کا عمومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کا تخمینہ یہ ہے کہ یہ مالی سال 21ء کے 8.9 فیصد سے زیادہ رہے گی۔ خطرات کا رجحان اضافے کا ہے، جس کا سبب پاکستان کی درآمد کردہ اجناس بشمول توانائی (تیل، کونلہ اور ایل این جی) اور غیر توانائی ایشیا (دیگر کے علاوہ خوردنی تیل، کپاس اور فولاد) کی عالمی قیمتوں میں توقع سے زیادہ اضافہ ہے۔ مزید تحریک سرکاری نرخوں بشمول بجلی کے ٹیرف اور ٹرانسپورٹ ایندھن پر ٹیکس (جی ایس ٹی اور پیٹروولیم ڈیولپمنٹ لیوی) میں ممکنہ اضافے نیز اب تک پاکستانی روپے کی قدر کی منتقلی سے ملی ہے۔ جیسا

## شکل 1.5: جولائی تا ستمبر میں پاکستان کے تناسب تجارت اور برآمدات و درآمدات کی اکائی قیمتیں\*



\*YoY change in index levels

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ستمبر اور اس کے بعد زری پالیسی موقف میں تبدیلی، جس کے نتیجے میں پالیسی ریٹ میں (نومبر تک) 175 بیسی پوائنٹس اضافہ ہوا ہے اور دیگر پالیسی اقدامات کیے گئے ہیں، جیسے آٹو اور صارفین ماکاری کے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی اور کمرشل بینکوں کے لیے نقد محفوظ کی شرح میں ایک فیصدی درجے کا اضافہ، تخمینے کے مطابق صنعتی نمو کی رفتار پچھلی توقعات کی نسبت تھوڑا کم کرے گی۔ مزید برآں، توقع ہے کہ قرضے کی مجموعی صورت حال پالیسی ریٹ میں اضافے کے بعد کسی قدر سخت ہوگی۔ تاہم اہم برآمدی صنعتیں، خصوصاً ٹیکسٹائل اور چاول، اس اثر سے بڑی حد تک محفوظ رہیں گی جس کا سبب اسٹیٹ بینک کی رعایتی اسکیموں تک ان کی رسائی برقرار رہنا ہے۔ پالیسی ریٹ میں اضافے کے باوجود ان نو ماکاری اسکیموں پر مارک اپ ریٹس چلی سطح پر ابھی تک تبدیل نہیں ہوئے۔ توقع ہے کہ صنعتی سرگرمی میں تھوڑی سی سست روی کی تلافی حوصلہ افزا زری کارکردگی سے ہو جائے گی، اور اس توقع کی بنیاد خریف کی اہم فصلوں کے اب تک کے تخمینے اور یہ مفروضہ ہے کہ

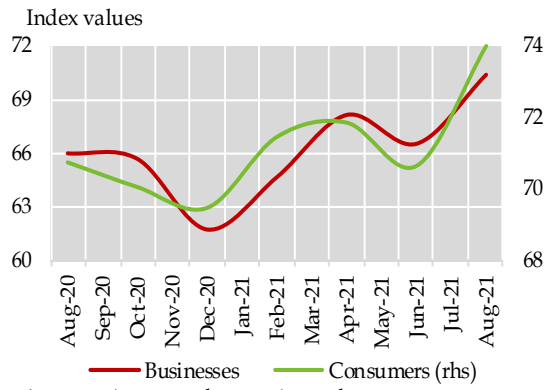
<sup>1</sup> عرب لائٹ خام تیل کی قیمتیں 9 نومبر 2021ء کو 86.1 ڈالر فی بیرل تک پہنچنے کے بعد (2 دسمبر 2021ء کو) 71.7 ڈالر تک گر گئیں اور پھر تھوڑی سی بحال ہوئیں۔ یہ بڑی کمی جنوری افریقہ میں کووڈ کی شکل اومی کروں کے سامنے آنے سے متعلق تشویش کے باعث پیدا ہوئی جسے ابتدا میں ڈیلٹا سے زیادہ متعدی سمجھا گیا تھا۔

عالمی قیمتوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کی بنا پر توقع سے زیادہ تجارتی خسارہ ہے۔ اگرچہ پالیسی ریٹ میں حالیہ ردوبدل درآمدی طلب کو کسی قدر قابو میں کرے گا تاہم درآمدی ادائیگیوں کا دباؤ متوقع ہے جس کا سبب سرمایہ جاتی اشیا کی درآمدات اور کووڈ 19 ویکسین درآمد کرنے کی مسلسل ضرورت ہے۔ اگرچہ برآمدی وصولیاں بڑھنے کا تخمینہ ہے تاہم اس کا امکان نہیں کہ وہ درآمدی ادائیگیوں میں اضافے کی تلافی کر دیں گی۔ دوسری جانب جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کے خطرات زیادہ تر اجناس کی عالمی قیمتوں اور کرائے بھارے کی لاگت میں بڑی کمی سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاہم از خود مستحکم ہوتے ہوئے روپے کے ہمراہ ضروری زری سختی کے پیش نظر بیرونی کھاتہ متوقع طور پر قابو میں رہے گا۔

مزید برآں، ملک کی فنانسنگ کی ضروریات یعنی متوقع جاری کھاتے کا خسارہ اور قرض کی آئندہ ادائیگیاں دستیاب رقوم سے مکمل طور پر پوری ہونے کا تخمینہ ہے۔ مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں آئی ایم ایف بورڈ کی جانب سے اسٹاف کی سطح کے معاہدے کی منظوری لگ بھگ ایک ارب ڈالر کی آئی ایم ایف کی براہ راست فنانسنگ کا دروازہ کھول دے گی اور دیگر کثیر فریقی قرض دہندگان کے ساتھ رابطہ کاری میں سہولت پیدا کرے گی۔ سعودی فنڈ فار ڈویلپمنٹ کی جانب سے 3 ارب ڈالر ڈپازٹ کے علاوہ حکومت کی طرف سے ریاستی صکوک کا ایک مجوزہ اجراء اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو مزید بڑھانے میں مدد دے گا۔

کہ اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف اور اعتماد کاروبار سرویز سے ظاہر ہوتا ہے، اس دباؤ نے صارفین اور کاروباری اداروں کی تعین نرخ کی توقعات میں بھی نفوذ کرنا شروع کر دیا ہے (شکل 1.6)۔ اس کے برعکس مہنگائی میں کمی کے نمایاں خطرات میں تیل کی قیمتوں میں بڑی کمی اور زری و مالیاتی پالیسیوں کے معمول پر آنے کے دوران صنعتی سرگرمیوں میں توقع سے بڑھ کر اعتماد شامل ہیں۔

### شکل 1.6: صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی سے متعلق توقعات\*



\*expectations over the next 6 months

Source: State Bank of Pakistan

بیرونی شعبے میں جاری کھاتے کا خسارہ بھی پچھلے برس کی سطح جی ڈی پی کے 0.6 فیصد سے بڑے فرق سے متجاوز ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جس کا بنیادی سبب اجناس کی

## 2 حقیقی شعبہ

سازگار پالیسی والے ماحول، اسمارٹ لاک ڈاؤن، اور حکومت کی وبکسین مہم سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران معیشت کے تمام شعبوں میں وسیع البنیاد نمو حاصل کی جا سکی۔ زراعت میں سازگار موسمی حالات اور پیداوار کی بلند قیمتوں کی بنا پر خریف کے دوران فصلوں کی پیداوار گذشتہ سال کی نسبت بلند رہی۔ پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی بھی سال بسال بنیاد پر زیادہ تیزی سے بڑھی جس میں اسے ٹیکس میں نرمی کے اقدامات، نرم زرعی پالیسی، تعمیراتی شعبے کو پیکج، اور پی ایس ڈی پی کے بلند اخراجات سے اضافی تعاون ملا۔ خدمات کے شعبے کو اجناس پیدا کرنے والے شعبے میں قابل ذکر نمو سے مدد ملی جیسا کہ درآمدی نمو اور عارضی صارفی مصنوعات کی فروخت جیسے نیابتی اظہاریوں (proxy indicators) سے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ لیبر مارکیٹ کے اظہاریے بڑی حد تک مستحکم رہے کیونکہ صنعتی شعبے میں نئی ملازمتیں پیدا ہوئیں جبکہ روزگار کے بارے میں کاروباری طبقے کے احساسات بڑی حد تک مثبت رہے۔

### 2.1 اقتصادی نمو

صنعتی شعبے کی سرگرمیوں نے جنہیں بڑے پیمانے کی اشیا سازی سے ناپا جاتا ہے، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران وسیع البنیاد نمو حاصل کی۔ اس عرصے کے دوران 15 میں سے 12 شعبوں میں نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران صرف 8 میں نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کارکردگی میں گاڑیوں اور دواسازی کے شعبے اہم رہے۔ اس نمو کے عوامل مالیاتی تعاون کا تسلسل (تعمیراتی اور توانائی کے ٹیکیز اور پی ایس ڈی پی کے بلند اخراجات کی صورت میں) اور نرم زرعی پالیسی تھی۔ اگرچہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو ستمبر 2021ء میں معتدل ہو کر 1.6 فیصد پر آگئی تاہم اس کا اہم سبب بلند اساسی اثرات اور رسدی زنجیر میں آنے والا تعطل تھا۔

مالی سال 21ء میں شروع ہونے والی اقتصادی بحالی مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مضبوط ہوتی رہی۔ کووڈ کا خطرہ بدستور موجود ہے جبکہ حکومت نے وبکسین لگانے کی ملک گیر مہم تیزی کی جو متاثرہ علاقوں میں اسمارٹ لاک ڈاؤن کی حکمت عملی کے ساتھ مل کر زیر جائزہ عرصے کے دوران نمو میں مدد گار بنی۔ تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ گئے اور چاول جیسی خریف کی اہم فصلیں ریکارڈ پیداوار حاصل کرنے کی راہ پر گامزن رہیں جبکہ کپاس کی پیداوار بھی گذشتہ سال کی نسبت تیزی کے ساتھ بحال ہوئی۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صنعتی شعبے میں سرگرمی بدستور جاری رہی اور اسے پالیسی ماحول کی مدد حاصل رہی۔ دریں اثنا اجناس پیدا کرنے والے شعبے میں توسیع اور نمایاں درآمدات نے خدمات کے شعبے کو معاونت فراہم کی، جو نیابتی اظہاریوں سے بھی ظاہر ہے۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران لیبر مارکیٹ میں بھی بہتری آئی۔

تھوک اور خوردہ تجارت، ٹرانسپورٹ، مواصلات، اور مالی شعبے کے اظہاریوں نے ان شعبوں میں وسعت دکھائی۔ خدمات کے شعبے کی سرگرمیوں میں نمو کی مزید تصدیق گوگل موبلٹی ڈیٹا سے بھی ہوتی ہے۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران لیبر مارکیٹ میں بہتری آئی۔ پنجاب اور سندھ میں صنعتی شعبوں خصوصاً برآمدی نوعیت کی صنعتوں میں مزید ملازمتیں پیدا ہوئیں۔ تعمیرات اور خدمات کی صنعتوں میں اجرتیں اور آمدنی بدستور بڑھتی رہی۔ اسٹیٹ بینک کے اگست 2021ء کے اعتماد کاروبار سروے (بی سی ایس) اور ستمبر کے اعتماد صارف سروے (سی سی ایس) میں معلوم ہوا ہے کہ ملازمتوں کے بارے میں دونوں طبقوں کی توقعات پہلے سے بہتر ہوئی ہیں۔ تاہم احساسات میں یہ مثبت

زرعی شعبے میں خریف کی تین اہم فصلیں کپاس، چاول اور گنا تخمینے کے مطابق گذشتہ سال کی پیداواری سطح سے آگے نکل جائیں گی۔ چاول اور گنے کی پیداوار بڑھنے کا اہم سبب تو یہ ہے کہ ان فصلوں کا زیر کاشت رقبہ بڑھا ہے اور تخمینہ ہے کہ اس سال ان کی ریکارڈ پیداوار ہوگی۔ دریں اثنا کپاس کی پیداوار یافت میں معقول اضافے کے باعث بڑھی جس نے اپنے زیر کاشت رقبے میں کمی کے اثرات کو بخوبی زائل کر دیا۔ فصل کے شعبے کی بہتر کارکردگی کا بنیادی سبب منڈی میں ان اجناس کی بلند قیمتیں اور سازگار موسمی حالات ہیں جو خصوصاً کپاس کے لیے مدد گار رہے۔

رجحان بی سی ایس اور سی ایس کے تازہ ترین سروے میں گذشتہ سروے کی نسبت معمولی سامعندل ہو گیا۔

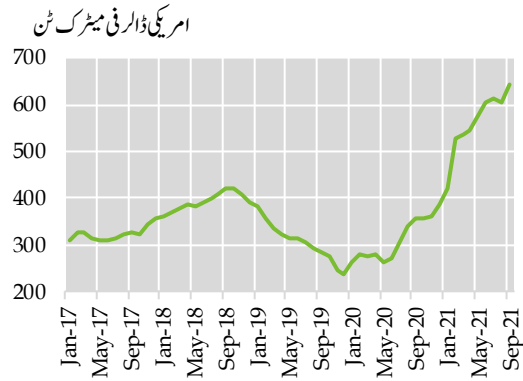
رواں خریف کے دوران پوریائی قیمتیں بھی 6.1 فیصد بڑھیں جو گذشتہ سال 12.0 فیصد گری تھیں، تاہم تب بھی وہ ڈی اے پی سے تین گنا سستی تھیں (شکل 2.2 الف اور 2.2 ب)۔

## 2.2 زراعت

مالی سال 22ء کے خریف سیزن میں نہری پانی کی دستیابی کم و بیش گذشتہ سال کی

خریف کی بڑی فصلوں کپاس، گنا اور چاول کے ابتدائی تخمینوں سے پیداوار میں گذشتہ سال کی نسبت وسیع البنیاد بہتری ظاہر ہوئی۔ اس زرعی پیداوار پر جن عوامل نے مثبت اثر ڈالا وہ مارکیٹ کی بلند قیمتیں، سازگار موسمی حالات اور فصلوں کے انتظام کے بہتر طریقے تھے۔<sup>1</sup> چاول اور گنے کا زیر کاشت رقبہ بڑھ گیا جبکہ کپاس کی یافت میں اضافہ ہوا۔

## شکل 2.1: ڈی اے پی کے عالمی نرخ



Source: World Bank

طرح رہی (شکل 2.3)۔ مزید برآں، پنجاب اور سندھ میں چھوڑا گیا آبپاشی کا پانی بھی طویل مدتی اوسط کے قریب تھا۔ سیزن کے آغاز پر نہری پانی کی فراہمی گذشتہ سال کی نسبت کم تھی، تاہم بعد کے مہینوں میں صورت حال بتدریج بہتر ہو گئی۔

## خام مال

خریف کے رواں سیزن میں کھاد کے استعمال میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا۔ یوریا کا استعمال 2.2 فیصد بڑھا جبکہ گذشتہ سال یہ 5.5 فیصد بڑھا تھا۔ اس کے برعکس، ڈائی امونیم فاسفیٹ (ڈی اے پی) کا استعمال رواں سیزن میں 24.0 فیصد گر گیا جو گذشتہ سال 19.0 فیصد بڑھا تھا۔

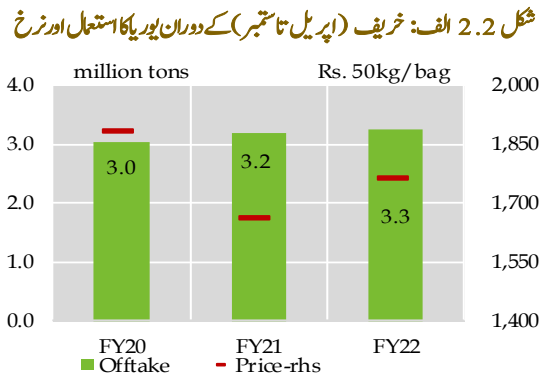
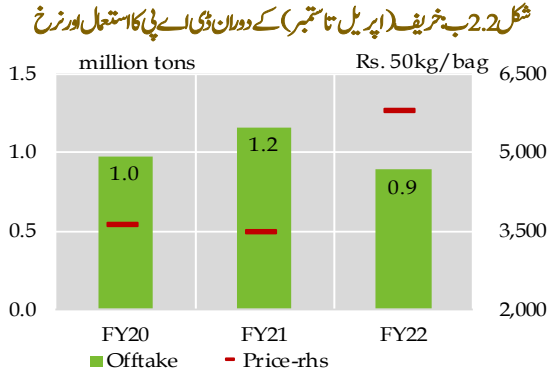
ڈی اے پی کے استعمال میں نمایاں کمی کا بنیادی سبب اس کی مقامی قیمتوں میں خاصا اضافہ تھا جو عالمی نرخوں کے مطابق ہوا (شکل 2.1)۔<sup>2</sup> مالی سال 21ء کے برعکس مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زراعت کے لیے حکومت کا امدادی پیکیج نہ ہونے سے بھی ڈی اے پی کی ملکی قیمت میں اضافہ دیکھا گیا۔

یوریا اور ڈی اے پی کے استعمال میں انحراف سے کاشت کاروں کے اس رجحان کا علم ہوتا ہے کہ وہ مہینے ڈی اے پی کی جگہ سستا یوریا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔<sup>3</sup> اگرچہ

<sup>1</sup> فصلوں کے انتظام کے بہتر طریقوں میں کئی چیزیں شامل ہیں جن سے پیداوار بڑھتی ہے جیسے زمین کی ٹیسٹنگ، حفاظتی فصل لگانا (cover crops)، مناسب پانی، آبپاشی، کیڑے مار دواؤں کا استعمال، گھاس پھونس سے بچاؤ۔

<sup>2</sup> جہاں تک رسدی پہلو کا تعلق ہے تو ڈی اے پی کی عالمی قیمتیں خام مال بشمول امونیا اور سلفر کی بڑھتی ہوئی لاگت کی بنا پر بڑھیں۔ دریں اثناء ملٹی پہلو سے، زراعت کے لیے مالیاتی تعاون کے پیکیج اور فصل کاشت کرنے والے اہم خطوں مثلاً برازیل اور امریکہ میں معقول زرعی آمدنیوں کی بنا پر ڈی اے پی کا استعمال بڑھ گیا جس سے اس کے نرخ بھی بڑھ گئے۔ مزید برآں، چین میں بھی اس کی طاقتور طلب موجود تھی کیونکہ افریقی سوائے بخار کی وبا سے سوروں کی کثیر تعداد ختم ہونے کے بعد چین اپنے ہاں سوروں کے باڑے پھر سے پروان چڑھا رہا ہے۔

<sup>3</sup> یوریا کے مقابلے میں ڈی اے پی قیمت سے جلد متاثر ہونے والی پروڈکٹ ہے۔ اپنی طلب کے مقابلے میں یوریا ملک میں کافی مقدار میں بنائی جاتی ہے جبکہ ڈی اے پی پیشتر درآمد کی جاتی ہے تاکہ ملکی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ ڈی اے پی کی عالمی قیمتیں اس کی ملکی قیمتوں پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہیں (ماخذ: کھاد کا شعبہ۔ ایک جائزہ، جنوری 2021ء، پاکستان کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی لمیٹڈ)۔ ڈی اے پی کا 50 کلوگرام کا جو تھیلا مالی سال 21ء میں 3500 روپے میں ملتا تھا وہ عالمی قیمتیں بڑھنے سے مالی سال 22ء میں 5800 روپے تک جا پہنچا۔ (ماخذ: نیشنل فریڈا نرز ڈیولپمنٹ سنٹر)۔



Source: National Fertilizer Development Centre

جنوری 2021ء میں شروع کی تھی۔<sup>4</sup> پاکستان آٹوموٹیو میٹو فیکچرز ایسوسی ایشن (پی اے ایم اے) کے مطابق، اس سال پہلی سہ ماہی میں ٹریکٹروں کی فروخت 12.1 فیصد بڑھی جو گذشتہ سال اسی مدت میں 14.2 فیصد بڑھی تھی۔

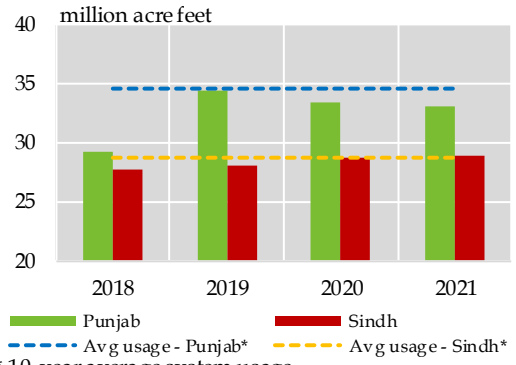
زرعی شعبے کو قرضے کا اجرا مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 14.7 فیصد بڑھ گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 3.3 فیصد کم ہوا تھا (جدول 2.1)۔

**جدول 2.1: سہ ماہی میں زرعی قرضے کا اجرا**

ارب روپے		
م س 22ء	م س 21ء	
<b>فارم کا شعبہ</b>		
136.3	113.8	الف- پیداوار
8.1	5.6	ب- ترقی
1.7	0.6	ٹریکٹر
144.4	119.4	ج- مجموعی فارم کا شعبہ (الف + ب)
<b>نان فارم کا شعبہ</b>		
81.7	71.2	گلہ بانی / ڈیری
55.3	49.5	مرغباتی
10.5	14.4	دیگر
147.5	135.1	د- مجموعی نان فارم کا شعبہ
291.9	254.6	مجموعی زرعی قرضہ (ج + د)

ماخذ: بینک دولت پاکستان

**شکل 2.3: خریف (اپریل تا ستمبر) کے دوران آبپاشی سے ملنے والا پانی**

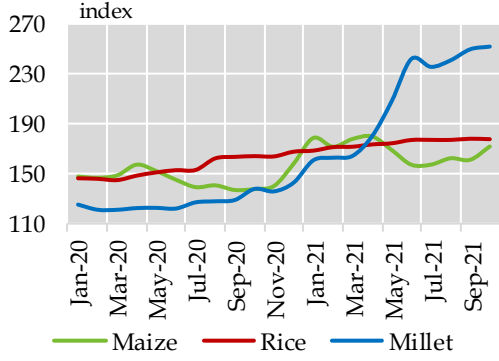


Source: Indus River System Authority

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران فارم کے شعبے میں پیداواری سرگرمیوں کے لیے قرضے کے اجرا میں 19.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 9.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ قرضوں میں اس نمو کی وجہ بلند فصلی پیداوار کے علاوہ خام مال مثلاً کھاد، فارم مشینری اور ڈیزل کی بلند قیمتوں کو بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ ٹریکٹروں کی خریداری کے لیے قرضوں میں بھی اضافہ ہوا کہ کاشت کاروں نے کامیاب جوان کامیاب کسان ٹریکٹر لون اسکیم سے فائدہ اٹھایا جو حکومت نے

<sup>4</sup> اس اسکیم کے تحت ٹریکٹر کی خریداری کے لیے 8 سالہ قرضے 3 فیصد مارک اپ پر بلا ضمانت دیے گئے۔ ٹیکے پر زمین کاشت کرنے والے بھی اس اسکیم سے قرضے لے سکتے تھے۔

شکل 2.4: زرعی تھوک اشاریہ قیمت



Source: Pakistan Bureau of Statistics

2.6 ملین ہیکٹر رہ گیا جبکہ یہ رقبہ مالی سال 03ء سے مالی سال 12ء تک اوسطاً 3.0 ملین ہیکٹر تھا۔

مالی سال 22ء کے دوران کپاس کا زیر کاشت رقبہ کم ہو کر 1.9 ملین ہیکٹر رہ گیا جبکہ گزشتہ سال 2.1 ملین ہیکٹر تھا۔ رقبے میں پیشتر کی پنجاب میں ہوئی جو 17.3 فیصد تخفیف سے 1.3 ملین ہیکٹر رہ گیا جبکہ سندھ میں زیر کاشت رقبہ 21.1 فیصد بڑھ کر 0.6 ملین ہیکٹر ہو گیا۔

پنجاب میں نفع آور فصلوں مثلاً چاول، مکئی اور گنے کی طرف کاشت کار منتقل ہو گئے جس کا نتیجہ کپاس کی کم کاشت کی صورت میں نکلا (باکس 2.1)۔ زیادہ پانی کی ضرورت والی گنے کی فصل کی طرف منتقلی پنجاب میں زیادہ نمایاں ہے کیونکہ وہاں اچھے معیار کا زمینی پانی عموماً زیادہ دستیاب ہے جبکہ نہری پانی اس کے علاوہ ہے۔ نیز، پنجاب میں مکئی کی فصل کی اوسط یافتہ سندھ سے تقریباً چھ گنا زیادہ ہوتی ہے۔<sup>5</sup>

دریں اثناء، صوبہ وار تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھ میں کپاس کی یافتہ 55.4 فیصد بڑھی جو گزشتہ سال 14.6 فیصد گری تھی۔ پنجاب میں یافتہ 30.3 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ سال 2.7 فیصد گری تھی۔

اسی طرح نان فارم شعبے کو قرضے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 9.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 10 فیصد کمی ہوئی تھی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران خصوصاً گلہ بانی، ڈیری، اور مرغیانی کے زمروں کو قرضے کے اجرا میں دوہندسی نمو ہوئی جو خام مال کے نرخ بڑھنے سے ہم آہنگ تھی (شکل 2.4)۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایک روزہ چوزے کی اوسط قیمت بھی 50 فیصد سے زائد بڑھ کر 42.5 روپے تک پہنچ گئی جو گزشتہ سال اسی مدت کے دوران 26.8 روپے تھی۔<sup>5</sup>

پیداوار

کپاس

عبوری تخمینے کے مطابق رواں مالی سال کپاس کی پیداوار 9.4 ملین گانٹھ رہنے کی پیشگوئی ہے جو گزشتہ سال کی نسبت 33.1 فیصد کی معقول نمو ہے (جدول 2.2)۔

جدول 2.2: کپاس کی فصل کے ثانوی تخمینے

رقبہ (ملین ہیکٹر)	م 22ء		م 21ء	م 22ء	م 21ء
	م 22ء	م 21ء			
پنجاب	1.5	1.6	1.3	-17.3	-17.8
سندھ	0.5	0.6	0.6	21.1	-20.7
پاکستان	2.1	2.3	1.9	-7.7	-17.5
پیداوار (ملین گانٹھیں)					
پنجاب	5.0	6.1	5.4	7.9	-20.0
سندھ	1.9	4.0	3.5	88.0	-32.2
پاکستان	7.1	10.5	9.4	32.7	-22.8
یافتہ (کلوگرام فی ہیکٹر)					
پنجاب	555	641	723	30.3	-2.7
سندھ	666	1,062	1,035	55.4	-14.6
پاکستان	578	769	831	43.9	-6.5

ع: عبوری

ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق، پاکستان سینٹرل کاشن کمیٹی

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کپاس کی کاشت کا مجموعی زیر کاشت رقبہ مسلسل کم ہوتا جا رہا ہے۔ کپاس کا زیر کاشت رقبہ مالی سال 13ء سے مالی سال 22ء تک کم ہو کر

<sup>5</sup> ماخذ: انگریزین برادرز گروپ (ایگ برو)۔ براؤن مارکیٹ کی قیمتیں (www.agbro.com)

<sup>6</sup> ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 2020-21ء، وزارت خزانہ۔

## حقیقی شعبہ

دوران بارشیں معمول کی اوسط سے 89 فیصد کم ہوئیں جس سے کپاس کے لیے ماحول سازگار ہو گیا (شکل 2.5)۔ سندھ کے علاقوں میں کپاس کی چٹنائی عموماً اگست میں شروع ہوتی ہے، اس وقت بارش ہونا اچھا نہیں کیونکہ اس مرحلے پر بارش سے کھڑی فصل کو نقصان ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نسبتی نمی کا یومیہ اوسط معمول سے پست کی ریش میں رہا۔<sup>9</sup>

یافت میں اس نمایاں بہتری کی وجوہات سازگار موسمی حالات، فصلوں کے انتظام کے بہتر طریقے اور مارکیٹ میں کپاس کی معاون قیمتیں تھیں۔<sup>7</sup> علاوہ ازیں پنجاب کے صرف چند علاقوں سے کیڑوں کے کاڈ حملے کی اطلاعات ملیں جبکہ گذشتہ سال شدید بارشوں اور نمی سے وسیع علاقوں میں کیڑوں کی افراط ہو گئی تھی۔<sup>8</sup>

مالی سال 22ء کے خریف کے دوران موسم کی صورت حال کپاس کے لیے بالعموم سازگار رہی، خاص طور پر بارشیں وقت پر ہوئیں۔ سندھ میں اگست 2021ء کے

### 2.1 پاکستان میں کپاس کی فصل کا زیر کاشت رقبہ

پاکستان میں کپاس کے زیر کاشت رقبے میں گزشتہ ایک عشرے میں خاصی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ اس کمی کا جزوی سبب خریف کی مسابقتی فصلوں چاول، گنا اور مکئی کا زیر کاشت رقبہ بڑھنا تھا (شکل 2.1.1)۔ کپاس کی فصل میں کمی کا رجحان تشویش ناک ہے، کیونکہ یہ ٹیکسٹائل صنعت کے لیے اہم خام لہ ہے، اور پاکستان کی برآمدات کا تقریباً 60 فیصد حصہ ٹیکسٹائل پر مشتمل ہے۔

کسان کپاس کے مقابلے میں خریف کی دوسری فصلیں کیوں لگا رہے ہیں، اس کے متعدد عوامل ہو سکتے ہیں۔

1- کم پیداواری صلاحیت: طویل مدتی تجزیہ بتاتا ہے کہ ملک میں کپاس کی پیداواری صلاحیت جمود کا شکار رہی ہے۔ اس کے برعکس، مکئی، گنا اور چاول جیسی مسابقتی فصلوں کی فی ہیکٹر پیداوار میں گزرتے برسوں کے دوران نمو ہوئی (شکل 2.1.2)۔ درحقیقت مالی سال 01ء کے مقابلے میں آج مکئی کی یافت تین گنا سے زیادہ بہتر ہو چکی ہے۔ اسی طرح گنے اور چاول کی یافت میں بھی گزشتہ دو عشروں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ کپاس کی یافت میں جمود کی بنیادی وجہ معیاری اور تصدیق شدہ بیجوں کی عدم دستیابی ہے۔ پرانی نسل کی بیٹی کپاس پر انحصار کسانوں کے لیے چیلنجز کا باعث بنتا ہے کیونکہ یہ سنڈیوں اور دیگر کیڑوں کے خلاف غیر محفوظ ہے۔<sup>10</sup> مزید برآں، مارکیٹ کے ماہرین کے مطابق تقریباً 45 فیصد بیج رجسٹرڈ سیڈ کارپوریشنوں کے ذریعے فراہم کیے جاتے ہیں جبکہ باقی 55 فیصد بیج غیر تصدیق شدہ دکانداروں سے ملتے ہیں۔ اس کے برعکس دوغلی نسل کے چاول اور مکئی کے بیجوں کا استعمال بڑھنے سے فی ہیکٹر پیداوار بہتر ہوئی ہے۔

2- کم منافع: کپاس کے زیر کاشت رقبے میں کمی کا ایک سبب گنے، مکئی اور چاول جیسی دیگر نقد آور فصلوں کے مقابلے میں کپاس کا کم نفع آور ہونا بھی ہے۔ مثال کے طور پر، پنجاب میں گنے اور چاول پر سرمایہ کاری پر مجموعی منافع 237 روپے اور 225 روپے یومیہ تھا جبکہ کپاس پر 209 روپے یومیہ تھا۔ سندھ میں گنے کے کاشتکاروں کو فصل کی مدت کے دوران 237 روپے یومیہ جبکہ کپاس کو 205 روپے یومیہ ملے ہیں۔<sup>11</sup> مزید برآں، کراپ رپورٹنگ سروس، حکومت پنجاب کے مطابق، خریف مالی سال 21ء فارم گیٹ پر گنے، مکئی، چاول اور کپاس کا فی ایکڑ تخمینہ منافع بالترتیب تقریباً 63000، 30500، 40000 اور 29000 روپے فی ایکڑ رہا۔

<sup>7</sup> کپاس اور مصنوعات کی اپ ڈیٹ رپورٹ، 08 نومبر، 2021ء، فارن ایگریکلچر سروسز، یو ایس ڈی اے۔

<sup>8</sup> پاک- ایس سی ایم ایس لیٹن، جلد 11، شمارہ 09، نمبر شمار 129، کم ستمبر 2021ء۔ سپارکو

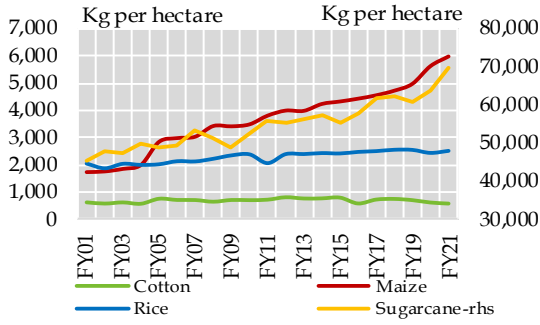
<sup>9</sup> ماہانہ ایگریومیٹ لیٹن، نیشنل ایگریومیٹ سنٹر، محلہ موسمیات پاکستان، اگست 2021ء۔

<sup>10</sup> گلابی سنڈی اور کپاس کے پینہ موڈوائز (سی ایل سی وی) کے حملے حالیہ برسوں میں بڑھ گئے ہیں۔ اس وائز، گلابی سنڈی، اور دیگر بیماریوں/کیڑوں کی وجہ سے ہر سال جنوبی پنجاب کے گرم موسم والے علاقوں ملتان، ہاڑی اور قریبی اضلاع میں ہماری نقصانات ہوتے ہیں (ماخذ: 2015ء کے سیزن میں کپاس کی کم یافت کے اسباب، شعبہ زراعت، جامعہ زریعہ فیصل آباد کی بنا گئی کمیٹی کی رپورٹ)۔

<sup>11</sup> Rana, A. W., Ejaz, A., & Shikoh, S. H. (2020). Cotton crop: A situational analysis of Pakistan. Pakistan Agricultural capacity Enhancement

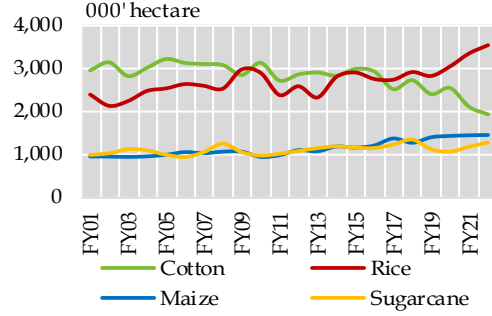
Program (PACE) and International food Policy Research Institute – Pakistan (IFPRI), working paper, April 2020.

شکل 2.1.2: خریف کی اہم فصلوں میں طویل مدتی یافت کارجمان



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.1.1: پاکستان میں خریف کی اہم فصلوں کا زیر کاشت رقبہ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

3- موسمی حالات میں تبدیلی: کپاس کے رقبے میں کمی لانے والا ایک اور اہم عنصر موسمی حالات میں تبدیلی ہے۔ پاکستان کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جو موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کا سب سے زیادہ شکار ہیں۔ تغیر والے موسمی حالات، جیسے کہ غیر متوقع بارشیں بالخصوص مون سون کا موسم اور فصل کی نشوونما کے اہم مراحل پر درجہ حرارت کی تبدیلی کیڑوں کے حملے کا سبب بن سکتی ہے جو کپاس کی فصل کی پیداواریت کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔<sup>12</sup> دوسری طرف، گناہ صرف شدید موسمی حالات کا بخوبی مقابلہ کر لیتا ہے بلکہ مسابقتی فصلوں کے مقابلے میں گنے پر کیڑوں کے حملے کے امکانات نہایت پست ہوتے ہیں۔<sup>13</sup>

کاشتکاروں کو کپاس کی فصل کی طرف پھر سے راغب کرنے کے لیے حکومت نے مختلف مراعات دی ہیں۔ توقع ہے کہ کپاس کی علامتی قیمت کے اعلان سے کپاس کے کاشتکاروں کو کچھ ریلیف ملے گا۔<sup>14</sup> ایک اقدام کے طور پر، حکومت ہوائی کے وقت تصدیق شدہ بیجوں کی بروقت دستیابی یقینی بنانے کے لیے اپنی مہم تیز کر رہی ہے۔ مزید یہ کہ حکومت بلند یافت کے حصول کے لیے فصل کے بہترین انتظامی طریقوں پر تکنیکی معلومات اپنے کٹن ریسرچ سنٹر کے ذریعے فراہم کر رہی ہے۔<sup>15</sup> مالی سال 22ء کے دوران یافت بڑھانے میں ان کوششوں نے ممکنہ کردار ادا کیا، اور کپاس کے زیر کاشت رقبے میں کمی کو روکنے میں بھی ممکنہ طور پر مدد دی۔

بلند منافع ملنے سے کاشت کاروں کو کیڑوں کا بندوبست کرنے میں مدد ملی۔<sup>16</sup> مزید برآں، قیمت بڑھانے کے حکومتی اعلان نے کاشت کاروں کا اعتماد بڑھا دیا۔<sup>17</sup> کپاس کی پیداوار اور بہتر بنانے اور ملکی مارکیٹ میں قیمت مستحکم کرنے کی غرض سے اقتصادی رابطہ کمیٹی نے مالی سال 22ء کے لیے کپاس کی سرکاری قیمت 5000 روپے فی 40

کلوگرام منظور کی۔ اس طریقہ کار کے تحت اگر قیمتیں اس سطح سے نیچے گئیں تو سرکاری ادارہ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کاشت کاروں سے یہ کپاس سرکاری قیمت پر خرید لے گا۔ اس سے قطع نظر، کپاس کی ملکی قیمت اس خریف کے دوران سرکاری قیمت سے خاصی بلند رہی۔

<sup>12</sup> Cotton and Products Annual Report, Report Number: PK2021-0004, April 02, 2021, Foreign Agriculture Services, USDA

<sup>13</sup> The Sugar Industry of Pakistan—Understanding Structural and Regulatory Underpinnings of the Current Sugar Crisis. PIDE Knowledge

Brief no. 2020:12, July 14 2020.

<sup>14</sup> ماخذ: وزارت خزانہ، پریس ریلیز 593 بتاریخ 27 اگست 2021ء

<sup>15</sup> ماخذ: سنٹرل کٹن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ملتان (http://www.ccri.gov.pk/news.html)

<sup>16</sup> ملکی مارکیٹ میں حالیہ موسم خریف کے دوران کپاس کی اوسط قیمت 12490 روپے فی من تھی، جو گذشتہ سال کی نسبت 46.6 فیصد اضافہ تھا۔

<sup>17</sup> ماخذ: وزارت خزانہ کا پریس ریلیز نمبر 569/28 جولائی 2021ء۔

گنتا تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 22ء کے دوران گنتے کی بمپر فصل متوقع ہے۔ پیداوار 87.7 ملین ٹن رہنے کا اندازہ ہے جو گذشتہ سال کی نسبت 8.2 فیصد اضافہ ہے جبکہ یہ ہدف سے بھی 17.1 فیصد زائد ہے۔ گنتے کی یافت کم و بیش پہلے جتنی رہی تاہم اضافے کا اہم سبب زیر کاشت رقبہ بڑھنا ہے (جدول 2.3)۔

گنتے کے لیے زیادہ رقبہ مختص کرنے پر کاشت کاروں کو جن اسباب نے ترفیہ دی وہ شکر کی بلند ملکی قیمت اور گنتے کی بہتر قیمت خرید تھے (شکل 2.6)۔<sup>18</sup> نیز، حکومت نے کاشت کاروں کو اس لحاظ سے بھی تعاون دیا کہ اس نے شوگر ملوں کو کاشت کاروں کے واجبات ادا کرنے کی ہدایت کی۔<sup>19</sup>

ان عوامل کے ساتھ ساتھ، منقولی شواہد بتاتے ہیں کہ شکر کی قیمتوں میں اضافے کے علاوہ، شوگر مل مالکان نے کاشت کاروں کو قرضہ بھی دیا تاکہ انہیں بہتر سکروز (sucrose) پر مشتمل شکر کی زائد مقدار ملے۔<sup>20</sup>

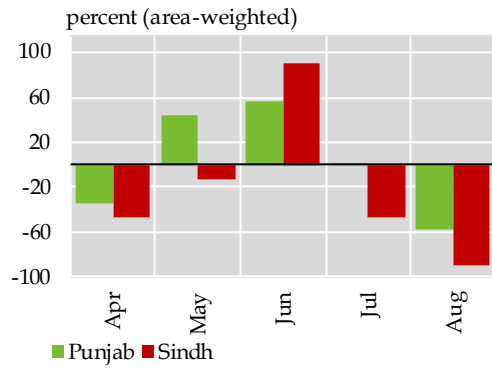
### چاول

خریف کے حالیہ سیزن میں چاول کی پیداوار 8.8 ملین ٹن رہی جو 8.2 ملین ٹن ہدف سے زائد اور گذشتہ سال کی پیداوار سے 5.0 فیصد زائد ہے۔ گنتے کی طرح چاول کی پیداوار بڑھنے کا سبب اس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہے کیونکہ اس کی بھی یافت گذشتہ سیزن جتنی رہی (جدول 2.4)۔

چاول کے زیر کاشت رقبے میں گذشتہ چند سال سے اضافے کا رجحان ہے، خاص طور پر پنجاب میں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بلند ملکی قیمتوں کی بنا پر (شکل 2.7) اور طاقتور بیرونی طلب کے باعث یہ کاشتکاروں کے لیے پُرکشش فصل بن چکی ہے۔

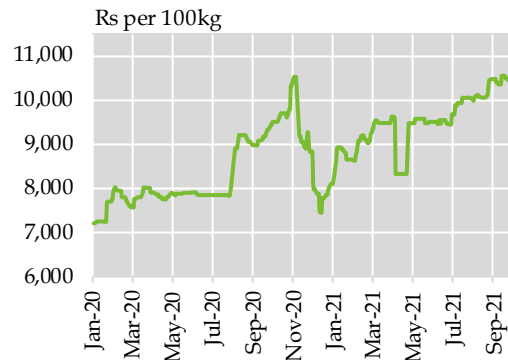
منقولی شواہد یہ بھی بتاتے ہیں کہ صوبائی حکومتوں نے کاشت کاروں کی رہنمائی کے لیے زوردار مہم چلائی کہ وہ پورا اثر نہ ڈالنے والی کھاد اور کیڑے مار دواؤں کے استعمال سے گریز کریں، چنانچہ اس کے نتیجے میں بھی پیداوار بہتر ہوئی۔

### شکل 2.5: خریف 2021ء کے دوران معمول\* کی بارش میں تبدیلی



\* Normal refers to area-weighted rainfall during 1981-2010  
Source: Pakistan Meteorological Department

### شکل 2.6: شکر کی اوسط ملکی قیمت



Source: Akbari Mandi, Lahore (Wholesale Market)

<sup>18</sup> پاک۔ ایس سی ایم ایس ایٹس، جلد 11، شمارہ 09، نمبر شمارہ 129، یکم ستمبر 2021ء۔ پیار کو

<sup>19</sup> پنجاب کی صوبائی حکومت نے 2020ء میں شوگر فیئرز کنٹرول ایکٹ 1950ء بدل دیا اور شوگر فیئرز ترمیمی آرڈیننس 2020ء نافذ کیا جس کی رو سے اگر شوگر مل مالکان نے گنتے کے کاشت کاروں کو ادائیگی میں تاخیر کی یا کھلی کاری کا سیزن شروع کرنے میں دیر لگائی تو ان کی مل قرق کی جاسکے گی اور انہیں قید اور جرمانے کی بھی سزا دی جاسکے گی۔

<sup>20</sup> ماخذ: پاکستان، شکر کی سالانہ رپورٹ، 27 اپریل 2021ء، فاران ایگریکلچر سروس، امریکی محکمہ زراعت۔

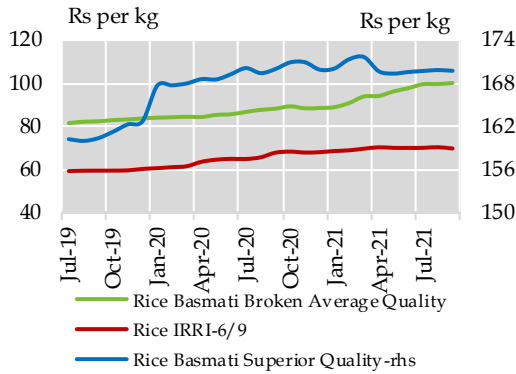
جدول 2.3: گنے کی فصل کے نتیجے

عمو (فیصد)		م 22ء			رقم ہزار ہیکٹر
م 22ء	م 21ء	م 22ء	ہدف	م 21ء	
<b>پیداوار ہزار ہیکٹر</b>					
11.8	21	869	761	777	پنجاب
3.5	-2.2	289.5	310	279.7	سندھ
8.7	12.0	1,266.0	1,182.1	1,165.0	پاکستان
<b>پیداوار ہزار ٹن</b>					
10.5	31.5	63,000.0	50,000.0	57,000.0	پنجاب
3.5	6.4	18,974.0	19,000.0	18,335.5	سندھ
8.2	22.0	87,672.0	74,847.0	81,009.3	پاکستان
<b>یافتہ کلوگرام فی ہیکٹر</b>					
-1.2	8.8	72,497.1	65,703.0	73,359.1	پنجاب
-0.04	8.8	65,532.7	61,290.0	65,556.6	سندھ
-0.4	8.9	69,247.8	63,315.7	69,533.0	پاکستان

ع: مجموعی

ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق

شکل 2.7: چاول کی ملکی قیمتیں



Source: Pakistan Bureau of Statistics

برآمدی منڈی میں پاکستان کے چاول کی بلند طلب اور مسابقتی اکائی نرخوں نے اسے کاشت کاروں کے لیے منافع بخش سرمایہ کاری بنا دیا ہے (ہاپ 5)۔<sup>21</sup> چونکہ چاول کی ملکی پیداوار 3.7 ملین ٹن کی سالانہ ضرورت سے زیادہ ہوئی ہے اس لیے قابل برآمدات اضافی مقدار ملک میں اکثر بیچ جاتی ہے۔<sup>22</sup> چنانچہ چاول کی عالمی طلب اور نرخ چاول کی پیداوار متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

2.3 بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی

بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی سے پیداوار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 5.3 فیصد بڑھ گئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 4.5 فیصد بڑھی تھی (جدول 2.5)۔ زیر جائزہ عرصے میں 15 میں سے 12 شعبوں میں مثبت نمو دیکھی گئی چنانچہ حالیہ اضافہ وسیع البنیاد تھا، جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صرف آٹھ شعبوں میں مثبت نمو ہوئی تھی۔

<sup>21</sup> مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چاول کی برآمدات 17.5 فیصد اضافے سے 423 ملین امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں۔

<sup>22</sup> پاکستان میں چاول کافی کس سالانہ استعمال 18 کلوگرام ہے جو خطے میں پست ترین سطح میں شامل ہے (ماخذ: یو ایس ڈی اے)۔

<sup>23</sup> گرین اینڈ فیڈ (Grain and Feed) سالانہ رپورٹ، 24 جون 2021ء، فارن ایگریکلچر سروس، امریکی محکمہ زراعت۔

جدول 2.4: چاول کی فصل کی کارکردگی

رقبہ (ہزار ہیکٹر)	م 22ء			م 21ء	
	م 22ء	م 21ء	م 22ء ع		
پنجاب	6.7	18.0	2,555	2,023.00	2,395
سندھ	5.8	-8.6	750	800	709
پاکستان	5.8	9.9	3,529.4	3,069.5	3,336.1
پیداوار (ہزار ٹن)					
پنجاب	6.5	28	5,645.0	4,480.0	5,301.0
سندھ	3.9	-6.2	2,509.0	3,000.0	2,416.1
پاکستان	5.0	13.6	8,836.8	8,200.9	8,419.3
یافت (کلوگرام فی ہیکٹر)					
پنجاب	-0.2	8.4	2,209.4	2,214.5	2,213.4
سندھ	-1.8	2.6	3,346.4	3,750	3,407.8
پاکستان	-0.8	3.3	2,503.7	2,671.7	2,523.7

ع: عبوری

ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار 44.0 فیصد بڑھی جس میں گذشتہ سال اسی مدت میں 5.9 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ حالیہ نمونہ کے اسباب اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ، مالی سال 22ء کے بجٹ میں ٹیکس ترغیبات، نرم زری پالیسی، فارم کے شعبے میں بہتر آمدنی، اور نئے ماڈلوں کی آمد تھی۔

حکومت نے گاڑیوں کی طلب اور پیداوار بحال کرنے کے مقصد سے مالی سال 22ء کے بجٹ میں ٹیکس ریلیف کے اقدامات کیے۔ تین ہزار سی سی تک کی گاڑیوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں 2.5 فیصد کمی کر دی، ایک ہزار سی سی تک کی گاڑیوں پر سیلز ٹیکس 17 فیصد سے کم کر کے 12.5 فیصد کر دیا، اور ملکی ساختہ 850 سی سی یا اس سے کم والی کاروں کو ویلیو ایڈڈ ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی کے معاملے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قابل ذکر نمونہ گاڑیوں، دواسازی، غذا، مشروبات اور تمباکو، اور تعمیرات سے منسلک شعبوں میں ہوئی۔ بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی کو ٹیکس مراعات، نرم زری پالیسی، تعمیراتی پیکیج، اور بلند پنی ایس ڈی پی اخراجات کی صورت میں جو پالیسی تعاون ملا اس نے اس شعبے کی کارکردگی پر نمایاں اثر ڈالا خاص کر گاڑیوں، سینٹ اور فولاد کے شعبوں میں۔

رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی ختم ہوئی تو بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی میں ماہانہ بنیاد پر کچھ اعتماد آئی۔ سال بسال نمونہ ستمبر 2021ء میں کم ہو کر 1.6 فیصد رہ گئی جو ستمبر 2020ء میں 7.7 فیصد تھی (شکل 2.8)۔<sup>24</sup> اہم وجوہ بلند اساسی اثرات (high base effect) اور اجناس کی عالمی رسدی زنجیر سے متعلق کچھ مسائل تھے۔

گاڑیاں

<sup>24</sup> یہ بات قابل ذکر ہے کہ ستمبر 2021ء کے دوران 15 مئی سے 10 شعبوں نے کمی دکھائی جبکہ ایک ماہ قبل ایسے شعبے صرف 3 تھے۔ ستمبر میں کمی دکھانے والی صنعتوں میں ٹیکسٹائل، غذا اور مشروبات، تمباکو اور سینٹ شامل ہیں۔

جدول 2.5: سہ ماہی بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں نمو

نمو فیصد میں، تناسب فیصدی درجوں میں

نمو میں حصہ	سال بسال نمو			
	2021 م	2022 م	2021 م	2022 م
بڑے پیمانے کی ایشیا سازی	70.3	4.5	5.3	
جس میں سے				
ٹیکسٹائل	20.9	2.2	1.1	0.6
سوتلی دھاگہ	13.0	0.1	0.8	0.0
سوتلی کپڑا	7.2	-0.1	0.4	0.0
پت سن مصنوعات	0.3	10.7	-29.0	0.0
غذائے مشروبات اور تمباکو	12.4	13.7	5.8	2.0
سگریٹ	2.1	31.3	16.6	0.5
بنائی گئی	1.1	-3.5	-5.3	-0.1
خوردنی تیل	2.2	3.4	7.4	0.1
مشروبات	0.9	-8.6	3.0	0.3
کوئلہ اور پٹرولیم مصنوعات	5.5	2.4	4.7	0.1
لوہے اور فولاد کی مصنوعات	5.4	-8.1	13.8	-0.4
غیر دھاتی معدنی مصنوعات	5.4	22.2	1.7	2.6
سینٹ	5.3	22.8	1.7	2.7
گاڑیاں	4.6	-5.9	44.0	-0.3
چیپ اور کار	2.8	-21.1	89.4	-0.6
کھاد	4.4	2.0	-7.4	0.1
دو اسازی	3.6	14.4	11.4	1.1
کانڈاکٹر	2.3	-2.2	11.4	-0.1
برقی مصنوعات	2.0	-20.4	-4.5	-0.9
کیمیکلز	1.7	10.8	4.6	0.3
کانسٹ سوڈا	0.4	2.4	-7.0	0.0
چرمی مصنوعات	0.9	-44.5	14.3	-0.7

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کار اور چیپ کے زمرے سے مطلوبہ رد عمل ملا اور اس زمرے نے گاڑیوں کے شعبے کی نمو میں قابل ذکر کردار ادا کیا۔ خاص طور پر ایک ہزار سی سی تک کی گاڑیوں کی پیداوار میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران متناظر کن بحالی آئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں سکڑاؤ دیکھا گیا، چنانچہ اس نے ٹیکس مراعات سے فائدہ اٹھایا (جدول 2.6)۔

جدول 2.6: سہ ماہی 1 میں گاڑیوں کی پیداوار

نمو (فیصد)	سہ ماہی			
	2021 م	2022 م	2021 م	2022 م
تمام کاریں	27,574	51,750	-23.8	87.7
800 سی سی سے کم	5,789	15,792	-61.1	172.8
800 سے 1000 سی سی تک	5,335	13,698	-44.0	156.8
1000 سی سی سے زائد	16,450	22,260	39.6	35.3
چیپ / اسپورٹس کار	1,655	3,619	90.9	118.7
ہلکی کمرشل گاڑیاں	3,708	6,790	-32.5	83.1
ٹرک	769	1516	-5.9	97.1
بس	125	116	-20.4	-7.2
ٹریکٹر	11,258	12,533	17.4	11.3
2 اور 3 سی سی والی گاڑی	449,306	452,648	21.2	0.7

ماخذ: پاکستان آٹوموٹیو ٹیکنیکل رزلٹس ایسوسی ایشن

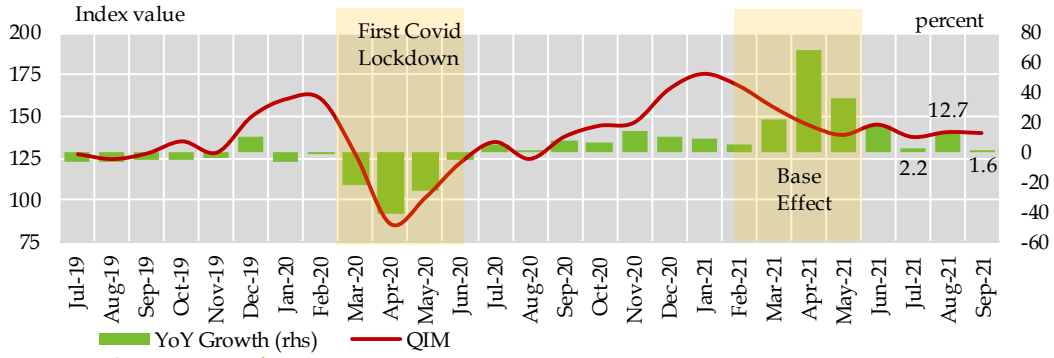
نرم زری پالیسی کے اثرات یوں بھی ظاہر ہوئے کہ گاڑیاں خریدنے کے لیے بینک قرضوں میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کار کارگاری میں 30.1 ارب روپے اضافہ ہوا اور وہ آخر ستمبر 2021ء تک 338.2 ارب روپے کی ریکارڈ بلندی تک جا پہنچی۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کار کی بعض کمپنیاں سی سی کنڈکٹر چپس کی عالمی قلت سے متاثر رہیں۔ اس بنا پر گاڑیوں کی فراہمی میں تاخیر بھی ہوئی اور مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بعض ماڈلوں کی بنگ مغل رہی۔

تعمیرات سے وابستہ صنعت

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تعمیرات سے منسلک صنعتوں نے مناسب کارکردگی دکھائی جس میں کئی عوامل کا دخل تھا: تعمیراتی اقدامات پر حکومت کا ترغیباتی پیکیج، 'میرا پاکستان میرا گھر' اسکیم کی رسائی بڑھانے کی کوششیں، اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے بینکوں کو یہ ہدایات کہ وہ اپنے مکاناتی و تعمیراتی ہزدان کو دسمبر 2021ء تک نجی شعبے کے قرضوں کے کم از کم 5 فیصد تک بڑھائیں۔ نجی شعبے کی تعمیراتی سرگرمیاں بڑھنے کی عکاسی مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران

شکل 2.8: بنیاد سازی کی مقدار کا ماہانہ اشاریہ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اداروں کو ایک دشواری یہ ہوئی کہ خام مال مثلاً کونکے کی عالمی قیمتیں بڑھنے لگیں اور زیر جائزہ عرصے کے دوران سال بسال دو سے تین گنا تک اضافہ ہو گیا۔<sup>26</sup> بعض فہرستی کمپنیوں کی مالی رپورٹوں کے مطابق نمو میں اعتماد اس بنا پر بھی آیا کہ سہ ماہی کے دوران کئی معاشی (macroeconomic) دباؤ سامنے آیا، مثال کے طور پر شرح مبادلہ کا گرنا۔<sup>27</sup>

مکاناتی و تعمیراتی قرضوں میں 14.9 ارب روپے کے بہاؤ سے ہوتی ہے جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں صرف 0.9 ارب روپے رہا تھا۔ اس نے رہائشی املاک کی قیمتوں میں اضافے میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔<sup>25</sup> مزید برآں، پی ایس ڈی پی کے وفاقی اخراجات میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 74 فیصد سال بسال اضافے سے بھی تعمیراتی سرگرمیاں بڑھیں۔

دوسری طرف سیمنٹ کی برآمدات مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال 43.6 فیصد گر گئی جس کی بنیادی وجہ کلنکر کی برآمدات میں 54.3 فیصد کمی ہے کیونکہ بین الاقوامی بحری بار برداری اخراجات بڑھ گئے تھے۔<sup>28</sup> نیز، افغانستان کو برآمدات زیر جائزہ عرصے میں 36.0 فیصد گر گئیں جس کی بڑی وجہ وہاں تعمیراتی شعبے میں آنے والا تعطل ہے۔

سیمنٹ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی مجموعی پیداوار میں 1.7 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ سال اسی مدت میں 22.8 فیصد بڑھی تھی۔ سیمنٹ کی بڑی حد تک طلب ملک میں جاری تعمیراتی منصوبوں سے آئی جبکہ زیر جائزہ عرصے میں سیمنٹ کی بیرونی طلب تیزی سے گری۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی ملکی فروخت سال بسال 3.9 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ سال یہ اسی مدت میں 19.0 فیصد تھی (شکل 2.9)۔ سیمنٹ ساز

<sup>25</sup> زمین ڈاٹ کام (Zameen.com) کی طرف سے دیے گئے پاکستان میں رہائشی املاک کے اشاریہ قیمت کے مطابق مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مکانات کی قیمتوں میں 22.8 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 5.2 فیصد رہا تھا۔

<sup>26</sup> جنوبی افریقہ کے کونکے کی قیمت مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 57.2 ڈالر فی میٹرک ٹن سے بڑھ کر مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 135.4 ڈالر فی میٹرک ٹن ہو گئی، جبکہ آسٹریلیا کے کونکے کی قیمت مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 52.1 ڈالر فی میٹرک ٹن سے بڑھ کر مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 169.1 ڈالر فی میٹرک ٹن ہو گئی (ماخذ: عالمی بینک)۔ جو ملکی فرسٹ تو اتائی کے ذریعے کے طور پر دراصل درآمدی کوئلے پر انحصار کرتی ہیں وہ عالمی نرخوں میں اتار چڑھاؤ سے اور شرح مبادلہ میں غیر متوقع تغیر سے زیادہ متاثر ہوئیں۔

<sup>27</sup> ماخذ: چرائٹ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ۔ 30 ستمبر 2021ء کو ختم ہونے والی پہلی سہ ماہی کے غیر آڈٹ شدہ حسابات۔ ڈی جی خان سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ۔ پہلی سہ ماہی رپورٹ، 30 ستمبر 2021ء۔

<sup>28</sup> مثلاً فیڈرل ریزرو اکنامک ڈیٹا گاہرے سمندر میں بار برداری خدمات کا پروڈیوسر پرائس انڈیکس مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں سال بسال 13.8 فیصد بڑھ گیا جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 6.2 فیصد گر گیا تھا۔

تعمیرات میں کام آتا ہے، اور اس کی متواتر طلب سے تعمیراتی شعبے کی مسلسل فعالیت کی عکاس ہے۔

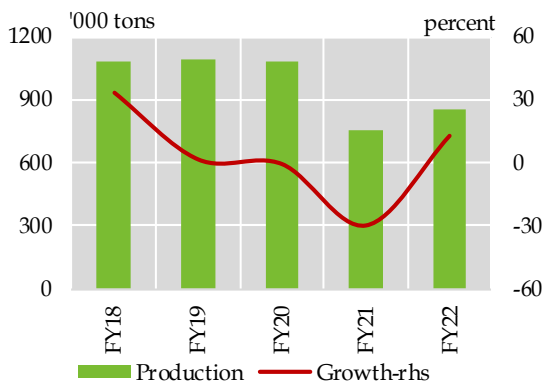
چھپے فولاد میں ہاٹ رولڈ اسٹیل کی پیداوار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 12.5 فیصد بڑھی جو گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی کے 30.1 فیصد سکڑاؤ کا الٹ ہے (شکل 2.10 پ)۔ اس کی بنیادی وجہ گاڑیوں اور گھریلو آلات جیسی مصنوعات کی مستحکم طلب ہے۔

#### ٹیکسٹائل

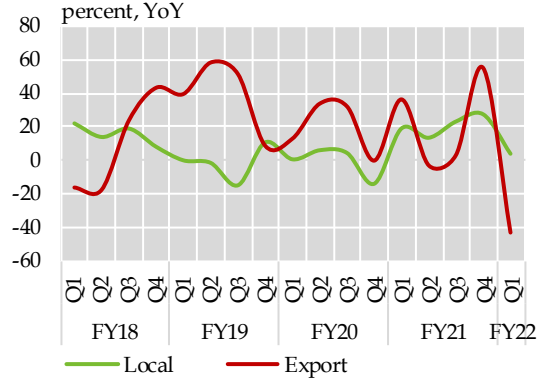
مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں ٹیکسٹائل کی پیداوار 1.1 فیصد بڑھی جو گذشتہ سال اسی مدت میں 2.2 فیصد رہی تھی۔ تاہم چونکہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں ٹیکسٹائل شعبہ دراصل بنیادی مصنوعات تک محدود ہے اس لیے معقول معینہ سرمایہ کاری اور ٹیکسٹائل شعبے کی استعداد میں اضافے، اور ٹیکسٹائل برآمدات میں نمو کے اثرات کا پوری طرح احاطہ نہیں ہوا۔<sup>29</sup>

ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی اور مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بالترتیب 146.6 فیصد اور 144.5 فیصد بڑھی ہے جو کہ

#### شکل 2.10 پ: چھپے فولاد کی پیداوار، سہ 1



#### شکل 2.9: سیمنٹ کی تجارت میں نمو۔ ملکی تجارت بمقابلہ برآمد



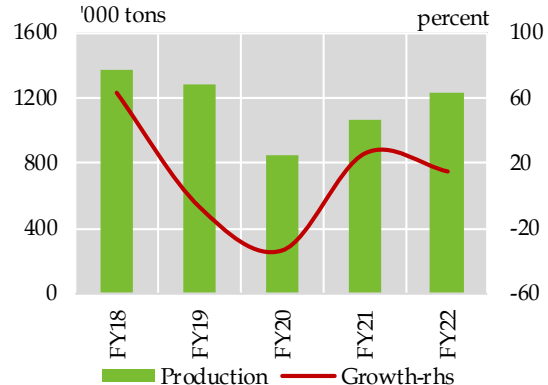
Source: All Pakistan Cement Manufacturers Association

#### فولاد

فولاد کے شعبے کی پیداوار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 13.8 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 8.1 فیصد گر گئی تھی۔ اس سال زائد پیداوار میں لے اور چھپے دونوں طرح کے فولاد نے حصہ لیا۔

جہاں تک لے فولاد کا تعلق ہے تو فولادی سلاخوں کی پیداوار 14.9 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال 26.0 فیصد بڑھی تھی (شکل 2.10 الف)۔ لے فولاد بنیادی طور پر

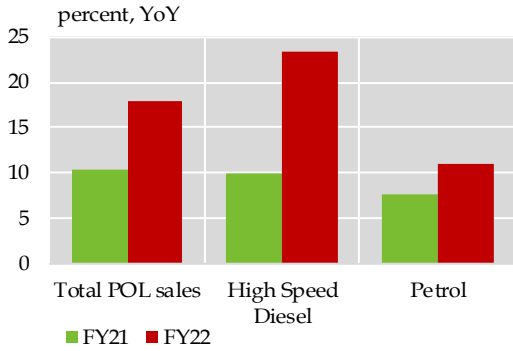
#### شکل 2.10 الف: لے فولاد کی پیداوار، سہ 1



Source: Pakistan Bureau of Statistics

<sup>29</sup> مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدات میں 27.4 فیصد اضافہ ہوا جو اس شعبے میں سرگرمی کی علامت ہے۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں اس نمو میں بلند اضافہ قدر والی ایشیا کا بڑا حصہ ہے۔

**شکل 2.12: ہائی اسپید ڈیزل اور پیٹرول کی فروخت میں نمو، سہ 1**



Source: Oil Companies Advisory Council

پیٹرول کی فروخت بالترتیب 23.4 فیصد اور 11.0 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال 10.0 فیصد اور 7.7 فیصد تھی۔

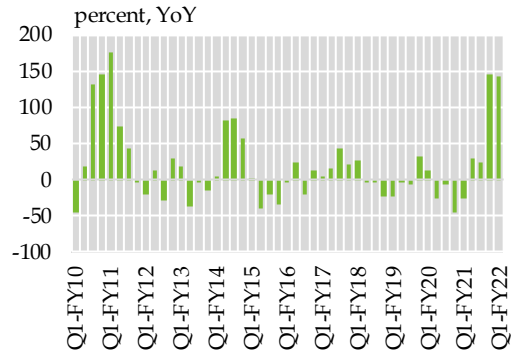
طلب کے نقطہ نظر سے ٹرانسپورٹ کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت 17.0 فیصد اضافے سے 4.4 ملین میٹرک ٹن تک جا پہنچی، جو گذشتہ سال 3.7 ملین میٹرک ٹن تھی (شکل 2.13)۔ یہ بات ٹرانسپورٹ سے متعلق سرگرمیاں بڑھنے سے بھی مطابقت رکھتی ہے جیسا کہ کووڈ پر گوگل کی کمیونٹی موہٹی رپورٹوں سے ظاہر ہے۔ دریں اثناء مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں بجلی کے شعبے کو پیٹرولیم کی فروخت 33.4 فیصد بڑھ کر 1.1 ملین میٹرک ٹن تک جا پہنچی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 0.9 ملین میٹرک ٹن رہی تھی۔ خاص طور پر فرانس آئل سے بجلی کی پیداوار 75.5 فیصد بڑھی کیونکہ ایل این جی، جس کی قیمت زیر جائزہ عرصے کے دوران دنیا بھر میں بڑھی، کے مقابلے میں فرانس آئل سستا متبادل ہے۔

**دوا سازی**

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دوا سازی کے شعبے کی نمو 11.4 فیصد رہی جو گذشتہ سال اسی مدت میں 14.4 فیصد تھی۔

تقریباً 11 سال میں سال بسال بلند ترین سہ ماہی نمو ہے (شکل 2.11)۔<sup>30</sup> ٹیکسٹائل فرموں نے اسٹیٹ بینک کی عارضی اقتصادی نوٹا کاری سہولت (ٹی ای آر ایف) کے تحت بھی معینہ سرمایہ کاری کے لیے رعایتی قرضے سرگرمی سے حاصل کیے، جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مالی سال 21ء میں بتایا گیا ہے، اس کا اندازہ اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ ٹی ای آر ایف کے تحت یکم اپریل 2021ء تک مجموعی طور پر 434.7 ارب روپے کے قرضے منظور ہوئے جن میں سے 179.9 ارب روپے (یعنی 41 فیصد) ٹیکسٹائل شعبے کے لیے منظور ہوئے۔

**شکل 2.11: ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں نمو**



Source: Pakistan Bureau of Statistics

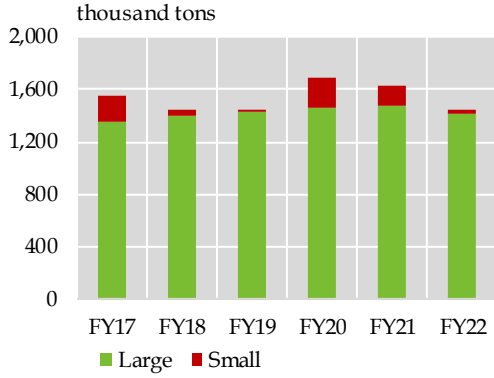
**بیٹروولیم**

پیٹرولیم کے شعبے میں نمو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھ کر 4.7 فیصد ہو گئی جو گذشتہ سال اسی عرصے میں 2.4 فیصد رہی تھی۔ اس کا بنیادی سبب اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی، گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ، اور فرانس آئل سے بننے والی بجلی میں اضافہ ہے۔

پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت زیر جائزہ عرصے میں 17.9 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال اسی مدت میں 10.5 فیصد بڑھی تھی (شکل 2.12)۔ ہائی اسپید ڈیزل اور

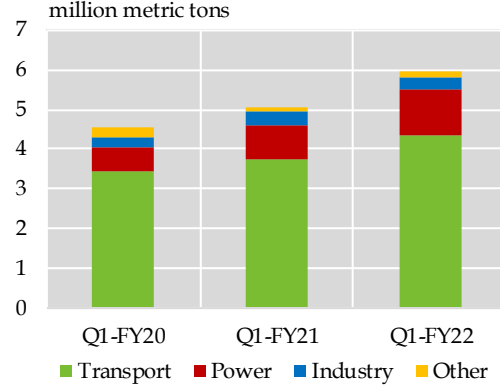
<sup>30</sup> اچانکے مطابق اس صنعت نے اضافہ قدر والے شعبے کے 100 نئے یونٹوں میں حال ہی میں سرمایہ لگا دیا ہے کیونکہ مالی سال 22ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 20 ارب ڈالر کا ہدف پورا کرنا اس کے پیش نظر ہے۔ ماخذ: [www.aptna.org.pk/critical-importance-of-competitive-energy-rates-across-textile-value-chain/](http://www.aptna.org.pk/critical-importance-of-competitive-energy-rates-across-textile-value-chain/)

شکل 2.15: بڑے اور چھوٹے پونٹوں میں یوریا کی پیداوار (سہ 1)



Source: National Fertilizer Development Center

شکل 2.13: پیٹرول مصنوعات کی شعبہ وار فروخت



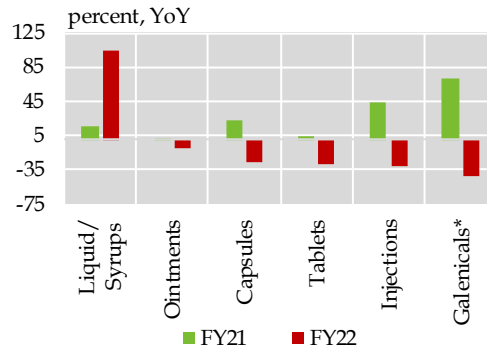
Source: Oil Companies Advisory Council

#### کھاد

کھاد کی پیداوار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 7.4 فیصد کم ہو گئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 2.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یوریا بنانے والے اداروں میں سے بڑے کارخانوں کی پیداوار 4.4 فیصد کم ہو گئی جو گذشتہ سال اسی عرصے میں 0.8 فیصد بڑھی تھی (شکل 2.15)۔<sup>32</sup> اس کا بنیادی سبب اس عرصے میں کھاد سازی کے ایک بڑے کارخانے کی بندش تھا۔<sup>33</sup>

مائع دواؤں اور شربت کی پیداوار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 103.7 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال اسی مدت میں 16.9 فیصد رہی تھی (شکل 2.14)۔ اس کی جزوی وجہ غذائی سپلیمنٹ اور درد کش دواؤں کی اضافی طلب ہو سکتی ہے۔<sup>31</sup> منقولی شواہد بتاتے ہیں کہ صارفین نے حفظانِ صحت کو بڑھانے اور صحت پر کووڈ کے منفی اثرات کم کرنے کے لیے ان چیزوں کی طلب میں قابل ذکر اضافہ کر لیا۔

شکل 2.14: دوا سازی کے ذیلی شعبوں میں نمو (سہ 1)



\* medicines made of natural components, eg. herbs

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مزید برآں، کھاد کے دو چھوٹے کارخانوں کو گیس کی رسد متاثر ہونے سے ان کی پیداوار جولائی تا اگست 2021ء کے دوران رک گئی۔ چنانچہ یوریا کی چھوٹی فرموں کی مجموعی پیداوار جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 147629 میٹرک ٹن تھی وہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گر کر 35135 میٹرک ٹن رہ گئی۔

#### غذا، مشروبات، اور تمباکو

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غذا، مشروبات، اور تمباکو کے شعبے کی نمو 5.8 فیصد رہی جو گذشتہ سال 13.7 فیصد تھی۔ اس سست روی کا بنیادی سبب گندم اور اناج کی چلیوں کی نمو میں اعتماد ہے جیسا کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں بتایا

<sup>31</sup> ماخذ: ایبٹ پاکستان کے غیر آڈٹ شدہ مالی حسابات برائے سہ ماہی اور نومبر 30 ستمبر 2021ء کو ختم ہوئے، گلیکسو اسمتھ کلائن کنزیومر ہیلتھ کیئر پاکستان لمیٹڈ کی تیسری سہ ماہی رپورٹ 2021ء۔

<sup>32</sup> مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یوریا کے بڑے کارخانوں کی پیداوار 1.409 ملین ٹن رہی جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 1.474 ملین ٹن تھی۔

<sup>33</sup> اینگرو فرٹیلائزرز کی تیسری سہ ماہی رپورٹ 2021ء۔

## حقیقی شعبہ

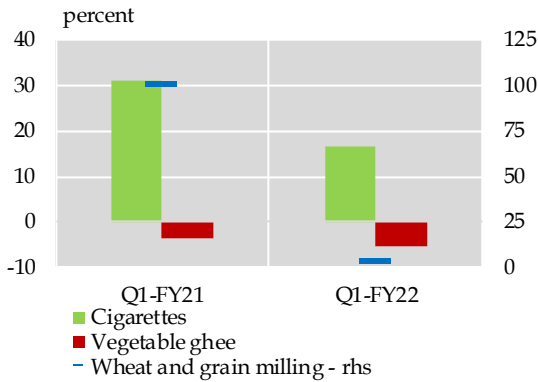
لباس اور دستاں) کی برآمدات 6.0 فیصد بڑھ گئیں جبکہ اسی عرصے میں چرمی جوتوں کی برآمدات میں بھی 9.8 فیصد اضافہ ہوا۔<sup>37</sup>

### 2.4 خدمات

شعبہ خدمات کے نیابتی اظہار بے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نمو کی رفتار برقرار رہنے کا اشارہ دیتے ہیں، اس شعبے کو اجناس پیدا کرنے والے شعبوں اور ایشیا کی درآمدات میں نمو سے مہمیز ملی۔ (جدول 2.7)۔

خدمات کے شعبے کو مہمیز دینے کے لحاظ سے توقع ہے کہ خریف کی اہم فصلوں کی پیداوار گذشتہ سال سے بہتر رہے گی اور بڑے پیمانے کی ایشیا سازی بھی بڑھتی رہے گی۔ دریں اثنا، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایشیا کی درآمدات 66.1 فیصد بڑھیں جو گذشتہ سال اس عرصے میں 0.8 فیصد بڑھی تھیں۔ ان شعبوں میں سرگرمیاں بڑھنے سے زیر جائزہ عرصے میں تھوک اور خریدہ تجارت اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں پر مثبت اثرات پڑے۔

### شکل 2.16: غذائی شعبے - منتخب زمروں میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

گیا۔ گذشتہ سال اس شعبے میں پہلی سہ ماہی میں تیز رفتار نمو ہوئی تھی جو ایل ایس ایم سروے میں جواب دہندہ کارخانوں کی تعداد یکبارگی بڑھنے کا نتیجہ تھی۔<sup>34</sup>

نیابتی گھی کی پیداوار پہلی سہ ماہی کے دوران 5.3 فیصد گر گئی جبکہ گذشتہ سال 3.5 فیصد کم ہوئی تھی (شکل 2.16)۔ یہ کمی دنیا بھر میں پام آئل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے اور مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس کی درآمدی مقدار میں 14.8 فیصد کمی سے ہم آہنگ تھی۔ مزید برآں، زیر جائزہ عرصے میں سگریٹ کی پیداوار معتدل ہو کر 16.6 فیصد تک چلی گئی جو گذشتہ سال 31.3 فیصد بڑھی تھی۔ سگریٹ بنانے والے اداروں نے اس عرصے میں بڑھتی مہنگائی کو ایک چیلنج قرار دیا کیونکہ مہنگائی نے صارفین کی قوت خرید کو متاثر کیا اور ان میں سستی، غیر قانونی سگریٹ برانڈ خریدنے کا رجحان پیدا ہوا۔<sup>35</sup>

### چمڑا

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چمڑے کے شعبے میں 14.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 44.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ حالیہ پیش رفت اس لحاظ سے خوش آئند ہے کہ مالی سال 16ء سے مالی 21ء تک پہلی سہ ماہی میں (اوسطاً) 9.1 فیصد کمی دیکھی گئی تھی (شکل 2.17)۔

چرمی جوتے اس شعبے میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔<sup>36</sup> چنانچہ چرمی جوتوں کی پیداوار میں حوصلہ افزا بحالی سے مجموعی بہتری کی وضاحت ہوتی ہے۔ چرمی جوتوں میں 19.9 فیصد نمو مالی سال 11ء کے بعد سے پہلی سہ ماہی کی تیز ترین نمو ہے۔

زیر جائزہ مدت میں پاکستان کی چرمی برآمدات بڑھنے سے ملکی اقتصادی بحالی میں وسیع تر اضافے کے ساتھ ساتھ بحال ہوتی ہوئی بیرونی طلب کے اثرات بھی نمایاں ہیں۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی چرمی مصنوعات (بشمول

<sup>34</sup> بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں گندم اور اناج کی پھائی کا زمرہ زیر جائزہ عرصے میں 2.6 فیصد بڑھا جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 100.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔

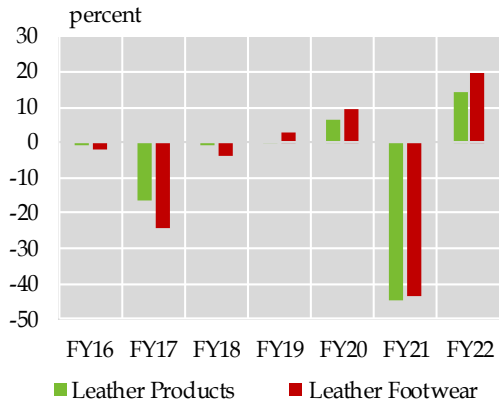
<sup>35</sup> ماخذ: فلپ مورس پاکستان لیٹنڈ۔ 30 ستمبر 2021ء کو ختم ہونے والی تیسری سہ ماہی کی رپورٹ، پاکستان ٹوبیکو کمپنی۔ 30 ستمبر 2021ء کو ختم ہونے والے نو ماہ کے مجموعی عبوری مالی گوشوارے۔

<sup>36</sup> بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں چرمی مصنوعات کا وزن 0.86 ہے، جس میں چرمی جوتے (0.47)، اوپری چمڑا (0.39)، اور سول کا چمڑا (0.0004) شامل ہے۔

<sup>37</sup> پاکستان کی چرمی مصنوعات (بشمول لباس اور دستاں) اور چرمی جوتوں کی برآمدات مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بالترتیب بڑھ کر 154.5 ملین ڈالر اور 32.2 ملین ڈالر ہو گئیں، جو پہلے بالترتیب 145.7 ملین ڈالر اور 29.3 ملین ڈالر تھیں۔

عارضی صارفی مصنوعات کے شعبے کی متعدد فرموں کے مالی کھاتوں کے تجزیے سے بھی آمدنی بڑھنے کا پتہ چلتا ہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس شعبے کی متعلقہ فرموں کی فروخت 21.0 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 23.7 فیصد بڑھی تھی۔<sup>38</sup>

### شکل 2.17: چمڑے کے شعبے میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

خدمات کے شعبے میں سرگرمیوں کی پیمائش کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ خدمات کی فرموں کی طرف سے قرضے کی طلب پر نظر ڈالی جائے۔ نجی شعبے کے قرضے کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ تجارتی شعبے کی تھوک اور خردہ فرموں کو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 17.7 ارب روپے کے قرضے جاری ہوئے جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھ کر 21.5 ارب روپے ہو گئے۔ گذشتہ سال قرضے پوری طرح پیٹرولیم گروپ نے استعمال کیے تھے، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضے کا اجرا وسیع البنیاد رہا۔ غذا اور جہز اسٹور کے شعبے میں تھوک اور خردہ تجارت کرنے والوں کو قرضوں میں اضافہ متاثر کن رہا جسے بڑی حد تک فصلوں کے شعبے اور غذائی پراسیسنگ کی صنعت میں سرگرمیوں کی بحالی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

### جدول 2.7: سہ ماہی کے دوران خدمات کے شعبے کے اظہارے

م س 21ء	م س 22ء	
<b>تھوک اور خردہ تجارت (18.8 فیصد)</b>		
21.5	17.7	قرضوں کا شعبہ جاتی استعمال*۔ بہاؤ (ارب روپے)
1.8	0.2	تھوک فروشی۔ خوراک، مشروبات اور تمباکو
7.3	17.6	تھوک فروشی۔ پیٹرولیم مصنوعات <sup>1</sup>
2.3	0.0	خردہ فروشی۔ غیر تخصیصی اسٹور <sup>2</sup>
10.0	-0.1	دیگر
18.7	11.3	درآمدات (ارب ڈالر، پاکستان دفتر شماریات)
5.1	4.5	بڑے پیمانے کی اشیا سازی (سال بسال نمو)
291.9	254.6	زرعی قرضہ (اجرا۔ ارب روپے)
<b>ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات (12.2 فیصد)</b>		
4.3	3.8	پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت، ٹرانسپورٹ شعبے کو (ملین میٹرک ٹن)
12,330	6,618	تجارتی گاڑیوں کی فروخت (بونٹ)
86.2	79.6	سیلورٹیلی فونسٹی (فیصد، آخر مدت)
107.6	87.0	براڈ بینڈ صارفین (ملین، آخر مدت)
<b>مالیات اور بیمہ (3.7 فیصد)</b>		
28,790	23,808	اثاثہ جات (ارب روپے)*
20,516	17,543	ڈپازٹس (ارب روپے)*
0.9	1.1	اثاثوں پر منافع (فیصد)
13.7	14.8	ایکیویٹی پر منافع (فیصد)
68.7	68.7	منافع بعد از ٹیکس (ارب روپے)
8.8	9.9	متعدد شرح
<b>عمومی سرکاری خدمات (8.2 فیصد)</b>		
351.2	313.4	عمومی سرکاری اور دفاعی اخراجات** (ارب روپے)

نوٹ: توہین میں دی گئی مقداریں م س 21ء تک جی ڈی پی میں شعبہ جاتی حصہ ہیں۔  
 1 ٹھوس، مائع، گیس حالت کے ایندھن اور متعلقہ مصنوعات<sup>2</sup> تعمیراتی سازوسامان، ہارڈ ویئر، پلمبنگ اور حرارت پمپانے والے آلات اور اشیا  
 \* آخر ستمبر 2021ء تک کے اثاثہ کے اسٹاک \*\* صرف وفاقی حکومت (سول حکومت اور دفاع کا انتظام)

ماخذ: بینک دولت پاکستان، پاکستان دفتر شماریات، آئل کمیٹی رپورٹ ڈائری کونسل، پاکستان آٹوموٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، اور وزارت خزانہ

<sup>38</sup> ڈیٹا میں عارضی صارفی مصنوعات کی 26 فرموں کا تجزیہ کیا گیا۔

## حقیقی شعبہ

اس کے علاوہ آئی ٹی اور آئی ٹی سے منسلک خدمات کی برآمدات مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خاصے اضافے سے 498.0 ملین ڈالر تک جا پہنچیں جو ایک سال پہلے 307.1 ملین ڈالر تھی (باب 5)۔ اس شعبے میں برآمدی نمو میں تیزی کا سبب کمپیوٹر (خصوصاً سافٹ ویئر کنسلٹنسی) اور ٹیلی کام خدمات ہیں۔

دیکھائی دینے والی صنعت کے اظہاریوں سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران منقسم سرگرمیوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ زیر جائزہ عرصے میں بینکوں کے اثاثوں میں اضافہ ہوا۔ دریں اثنا متعدد شرح میں مسلسل کمی کے اثاثوں کے معیار میں مزید بہتری کی علامت ہے۔

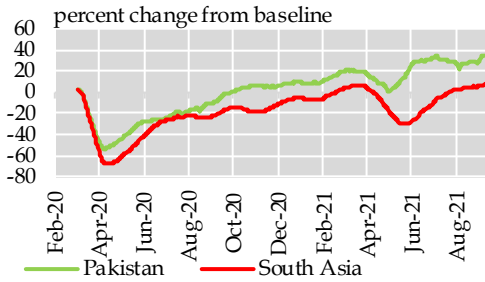
گوگل کی کووڈ-19 کیونٹی موٹیلی رپورٹیں بھی ایک قابل ذکر پیمانہ ہیں جن سے خدمات کے شعبے میں سرگرمیوں کی سطح کا پتہ چلتا ہے۔ پرچون اور دوکان، خوردہ اور تفریحی مراکز، جائے کار اور عارضی قیام گاہوں تک لوگوں کی آمد و رفت پر ڈیٹا کا کچھ نہ کچھ تعلق خدمات کی صنعت کے ساتھ ہے۔ پاکستان کا مجموعی ڈیٹا بتاتا ہے کہ زیر جائزہ عرصے میں ان جگہوں پر لوگوں کی آمد خاصی بڑھی ہے (شکل 2.18)۔ نیز، جنوبی ایشیا کے دیگر ملکوں (بنگلہ دیش، بھارت، نیپال اور سری لنکا) کے مقابلے میں پاکستان میں لائن سطح سے تحریک کی بحالی زیادہ طاقتور رہی۔<sup>40</sup>

## 2.5 افرادی قوت کی منڈی

لیبر مارکیٹ کی سرگرمی کو متعدد اقتصادی اظہاریوں سے ناپا جاتا ہے جن سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نسبتاً مستحکم رجحان کا پتہ چلتا ہے۔ سندھ اور پنجاب میں صنعتی روزگار جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران گزشتہ سال کی نسبت بڑھا۔<sup>41</sup> اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے اور اعتماد صارف سروے کے تازہ ترین مرحلے میں صنعت اور خدمات دونوں شعبوں میں ملازمت کے لحاظ سے احساسات بڑی حد تک مثبت رہے۔ تاہم جب روزگار کے حوالے سے مستقبل کی توقعات پر سوال کیا گیا تو مثبت توقعات میں معمولی سی کمزوری دیکھی گئی۔ مالی سال

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بھی نمو کی علامات ظاہر ہوئیں۔ اس عرصے میں ٹرانسپورٹ کے لیے پیٹرول اور ڈیزل کا استعمال بڑھا جبکہ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں بھی دوہندسی نمو ہوئی۔ دریں اثنا، کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں بھی خاصا اضافہ ہوا جو ٹرانسپورٹ کے شعبے میں نمو کو ظاہر کرتی ہے۔ نیز، سیاحت کی صنعت کی بحالی کا عمل جاری رہا اور اس نے بھی ٹرانسپورٹ کے شعبے کی بحالی میں مدد دی۔ گلگت اور اسکر دو جیسے سیاحتی مقامات کی طرف پروازیں بڑھنے سے ذیلی شعبے شہری ہوا بازی کو بھی ترقی ملی۔ مزید برآں، قومی اور بین الاقوامی فضائی کمپنیوں کی بین الاقوامی پروازیں بحال ہونے سے ہوا بازی کی صنعت پر مثبت اثرات پڑے۔

## شکل 2.18: جنوبی ایشیا کے مقابلے میں پاکستان میں نقل و حرکت کے رجحانات (30 روزہ حرکت پذیر اوسط)



Source: Google Covid-19 Community Mobility Report

ٹیلی مواصلات کے شعبے کے اظہاریوں سے اس صنعت کی سرگرمیوں میں بہتری کا پتہ چلتا ہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیلی گنجائیت اور براڈ بینڈ صارفین کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ اس عرصے کے دوران سیلولر صارفین کی تعداد 184.3 ملین سے بڑھ کر 186.4 ملین تک جا پہنچی۔ نیز، تین بڑی ٹیلی کام فرموں کے مالی گوشواروں کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مجموعی آمدنی زیر جائزہ عرصے میں 12.2 فیصد بڑھ گئی جس کا بڑا سبب صارفین کی تعداد میں اضافہ ہے۔<sup>39</sup>

<sup>39</sup> ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی۔

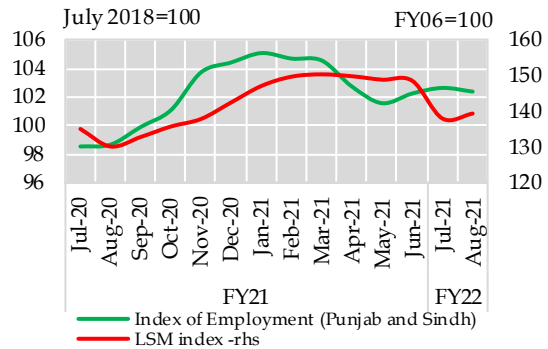
<sup>40</sup> اگرچہ یہ اطمینان بخش مشاہدہ ہے، تاہم یاد رہے کہ گوگل موٹیلی ڈیٹا کی لائن مدت کے دوران پاکستان کی معاشی نمونہ ثابت رہی۔

<sup>41</sup> سندھ میں صنعتی روزگار کے تجزیے میں فولاد کی صنعت کو پورنگ کے کچھ مسائل کے سبب شامل نہیں کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجئے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء۔

میں ملازمتوں میں اضافہ زیادہ نمایاں تھا۔ بحیثیت مجموعی، دو سازی کے شعبے نے زیر جائزہ عرصے میں سب سے زیادہ لوگوں کی خدمات حاصل کیں جس کے بعد ٹیکسٹائل صنعت کی باری آتی ہے۔

22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تعمیرات کے شعبے میں اجرتیں، اور خدمات کے متعدد دیگر زمروں میں فیس / آمدنی بھی بڑھ گئی۔

### شکل 2.19: پنجاب اور سندھ کا صنعتی ملازمت اور ایل ایس ایم کا مشترکہ اشاریہ



Source: Bureau of Statistics, Punjab; Bureau of Statistics Sindh and Pakistan Bureau of Statistics

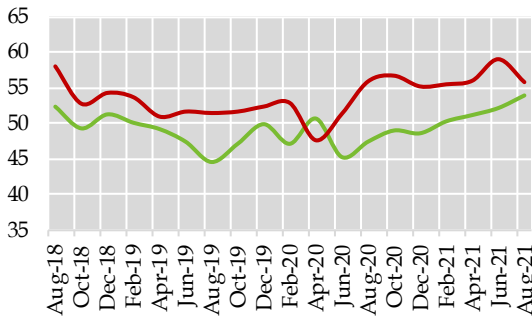
پنجاب میں صنعتی پیداوار اور ملازمت کا ماہانہ سروے سے اگست 2021ء میں صنعتی ملازمت کو ناپا گیا تو پتہ چلا کہ آخر جون 2021ء کے مقابلے میں نئی ملازمتوں میں 1.3 فیصد اضافہ ہوا۔ نیز، صنعتی ملازمت میں جولائی تا اگست مالی سال 21ء کے مقابلے میں 2.0 فیصد اضافہ ہوا۔ اس عرصے کے دوران ہونے والے اضافے کی بنیادی وجہ سوتی ٹیکسٹائل اور چرمی جوتوں کے برآمدی نوعیت کے شعبوں میں ملازمتیں تھیں (جدول 2.8)۔

ٹیکسٹائل کے شعبے میں ملازمتیں بڑھنے سے اس صنعت میں پیش رفت کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس شعبے میں ملازمتوں میں نمو کی وضاحت ٹیکسٹائل ایشیا کی برآمدات میں نمایاں اضافے سے بھی ہوتی ہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 27.4 فیصد کا تیز رفتار اضافہ ہوا جو گذشتہ سال 2.9

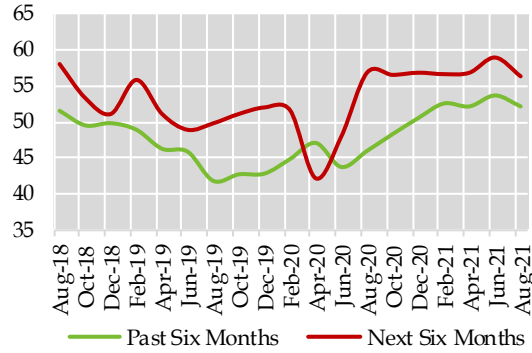
### ملازمت

سندھ اور پنجاب کے صنعتی شعبوں میں ملازمت کا اشاریہ جولائی تا اگست مالی سال 22ء میں 4.0 فیصد بڑھا جبکہ گذشتہ سال 0.8 فیصد گھٹا تھا (شکل 2.19)۔<sup>42</sup> پنجاب کی نسبت سندھ

### شکل 2.20: اعتماد کاروبار سروے، شعبہ میں بیروزگاری کا اشاریہ



### شکل 2.20: الف اعتماد کاروبار سروے، صنعتی شعبے میں بیروزگاری کا اشاریہ



Source: State Bank of Pakistan

<sup>42</sup> صنعتی پیداوار اور ملازمت کے ہر ماہانہ سروے (ایم آئی پی ای) میں کچھ فرمیں ایسی ہوتی ہیں جو شرکت نہیں کرتیں چنانچہ ان کے ڈیٹا کا تخمینہ ماضی کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔ مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کے دوران کووڈ سے آنے والے تعطل کی بنا پر ملازمتوں کی تعداد اور ڈیٹا نہ پانچنے والی فرموں کے بارے میں تخمینہ لگانے کا سلسلہ بڑھ گیا چنانچہ مالی سال 22ء کے دوران صنعتی شعبے کی لیبر مارکیٹ میں اچانک نمو / سکڑاؤ ظاہر ہو سکتا ہے۔

## حقیقی شعبہ

22ء کے دوران ملازمتوں میں اوسطاً 24.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 11.5 فیصد کمی آئی تھی۔

گندم کی پسانی ایک اور صنعت ہے جہاں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملازمتوں میں اضافہ دیکھا گیا اور یہ اضافہ پیداواری سطح بڑھنے سے ہم آہنگ ہے۔ جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران گندم کی مصنوعات کی پیداوار 23.5 فیصد بڑھ گئی کیونکہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے سیمپل ڈیٹا سٹیٹ میں اس صنعت کی نئی فرموں کو شامل کیا گیا ہے۔ سرگرمیوں کی سطح بڑھنے سے جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران پنجاب میں ملازمتیں 17.5 فیصد بڑھ گئیں جو گذشتہ سال 14.2 فیصد بڑھی تھیں۔

## سندھ

سندھ میں صنعتی پیداوار اور ملازمت کا ماہانہ سروے، برائے اگست 2021ء بتاتا ہے کہ جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران اوسط صنعتی ملازمت میں 8.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 1.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔

جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران ملازمت میں اس اضافے کا بڑا سبب دواساز شعبے میں سرگرمیوں کا بڑھنا ہے (جدول 2.8)۔ اس عرصے میں تمام ملازمتوں کی تعداد میں جتنا بھی اضافہ ہوا اس کا 86.8 فیصد دواساز صنعت میں ہوا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دواساز صنعت کی پیداوار میں دوہندسی نمو بھی یہی ظاہر کرتی ہے (جدول 2.5)۔ مزید برآں، دواؤں کی غیر ملکی طلب میں اضافے سے بھی پیداوار میں نمو اور نتیجتاً فرموں کی طرف سے ملازمتیں دینے کی وضاحت ہوتی ہے۔ دواؤں کی برآمدات میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیت کے لحاظ سے 7.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 23.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

سندھ میں شکر کی صنعت میں بھی مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زیادہ ملازم رکھے گئے۔ اس کی وضاحت گٹے کی کچل کاری کے سیزن کے جلد آغاز سے بھی ہوتی ہے جبکہ پنجاب میں کارکنوں کو فارغ کیا گیا۔ دریں اثنا، سندھ میں گٹے کی

فیصد رہا تھا۔ بیشتر اضافہ ہوزری اور تیار ملبوسات کے زمرے میں ہوا۔ پاکستان کی ٹیکسٹائل مصنوعات کی غیر ملکی طلب بڑھنے سے ان مصنوعات کی پیداواری سرگرمیاں بڑھیں جن کے نتیجے میں اس صنعت میں ملازمتیں پیدا ہوئیں۔ ٹیکسٹائل شعبے نے گذشتہ سہ ماہیوں میں معینہ سرمایہ کاری قرضے (ٹی ای آر ایف اور ایل ٹی ایف ایف اسکیموں کے تحت) خاصی بھاری مقدار میں لیے اور اس کے بعد ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں خاصا اضافہ ہوا جو توسیعی مرحلے کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور اس سے بھی صنعت میں ملازمتوں کے نئے مواقع پیدا ہوئے۔

چرمی جوتوں کی طلب بڑھنے سے اس شعبے میں ملازمت کی سطح بڑھ گئی۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چمڑے کی پراسیسنگ صنعت کی پیداوار 13.9 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 44.5 فیصد سکڑاؤ آیا تھا (جدول 2.5)۔

## جدول 2.8: جولائی تا اگست رکھے / نکالے گئے صنعتی کارکنوں کی اوسط تعداد

	م 21ء	م 22ء
<b>پنجاب</b>	-833	5,534
سوتی ٹیکسٹائل	241	1,555
گندم کی پسانی	1,061	1,493
شکر	2,060	-1,236
چرمی جوتے	-1,200	2,294
سینٹ	-886	382
دواسازی	494	138
<b>سندھ*</b>	-2,274	10,355
سوتی ٹیکسٹائل	-1,422	2,095
گندم کی پسانی	-2,778	3,413
شکر	1,107	-161
چرمی جوتے	130	-2,842
سینٹ	19	8,986

\* ماسوائے ٹولاد کی صنعت

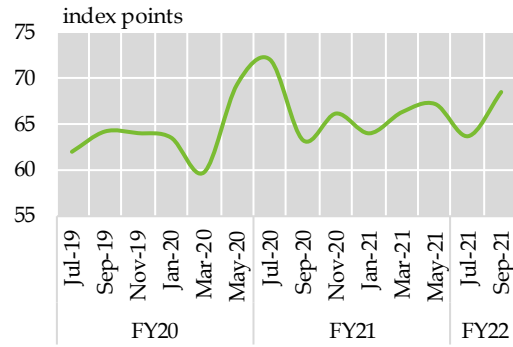
ماخذ: پنجاب دفتر شماریات، سندھ دفتر شماریات

اس بحالی کا جزوی سبب جوتوں کی برآمدات کی بحالی ہے جس کی مقدار زیر جائزہ عرصے کے دوران 9.1 فیصد بڑھ گئی۔ چنانچہ اس شعبے میں جولائی تا اگست مالی سال

تھا۔ مہنگائی کے دباؤ میں اضافے اور پاکستانی روپے کی قدر میں تخفیف نے صنعتی شعبے میں پچھلی پرامیدی کو کسی حد تک کمزور کرنے میں اپنا کردار ادا کیا ہو گا۔

تخمینی پیداوار مزید 3.5 فیصد بڑھنے کی توقع ہے جس کے سبب اس صنعت میں مزید کارکنوں کی طلب بڑھ سکتی ہے۔

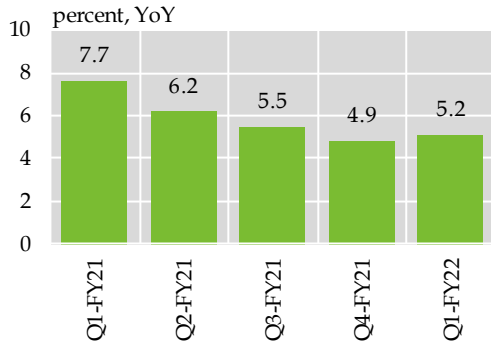
### شکل 2.21: اعتمادِ صارف سروے، آئندہ بیروزگاری کا اشاریہ (اگلے ماہ)



Source: State Bank of Pakistan

دوسری طرف خدمات کی صنعت سے تعلق رکھنے والے جواب دہندگان گذشتہ چھ ماہ میں ملازمتوں میں اضافے پر مطمئن رہے (شکل 2.20 ب)۔ سروے کے گذشتہ مرحلے (جون 2021ء) کی نسبت اگست 2021ء میں اس اشاریے میں 1.8 کا اضافہ ہوا۔<sup>44</sup> تاہم صنعتی روزگاریں اگلے چھ ماہ کے امکانات کی طرح خدمات کے شعبے کا اشاریہ 3.2 درجے کم ہوا جو ملازمتوں میں اضافے کے بارے میں توقعات میں کچھ کمزوری کا عکاس ہے۔ اس سے قطع نظر، تمام اشاریوں میں کمی کے باوجود بنیادی سطحیں 50 سے اوپر رہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ صنعت اور خدمات دونوں شعبوں سے تعلق رکھنے والے جواب دہندگان کی اکثریت معیشت میں ملازمتوں میں اضافے کے حوالے سے پرامید رہی۔

### شکل 2.22: تعمیراتی شعبے کی اجرتوں میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اعتمادِ صارف سروے سے لیبر مارکیٹ میں کم ہوتی ہوئی پرامیدی بھی اجاگر ہوتی ہے کیونکہ بیروزگاری کا اشاریہ 4.8 درجے بڑھ گیا جو کہ مئی 2020ء سے اب تک

پنجاب کے برعکس، سندھ میں سینٹ کی صنعت میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارکنوں کی ملازمتیں ختم ہوئیں۔ بیرون ملک خصوصاً بنگلہ دیش کو سینٹ کی برآمدات میں کمی آئی جس سے سندھ میں پیداواری سرگرمیاں متاثر ہوئیں اور یہی ممکنہ سبب ہے کہ یہاں اس صنعت میں ملازمتیں ختم ہوئیں۔<sup>43</sup>

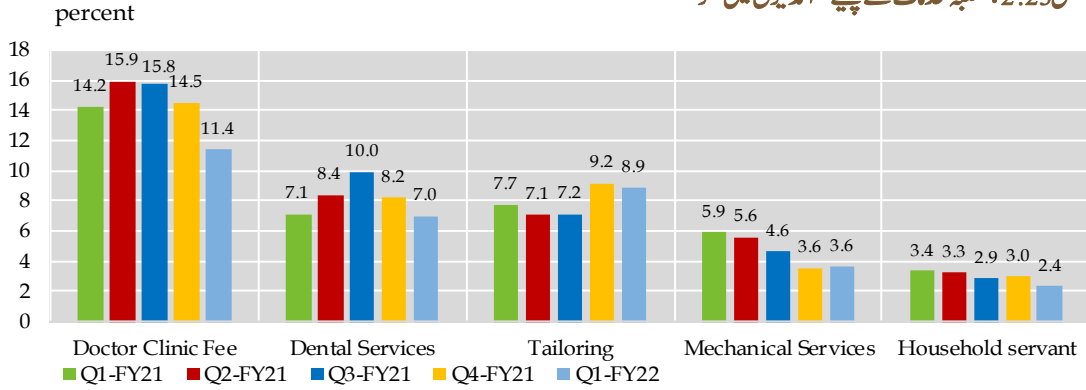
### اعتماد کے سروے

اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے کا اشاریہ جون تا اگست 2021ء کے مابین موجودہ اور مستقبل کی ملازمت کے اشاریے (گذشتہ چھ ماہ) میں معمولی سی کمی ظاہر کرتا ہے جس سے صنعتی شعبے میں پرامیدی میں کمزوری کا اشارہ ملتا ہے۔ صنعتی شعبے کا اشاریہ ملازمت 1.5 درجے گر گیا جو جون 2020ء کے مرحلے کے بعد سے سب سے بڑی کمی ہے (شکل 2.20 الف)۔ صنعتی ملازمت کا اگلے 6 ماہ کا اشاریہ بھی اگست 2021ء میں 2.6 درجے کم ہو گیا جو گذشتہ سروے میں 2.1 درجے بڑھا

<sup>43</sup> جنوبی علاقوں کے سینٹ ساز اداروں کے لیے بیرون ملک برآمدات بھجوانا نقل و حمل پر کم لاگت کے باعث زیادہ نفع بخش ہوتا ہے۔

<sup>44</sup> اعتماد کاروبار سروے اور اعتمادِ صارف سروے نتائج ڈیفوٹن انڈیکس (ڈی آئی) فارمیٹ میں پیش کیے جاتے ہیں جو صفر سے 100 تک ہوتا ہے۔ ڈی آئی کی تشریح اس طرح کی جاسکتی ہے: 50 سے کم اس بات کی علامت ہے کہ قرضے میں سکڑاؤ آیا / رقوم کی دستیابی میں کمی آئی / قرض گیری میں کمی آئی۔ 50 کے مساوی اس بات کی علامت ہے کہ قرضے کی نمو / رقوم کی دستیابی / قرض گیری کی لاگت جوں کی توں رہی۔ 50 سے زائد کا مطلب ہے قرضے میں اضافہ / رقوم کی دستیابی میں اضافہ / قرض گیری کی لاگت میں اضافہ۔

شکل 2.23: شعبہ خدمات کے پیشے - آمدنیوں میں نمو

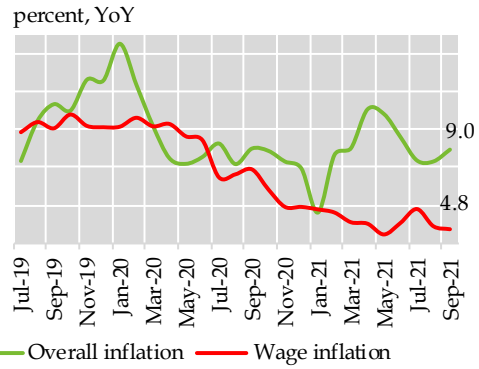


Source: Pakistan Bureau of Statistics

ماہی کے دوران 5.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 7.7 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 2.22)۔ اسی طرح خدمات کے شعبے کے مختلف زمروں کی آمدنی میں اضافہ بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران سال بسال نسبتاً پست شرح سے ہوا (شکل 2.23)۔

سب سے بڑی کمی ہے (شکل 2.21)۔ اعتمادِ صارف سروے میں گزشتہ جولائی 2021ء کے مرحلے کی نسبت بیروزگاری کے اشاریے میں تبدیلی سے توانائی کی قیمتیں بڑھنے اور ان کے دورثانی کے اثرات کے بارے میں تشویش اجاگر ہوتی ہے۔

شکل 2.24: مجموعی مہنگائی اور اجرتوں کی مہنگائی کا رجحان



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اجرتیں

ماہی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تعمیراتی صنعت میں اجرتیں اور خدمات کے شعبے میں آمدنی / فیس گزشتہ سال کی نسبت کم ہو گئیں۔ صارف اشاریہ قیمت ڈیٹا سٹسٹ میں تعمیراتی شعبے کے شرح اجرت اشاریے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ

تعمیراتی اجرتوں میں یہ کمی زیر جائزہ عرصے کے دوران بحیثیت مجموعی مہنگائی میں اضافے کے بالعکس ہے (شکل 2.24)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعمیراتی مزدوروں کی قوت خرید حقیقی معنوں میں کم ہوئی۔ کووڈ وبا کے آغاز سے اب تک اجرتوں میں نمویہ شرح صورتوں میں مہنگائی کی شرح سے پست رہی ہے۔ تعمیراتی شعبے اور اس سے منسلک صنعتوں کی پیداوار میں اضافہ صنعتی شعبے کے مزدوروں پر پڑنے والے اثرات سے مطابقت نہیں رکھتا باوجودیکہ اس صنعت کو کئی ترغیبات دی گئیں۔ یہ امر تعمیراتی شعبے میں مزدوروں کی اضافی رسد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس کا جزوی سبب یہ ہو سکتا ہے کہ وبا کی بنا پر نقل و حرکت پر پابندیاں ہیں اور بیرون ملک کارکنوں کی عالمی طلب میں سست روی ہے۔<sup>45</sup> مزید برآں، تعمیراتی صنعت میں مشینوں کا استعمال بڑھ جانا بھی اس شعبے کے مزدوروں کی اجرتوں میں سست نمو کا ممکنہ سبب ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کنکریٹ کا آمیزہ بنانے کی مشین، کنکریٹ کو اوپری منزل تک چڑھانے کے لیے ٹاور کرین اور کھدائی میں خودکار آلات کا استعمال بڑھنے سے تعمیراتی صنعت میں پست ہنرمند مزدوروں کی طلب بری طرح متاثر ہوئی ہے۔

<sup>45</sup> بیورو آف اسٹیٹسٹکس اینڈ ایڈووایٹس کے مطابق مالی سال 22ء اور مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہیوں کے سمندر پار ملازمت کے اعداد و شمار کا موازنہ بتاتا ہے کہ بیرون ملک ملازمت کے لیے جانے والے پاکستانیوں میں 81.6 فیصد کمی واقع ہوئی۔ یہ موازنہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے بجائے مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کا اس لیے کیا گیا ہے کہ اس وقت کووڈ وبا کی بنا پر نقل و حرکت پر پابندیاں تھیں۔

کم ہے۔ ڈاکٹری جیسے ہنرمند پیشہ وروں کے معاملے میں حقیقی شرح اجرت میں مسلسل اضافے سے پتہ چلتا ہے کہ طبی خدمات کی طلب زیادہ اور رسد کم ہے جس کا جزوی سبب کووڈ کی وبا ہے۔

خدمات کے شعبے میں مکینکل اور گھریلو مزدوروں کی آمدنیوں میں نمو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خاصی ماند رہی جبکہ درزیوں اور دندان سازوں کی آمدنی بڑی حد تک مہنگائی کی شرح کے برابر رہی۔ دوسری طرف، ڈاکٹر کی مشورہ فیس حقیقی معنوں میں بڑھتی رہی حالانکہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کچھ کمی دیکھی گئی تھی۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران لیبر مارکیٹ کے مذکورہ بالا اظہاریوں کے علاوہ پاکستان دفتر شاریات نے 'لیبر فورس سروے مالی سال 19ء کے نتائج شائع کیے۔ مالی سال 19ء کے دوران بیروزگاری میں اضافہ اور معاشی سرگرمی میں ست روی ایک ساتھ ہوئی تھی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ افرادی قوت پر ست روی نے معاشرے کے متعدد زمروں پر غیر متناسب (asymmetric) اثرات ڈالے (باکس 2.2)۔

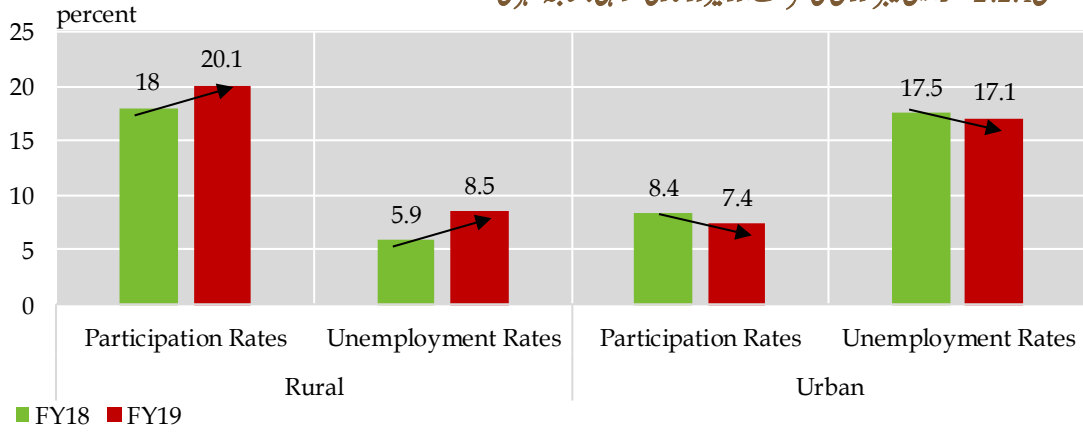
گھریلو ملازمین اور مکینکل سروسز کی آمدنیوں میں پست اضافے سے ان زمروں کی جاب مارکیٹ میں زیادہ کارکنوں کی آمد کا پتہ چلتا ہے کیونکہ یہ وہ شعبے ہیں جن میں آنے کے لیے معمولی ہنر یا تعلیم درکار ہوتی ہے۔ آمدنی میں پست اضافے کے اس رجحان کا تعلق اس بات سے بھی ہو سکتا ہے کہ ان شعبوں میں داخل ہونا اور نکلنا بہت آسان ہے، جبکہ کووڈ وبا کے بعد والے عرصے میں ایسے لوگوں کی طلب بھی

#### باکس 2.2: لیبر فورس سروے 2018-19ء سے چند اہم مشاہدات

لیبر فورس سروے (ایل ایف ایس) پاکستان دفتر شاریات (پی بی ایس) کی شائع کردہ اہم سلسلہ وار دستاویز ہے۔ یہ لیبر مارکیٹ کی ساجیات، بلحاظ آبادی، روزگار کی صورت حال، صوبہ وار اور شعبہ وار تفصیلات کے بارے میں بصیرت آمیز مشاہدات فراہم کرتی ہے۔ پاکستان دفتر شاریات نے دو سال کے وقفے سے پاکستان لیبر فورس سروے 2018-19ء کی اپنی 35 ویں رپورٹ حال ہی میں شائع کی۔ رپورٹ کے کچھ اہم مشاہدات یہ ہیں:

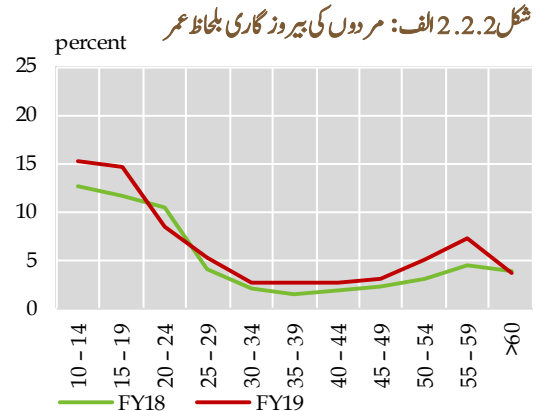
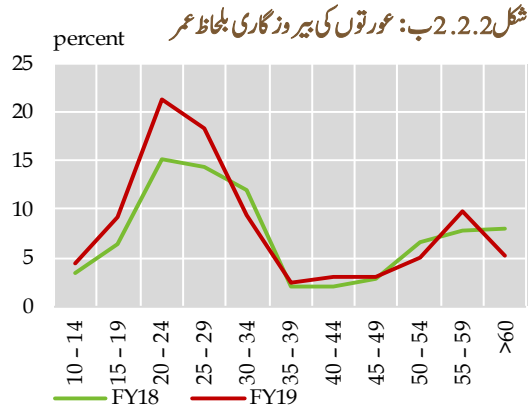
- 1- مالی سال 19ء میں بے روزگاری گزشتہ سال (جدول 2.2.1) کے مقابلے میں 1.1 فیصدی درجے کے اضافے سے 6.9 فیصد ہو گئی۔ اس کا اثر خواتین پر زیادہ واضح تھا۔ خواتین میں بے روزگاری مالی سال 18ء میں 8.3 فیصد تھی جو مالی سال 19ء میں بڑھ کر 10.0 فیصد ہو گئی، جبکہ مردوں میں بے روزگاری مالی سال 18ء کی 5.1 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 19ء میں 5.9 فیصد ہو گئی۔
- 2- اعداد و شمار کے دیہی-شہری تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ دیہات میں خواتین بے روزگاروں میں اضافہ زیادہ نمایاں تھا (مالی سال 19ء میں 8.5 فیصد جبکہ مالی سال 18ء میں 5.9 فیصد تھا)، اس کے مقابلے میں دیہات کے مردوں میں شرح بے روزگاری مالی سال 19ء میں 5.5 فیصد جبکہ مالی سال 18ء میں 5.1 فیصد تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ، دیہی افرادی قوت میں خواتین کا تناسب مالی سال 19ء میں 2.1 فیصدی درجے بڑھ کر 20.1 فیصد ہو گیا (شکل 2.2.1)۔ یہ بات دلچسپ ہے کیونکہ دیہی علاقوں میں زیادہ خواتین نوکری کی تلاش میں تھیں چنانچہ ان کے لیے ملازمتیں حاصل کرنا نسبتاً مشکل تھا۔ یہ معاملہ شہری خواتین کے لیے برعکس ہے، جس میں سروے کی شرکاء کی شرح میں کمی دیکھی گئی (مالی سال 19ء میں 7.4 فیصد بمقابلہ مالی سال 18ء میں 8.4 فیصد)، جبکہ بے روزگاری کی شرح میں بھی کمی ہوئی (مالی سال 19ء میں 17.1 فیصد بمقابلہ مالی سال 18ء میں 17.5 فیصد)۔

شکل 2.2.1: خواتین لیبر فورس کی شرکت اور بیروزگاری: دیہی بمقابلہ شہری



Source: Pakistan Labour Force Survey 2018-19, Pakistan Bureau of Statistics

3- مالی سال 19ء میں نوجوانوں میں بے روزگاری میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ 25 سے 29 سال عمر کے گروپ میں بے روزگاری 2.1 فیصدی درجے اضافے سے مجموعی طور پر 8.6 فیصد تک جا پہنچی۔ نوجوان خواتین میں بے روزگاری، جو پہلے ہی زیادہ تھی، مزید بڑھ گئی۔ مالی سال 19ء میں نوجوان مردوں میں بے روزگاری بھی گزشتہ سال کی نسبت بڑھ گئی، اگرچہ یہ اضافہ خواتین کے تناسب کی طرح زیادہ نہیں تھا (شکل 2.2.2 الف اور شکل 2.2.2 ب)۔ دریں اثنا 30 سال سے زائد عمر والوں کے لیے بے روزگاری کی شرح مالی سال 19ء میں بھی تقریباً جوں کی توں رہی۔



Source: Pakistan Labour Force Survey 2018-19, Pakistan Bureau of Statistics

4- شعبہ جاتی تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ گزشتہ ایک عشرے میں پہلی بار زراعت کے شعبے میں روزگار کا حصہ بڑھ گیا (شکل 2.2.3)۔ دوسری جانب صنعتی شعبے میں لیبر فورس کا حصہ کم ہوا۔

جدول 2.2.1: لیبر فورس کے اظہارے، مالی سال 11ء تا 19ء

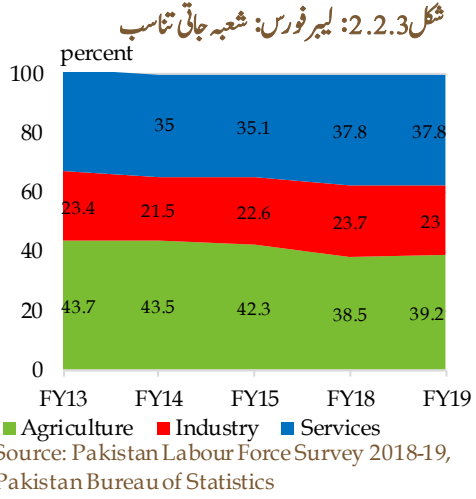
م س 19ء	م س 18ء	م س 15ء	م س 14ء	م س 13ء	م س 11ء
<b>پیروزگاری کی شرح (فیصد)</b>					
6.9	5.8	5.9	6.0	6.2	6.0
5.9	5.1	5.0	5.1	5.4	5.1
10.0	8.3	9.0	8.7	9.0	8.9
<b>ملازمت بلحاظ شعبہ (لیبر فورس کا فیصد)</b>					
39.2	38.5	42.3	43.5	43.7	45.1
23.0	23.7	22.6	21.5	23.4	20.7
15.0	16.1	15.3	14.2	14.5	13.7
8.0	7.6	7.3	7.3	8.9	7.0
37.8	37.8	35.1	35.0	34.8	34.2
14.5	14.9	14.6	14.6	14.4	16.2
6.2	6.2	5.4	5.5	5.5	5.1
14.9	14.7	13.2	13.1	13.3	10.8
2.2	2.0	1.9	1.8	1.6	2.1
<b>سرگرمی کی کیفیت (لیبر فورس کا فیصد)</b>					
27.6	28.0	27.4	26.4	26.4	26.2
72.4	72.0	72.6	73.6	73.6	73.8
<b>ملازمت کی کیفیت (لیبر فورس کا فیصد)</b>					
1.5	1.4	1.4	1.1	1.3	1.4
35.8	34.8	36.1	35.4	33.6	34.9
22.9	21.4	23.8	24.4	26.3	27.7
39.8	42.4	38.7	39.1	38.8	36.0

\* آئندہ مطبوعات کے ساتھ ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے لیبر فورس سروے م س 11ء تا 14ء میں ڈیگریڈڈ کامزمرہ خدمات کے شعبے میں شامل کیا گیا ہے۔

ماخذ: پاکستان لیبر فورس سروے 2018-19ء، پاکستان دفتر شماریات

خلاصہ یہ کہ، رپورٹ کے نتائج ملکی لیبر مارکیٹ میں چند اصلاحات کا تقاضہ کرتے ہیں۔ اول، بلند اقتصادی شرح نمو حاصل کرنے کے لیے خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے پر توجہ دینا ضروری ہے۔ لیبر فورس میں خواتین کی زیادہ شمولیت پیداواری صلاحیت کو بڑھائے گی، معاشی تنوع اور آمدنی میں مساوات لائے گی۔<sup>46</sup> دوم، نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے

<sup>46</sup> Pursuing Women's Economic Empowerment (2018) - آئی ایم ایف۔ واشنگٹن ڈی سی، امریکہ



پر خصوصی زور دیا جانا چاہیے کیونکہ اس گروپ میں بے روزگاری ان کی معاشی بہبود پر دور رس اثرات مرتب کرتی ہے۔<sup>47</sup> خاص طور پر دیہی علاقوں میں بے روزگار خواتین کے لیے سازگار پالیسیاں وضع کی جائیں۔ سوم، افرادی قوت کی صنعتی شعبے سے زرعی شعبے کی طرف منتقلی پالیسی سازوں کے لیے تشویش کا باعث ہونا چاہیے۔ اقتصادی نقطہ نظر سے ترقی پذیر ممالک میں زراعت کے مقابلے میں غیر زرعی شعبے میں فی کارکن قدر اضافی بنیادی طور پر بلند ہے۔<sup>48</sup> رپورٹ کے نتائج پر غور کیا جائے تو لیبر مارکیٹ میں اصلاحات میں خواتین کی شرکت بڑھانے، نوجوانوں کے لیے ملازمت کے مواقع وسیع کرنے اور غیر زرعی کارکنوں کی حوصلہ افزائی پر توجہ دینی چاہیے۔

T.A. Mroz and T.H. Savage (2006). *The Long-Term Effects of Youth Unemployment*. The Journal of Human Resources Spring, 2006, Vol. <sup>47</sup>

41, No. 2, pp. 259-293, University of Wisconsin Press. Wisconsin, United States.

D. Gollin, D. Lagakos and M.E. Waugh (2013). *The Agricultural Productivity Gap*. National Bureau of Economic Research, Working <sup>48</sup>

Paper 19628. Massachusetts, United States.

## 3 زر پالیسی اور مہنگائی

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی طلب میں بحالی، ابھرتے ہوئے مہنگائی کے دباؤ اور جاری کھاتے کے خسارے کے ردعمل میں اسٹیٹ بینک نے 25 بیسس پوائنٹس اضافے کے ساتھ پالیسی ریٹ کو بڑھا کر 7.25 فیصد کر دیا۔ نمو کی پائیداری کو یقینی بنانا اور اور مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنا اس فعال پالیسی طریقہ کار کا مقصد تھا۔ دریں اثنا، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران قرضے واپس کیے گئے تھے۔ چینی اور چاول کی پروسیسنگ کے شعبوں میں موسمی قرضوں کی واپسی کے باوجود، جاری سرمائے کے قرضوں کی مجموعی طلب میں اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ خام مال کی لاگت میں اضافہ، معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور کاروباری اداروں کے اعتماد کی بحالی ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کی ٹرف (ٹی ای آر ایف) اسکیم نے معین سرمایہ کاری قرضوں میں اضافہ کیا جبکہ گاڑیوں اور مکاناتی زمروں سے ملنے والی اہم تحریک کی بدولت صارفی مالکاری میں تیزی جاری رہی۔ مہنگائی کے محاذ پر، سال بسال صارف اشاریہ قیمت مہنگائی جو مئی 2021ء سے کم ہو رہی تھی، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے اختتام تک بڑھ گئی، اگرچہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں معمولی کمی آئی۔ اگرچہ قوزی مہنگائی خاصی حد تک مستحکم رہی جبکہ توانائی کی مہنگائی بلند رہی، تاہم عمومی اعدادوشمار میں کمی بنیادی طور پر غذائی مہنگائی میں کمی کی وجہ سے ہوئی۔ مہنگائی کی توقعات جو جولائی 2021ء میں خاصی حد تک مستحکم تھیں، ستمبر 2021ء میں بڑھ گئیں۔

### 3.1 پالیسی جائزہ

مالی سال 22ء کے آغاز تک، کووڈ کی وجہ سے ہونے والی مندی کے بعد، کئی معاشی بحالی مزید مستحکم ہو گئی۔ بلند تعدد کے حامل طلب کے اشاریوں میں مضبوط نمو دکھائی دیتی رہی۔ مثال کے طور پر، مالی سال 21ء میں جلد فروخت ہوجانے والی صارفی اشیا (ایف ایم سی چیز) اور ملکی سینٹ کی فروخت میں گذشتہ برس کے مقابلے میں نمایاں اضافہ ہوا۔<sup>1</sup> اسی طرح فولاد کی درآمد اور مقامی پیداوار بھی بڑھ گئی۔ توانائی کی طلب بھی مضبوط رہی، جو اقتصادی سرگرمیوں میں مسلسل بحالی کی عکاس ہے۔<sup>3</sup> اسی طرح، بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں مضبوط نمو برقرار رہی، جو اقتصادی سرگرمیوں میں جاری مثبت رفتار کی عکاسی کرتی ہے۔<sup>4</sup>

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی زر پالیسی نے اپنا رخ بدل لیا۔ پالیسی ریٹ میں 25 بیسس پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ، زیر جائزہ مدت کے دوران غیر تبدیل شدہ زر پالیسی ترتیب کا 14 ماہ کا طویل دور ختم ہو گیا۔ اگرچہ مالی سال کے آغاز میں منظر نامہ حوصلہ افزا دکھائی دیا، تاہم سہ ماہی کے اختتام تک مختلف محاذوں پر دباؤ سانسے آیا۔ خاص طور پر، بڑھتی ہوئی ملکی طلب، بیرونی شعبے کی کمزوریاں اور مہنگائی میں اضافے کے خطرات زیادہ نمایاں ہو گئے تھے۔ مالی سال کے آخر میں عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ہونے والی بلند درآمدی مہنگائی کے باعث مہنگائی کی شرح میں اضافہ بھی متوقع تھا۔

جولائی 2021ء میں جب زر پالیسی کمیٹی کا اجلاس ہوا، تو مہنگائی، جو اگرچہ بلند سطح پر تھی، جون 2021ء کے دوران کم ہو کر 9.7 فیصد ہو گئی تھی جبکہ اپریل 2021ء

1 مالی سال 21ء کے دوران 26 نرسٹی ایف ایم سی بی کمپنیوں کی مجموعی فروخت میں 22.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ایک سال قبل 6.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

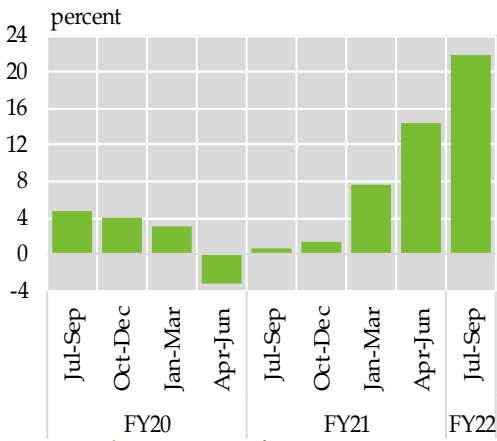
2 مالی سال 21ء کے دوران سینٹ کی فروخت میں 20.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 0.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔

3 پٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں مالی سال 21ء کے دوران 16.3 فیصد اضافہ درج کیا گیا جبکہ گذشتہ برس 11.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔

4 مالی سال 21ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 14.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 9.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔

جوں جوں سہ ماہی آگے بڑھی، جاری کھاتے کے خسارے اور مہنگائی پر دباؤ سامنے آنے لگا، جو ستمبر 2021ء میں جب زرعی پالیسی کمیٹی کا اجلاس ہوا تو منظر نامے اور پالیسی فیصلے کے از سر نو جائزے کا سبب بنا۔ شرح سود میں اضافے کے فیصلے میں بالخصوص دو عوامل کارفرما رہے: (i) جولائی 2021ء اور اگست 2021ء میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر بالترتیب 0.8 ارب ڈالر اور 1.5 ارب ڈالر ہو گیا، جس نے بڑھتی ہوئی ملکی طلب اور عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے دونوں کی عکاسی کی؛ (ii) اگرچہ جولائی 2021ء اور اگست 2021ء کے دوران سال بسال مہنگائی میں کمی آئی، تاہم بڑھتی ہوئی قیمتوں کی رفتار ماہ بہ ماہ بنیاد پر بالترتیب 1.3 فیصد اور 0.6 فیصد اضافے کے ساتھ نسبتاً بلند رہی۔ مزید برآں، گھرانوں اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات قبل ازیں سروے کے دور کے مقابلے میں بڑھ گئیں۔ اس کے علاوہ، جولائی 2021ء کے دوران اجرتیں بھی بڑھ گئیں کیونکہ معاشی بحالی مزید مضبوط ہوئی۔ مستقبل میں، اجناس، بالخصوص توانائی، کی عالمی قیمتوں کے اثر کی ملکی قیمتوں تک منتقلی اور ملکی طلب کی سمت کے ساتھ ساتھ درآمدی مہنگائی کی وجہ سے بلند مہنگائی متوقع تھی (شکل 3.2)۔

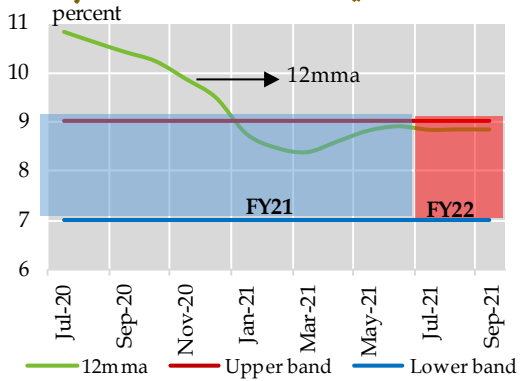
### شکل 3.2: درآمدات کے اکائی قدری اشاریے میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

میں یہ 11.1 فیصد تھی۔ جنوری 2021ء کے بعد سے حکومت کے انتظامی اقدامات اور گندم اور چینی کی نسبتاً بہتر پیداوار کی وجہ سے خوراک کی قیمتوں میں پہلی بار کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں، شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں قوزی مہنگائی مستحکم رہی، جس سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ توانائی اور غذائی مہنگائی نے ابھی تک عام قیمتوں میں سرایت نہیں کی تھی۔ علاوہ ازیں، جولائی 2021ء کے دوران مہنگائی کی توقع کا اشاریہ گھٹ گیا۔ ان پیش رفتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، مالی سال 22ء کے لیے 7 تا 9 فیصد مہنگائی کی پیش گوئی کا اعلان کیا گیا تھا، جو کمی اور اضافے دونوں طرح کے خطرات سے مشروط تھی (شکل 3.1)۔ مزید برآں، بین الاقوامی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اگرچہ اضافہ ہوا تاہم، حکومت کی جانب سے پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) میں کمی سے ملکی سطح پر اس کے اثرات کو روکنے میں مدد ملی۔

### شکل 3.1: صاف اشاریہ قیمت مہنگائی کا تخمینہ اور 12 ماہ کی حرکت پذیر اوسط



Source: Pakistan Bureau of Statistics and State Bank of Pakistan staff estimates

مسلسل ملکی بحالی اور غذا اور قوزی مہنگائی میں کمی کے بعد مہنگائی کے بہتر منظر نامے کے تناظر میں، زرعی پالیسی کمیٹی نے جولائی 2021ء کے اپنے فیصلے میں پالیسی ریٹ کو 7 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم، زرعی پالیسی کمیٹی نے کہا کہ اگر طلب کے نتیجے میں دباؤ یا جاری کھاتے میں زدن پذیری کے آثار ظاہر ہوئے تو پالیسی ریٹ معمول پر آنا شروع ہو جائے گا۔

55 ستمبر کا خطرہ کوڈ 19 کے دوبارہ سر اٹھانے سے منسلک تھا، جبکہ اضافے کے خطرات میں اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں متوقع اضافہ، ملکی توانائی کے زرخوں میں اضافہ، شرح مبادلہ کی نامساوی حرکت پذیری اور غیر متوقع مالی توسیع شامل ہیں۔

## زری پالیسی اور مہنگائی

معین قرضوں (ٹی ای آر ایف کے تحت)، جاری سرمائے کی ضروریات اور صارفی مالکاری میں اضافہ ہوا۔ اقتصادی سرگرمی میں مجموعی اضافے اور کاروباری اعتماد میں بہتری کے علاوہ، بڑھتی ہوئی ان پٹ لاگت (بالخصوص کپاس اور خوردنی تیل) نے بھی جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب میں اضافہ کیا۔

### 3.2 زری مجموعے

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زرو سیج کی نمو کم ہو کر 0.6 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ اضافہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں نمو سے ہوا، جو خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) میں تخفیف سے جزو آزاں ہو گیا۔ اس کے برعکس، گذشتہ برس، زرکی فراہمی میں نمو مکمل طور پر خالص بیرونی اثاثوں میں اضافے سے ہوئی تھی (جدول 3.1)۔

### جدول 3.1: زری مجموعے (سہ ماہی)

ارب روپے؛ نمونہ فیصد میں

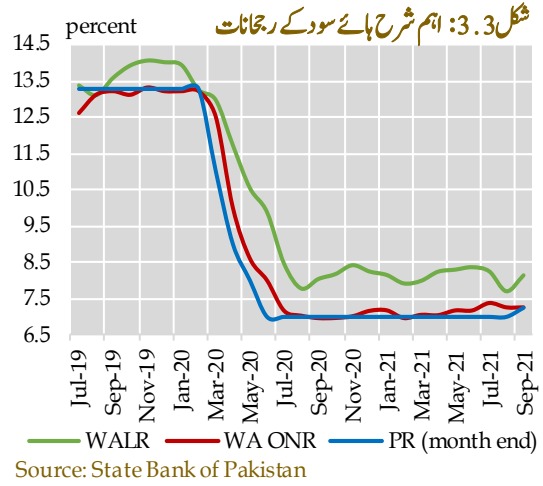
عمو	اسٹاک میں تبدیلی	
	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء
زر (2 الف + ب)	1.2	149.5
الف - خالص بیرونی اثاثے	59.5	-32.9
ب - خالص ملکی اثاثے	-0.2	182.4
میزانی قرض گیری*	2.1	-33.5
اسٹیٹ بینک	-4.3	-322.9
جدولی بینک	7.9	289.5
اجناسی کارروائیاں	-7.4	9.5
نئی شیعے کا قرضہ	-1.1	226.4
پی ایس ایف	-0.8	11.6
دیگر اجزا خالص	-12.3	-31.3
زر محفوظ	-1.9	-195.9

ع: عبوری

\* یہ اعداد و شمار واجب الوصول بنیاد پر ہیں۔ یہ اعداد و شمار نقد میں بینک مالکاری سے میل نہیں کھاتے، جیسا کہ باب 4 میں جدول 4.1 میں پیش کیے گئے ہیں۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک

بدلے ہوئے معاشی منظر نامے کے ساتھ، زری پالیسی کمیٹی نے متفقہ طور پر پالیسی کی شرح کو 25 بی پی ایس اضافے سے بڑھا کر 7.25 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا۔ جیسا کہ، زری پالیسی بیان (ایم پی ایس) میں بیان کیا گیا ہے، زری پالیسی کا فیصلہ نمو کی معاونت کے لیے اب بھی موزوں تھا۔ اس کے علاوہ، اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ پائیدار نمو کو برقرار رکھنے، مہنگائی کی توقعات کو مستحکم رکھنے، اور معیشت میں وبائی مرض سے متعلق غیر یقینی صورت حال میں کمی کے پیش نظر جاری کھاتے کے خسارے کی بڑھتی رفتار کو سست کرنے کے لیے مناسب پالیسی آمیزے پر زیادہ زور دینے کی ضرورت تھی۔



اگرچہ پالیسی ریٹ بڑھانے کا فیصلہ اختتام ستمبر 2021ء تک ہوا، تاہم سہ ماہی کے دوران موافق پالیسی ماحول برقرار رہا: حقیقی شرح سود مستقبل کی بنیاد پر منفی رہی اور اسٹیٹ بینک کی معمول کی رعایتی نو مالکاری اسکیموں (ایل ٹی ایف ایف، ٹی ای آر ایف) کی دستیابی نے کاروباری اداروں کے لیے سازگار مالی صورت حال کی عکاسی کی (شکل 3.3)۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نئی شیعے کے مجموعی قرضے میں اضافہ ہو گیا، حالانکہ سال کی پہلی سہ ماہی میں چینی اور چاول میں قرضوں کی موسمی واپسیوں کی وجہ سے واپسی درج کی جاتی ہے۔ سازگار پالیسی ماحول اور اقتصادی سرگرمیوں، ملکی اور برآمدی دونوں میں بحالی، سے سرمایہ کاری کے

6 تفصیلی تجزیے کے لیے براہ مہربانی شکل 3.8 ملاحظہ کیجیے۔

## پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 22ء

اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ نتیجتاً بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں 32.9 ارب روپے کی تخفیف ہوئی جبکہ گذشتہ برس 307.3 ارب روپے کی توسیع ہوئی تھی۔

واجبات کے لحاظ سے، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران منفی 0.7 فیصد کمی کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زیر گردش کرنسی میں 1.6 فیصد نمو ہوئی تھی جبکہ ڈپازٹ جمع ہونے کی رفتار گذشتہ برس کی اسی مدت کے 2.0 فیصد کے مقابلے میں گھٹ کر 0.2 فیصد رہ گئی۔ ڈپازٹس کی نمو میں یہ ست روی جزوی طور پر اختتام جون 2021ء کے دوران ڈپازٹس کے بلند اساسی اثر کی وجہ سے تھی۔ 7 اس کے علاوہ، نجی کاروباری ڈپازٹس میں 101.4 ارب روپے کا سکڑاؤ آیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 104.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس سے بلند ان پٹ لاگتوں اور ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں نمایاں اضافے کے باعث ہونے والی کاروباری اداروں کی سیالیت کی بلند ضروریات کی عکاسی ہوتی ہے جس کی جزوی تلافی ڈپازٹس کے اخراج سے ہوئی۔

### حکومتی قرض گیریاں

اس اثنا میں، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے بینکاری نظام کو 33.5 ارب روپے کی خالص میزانیہ واپسی درج کی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 285.2 ارب روپے کے قرضے لیے گئے۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں پست بجٹ خسارے، بیرونی مالکاری رقوم کی دستیابی (خود بجٹ خسارے سے زائد) اور نان بینک شعبے سے بلند رقم جمع ہونے سے مجموعی طور پر پہلی سہ ماہی کے دوران مالکاری کے لیے ملکی بینکاری نظام پر حکومت کا انحصار کم کرنے میں مدد ملی۔ اس کے بجائے، حکومت نے مرکزی بینک سے قرضہ نہ لینے کے اپنے عزم پر عمل کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک کو خالص 322.9 ارب روپے واپس کیے۔ اس دوران کمرشل بینکوں سے 289.5 ارب روپے کے نئے قرضے لیے گئے۔

اثاثے کے لحاظ سے، نجی شعبے کے قرضوں کے بلند استعمال، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور سرکاری اجناس کی خریداری کی ایجنسیوں کو قرض دینے کی وجہ سے این ڈی اے میں نمو ہوئی۔ قرضوں کی موسمی واپسی کی مدت ہونے کے باوجود، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے قرضے میں 226.4 ارب روپے کا نمایاں اضافہ درج کیا گیا جبکہ گذشتہ برس 76.6 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ اس کے برعکس، بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کو قرضے کی واپسی کی وجہ سے بینکاری نظام سے میزانیہ قرض گیری میں خالص واپسی درج کی گئی۔

### جدول 3.2: بنیادی کا خلاصہ

ارب روپے	ہدف	عرصیت	پیشکش*	قبول شدہ
<b>فریڈری بلز</b>				
م س 22ء سے 1	4,700.0	4,174.6	9,335.2	4,425.4
م س 21ء سے 1	1,800.0	2,703.8	5,112.4	2,047.3
<b>پاکستان سرمایہ کاری بانڈز</b>				
<b>معمین شرح</b>				
م س 22ء سے 1	450.0	1,053.0	943.9	399.6
م س 21ء سے 1	420.0	101.4	448.9	249.2
<b>رواں شرح</b>				
م س 22ء سے 1	525.0	0.0	1,330.6	916.8
م س 21ء سے 1	830.0	0.0	1,970.4	870.6

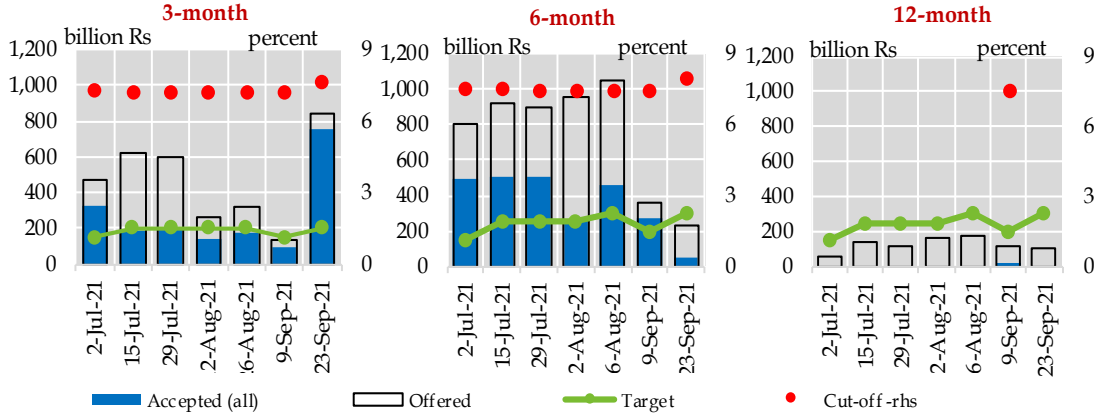
\* صرف سائیکلی بولیاں

ماخذ: اسٹیٹ بینک

جہاں تک خالص بیرونی اثاثوں کا تعلق ہے، اجناس کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے ساتھ، اور ملکی اقتصادی بحالی میں تیزی آنے سے بڑھتی ہوئی درآمدات نے بیرونی شعبے پر دباؤ ڈالا۔ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں تخفیف سے بنیادی اثر پڑا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرض کی واپسی اور زر مبادلہ امور نے مل کر یورو بانڈز کے اجرا اور روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس کے ذریعے موصول ہونے والی رقوم کے اثرات کو زائل کر دیا۔ دریں اثنا، آئی ایم ایف کے ایس ڈی آر کے عمومی اختصاص کے تحت مختص کردہ 2.75 ارب ڈالر سے

7 جون 2021ء کے دوران ڈپازٹس میں ماہ بہ ماہ بنیادی پر 1.45 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا جبکہ جون 2020ء میں 1.04 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

شکل 3.4: مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹی بلز کی نیلامیوں میں بولی کا نمونہ



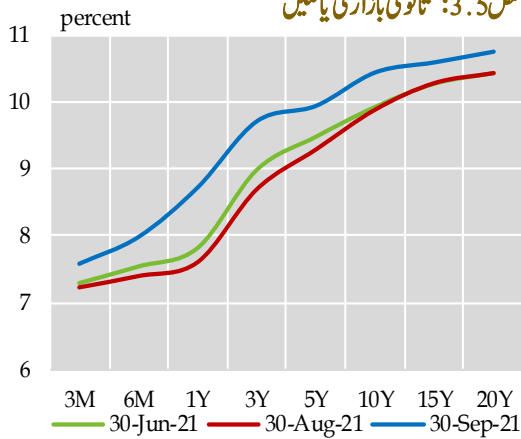
Source: State Bank of Pakistan

گئی (شکل 3.4)۔<sup>8</sup> نتیجتاً، حکومت ٹی بلز کے لیے مقرر کردہ ہدف کو پورا نہیں کر سکی۔ مزید برآں، ثانوی بازار کی یافتوں نے بھی اسی رجحان کی پیروی کی اور شرح سود میں اضافے کے بعد ہی خط یافت اوپر چلا گیا (شکل 3.5)۔ اس طرح ستمبر 2021ء کے زری پالیسی فیصلے میں ریٹ میں بہت کم یا کوئی اضافہ نہ ہونے کی توقع کا اشارہ ملتا ہے۔

ابتدائی نیلامیاں

حکومت کا قبل از نیلامی کا ہدف عرصیت کے خالص کی بنیاد پر ٹی بلز اور رواں شرح پی آئی بیز کی طرف مائل رہا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران معین شرح پی آئی بیز کا ہدف واجب الادا اعرصیتوں سے 603.0 ارب روپے کم تھا، جس کی وجہ فلوٹرز اور ٹی بلز کے ذریعے زیادہ فنڈز جمع کرنے کی توقع تھی (جدول 3.2)۔

شکل 3.5: ثانوی بازار کی یافتیں



Source: Financial Markets Association of Pakistan

ٹی بلز کے ضمن میں، مارکیٹ کی شرکت اہداف سے زیادہ رہی۔ خاص طور پر سہ ماہی اور ششماہی ٹی بلز کے لیے پیش کش اور ہدف کا تناسب بالترتیب 2.5 گنا اور 3.0 گنا تھا۔ اس کے برخلاف، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے ہدف کے مقابلے میں سالانہ وثیقوں کی پیش کشوں پر صرف نصف رقم حاصل ہوئی جس سے پالیسی شرحوں میں اضافے کی مارکیٹ کی توقعات کا اظہار ہوتا ہے۔ پالیسی ریٹ میں اضافے سے پہلے ہونے والی چھ نیلامیوں میں، حکومت قاطع شرح میں اضافہ نہ کرنے کی خواہش مندر رہی۔ درحقیقت، جون 2021ء کی آخری نیلامی اور ستمبر 2021ء کے زری پالیسی اعلان سے قبل کی قاطع شرحیں سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ وثیقوں کے لیے بالترتیب 9 بی پی ایس، 10 بی پی ایس اور 7 بی پی ایس تک گھٹ گئیں۔ سہ ماہی کی آخری نیلامی میں رجحان الٹ گیا، جب زری پالیسی کمیٹی کے پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس اضافے کے اعلان کے بعد قاطع شرح بڑھادی

<sup>8</sup> پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس کے اضافے کے جواب میں، سہ ماہی اور ششماہی کے لیے قاطع شرح بالترتیب 40 بی پی ایس اور 49 بی پی ایس تک بڑھ گئی۔

کی سیالیت کی ضروریات میں اضافہ کیا۔ دریں اثناء، امانتیں جمع ہونے کی رفتار سیالیت کے اس قلیل مدتی فرق کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں تھی۔ ان دباؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے اپنے کھلے بازار کے سودوں کے ادخال میں اضافہ کیا (شکل 3.6)۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران باقی ماندہ خالص ادخال بڑھ کر 2.1 ٹریلین روپے کی اوسط تک پہنچ گئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 1.1 ٹریلین روپے تھے۔ 80 دنوں میں غیر مسلسل شبینہ شرحیں گذشتہ برس کی اسی مدت کے 54 دنوں کے مقابلے میں پالیسی ریٹ سے بلند رہیں۔ مزید برآں، شبینہ شرح میں پالیسی ریٹ سے اضافے کا انحراف بھی بڑھ گیا۔ ان اقدامات کے دوران شبینہ شرحیں پالیسی ریٹ سے اوسطاً 34 پی بی ایس زیادہ رہیں جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 24 پی بی ایس زائد رہی تھیں۔

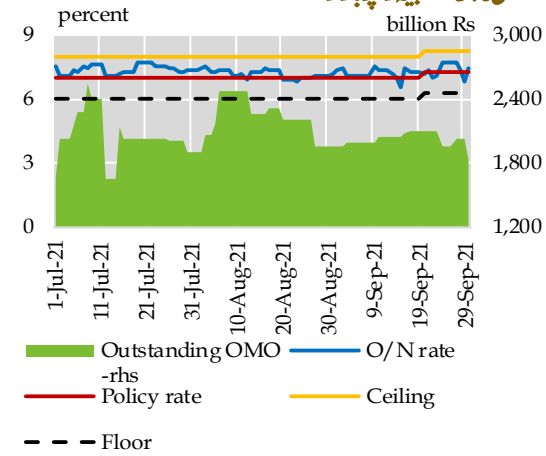
### 3.3 نجی شعبے کا قرضہ

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے پیشتر عرصے میں، موافق پالیسی ماحول برقرار رہا۔ خاص طور پر، دوران سہ ماہی پست شرح سود اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیمیں (بالخصوص ٹی ای آر ایف) جاری رہیں۔ نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضوں میں 177.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 101.4 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔

عام طور پر مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں موسمی قرضے واپس کیے جاتے ہیں، لہذا مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں خالص قرض گیری درج کی گئی (شکل 3.7)۔ پست شرح سود اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں کے علاوہ، تین اہم عوامل کو بھی قرضے میں اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اول، صنعتی سرگرمیوں کی رفتار میں مزید بہتری آئی، کیونکہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 5.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس 4.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ دوم، خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگتوں (خاص طور پر کپاس اور خوردنی تیل) نے جاری سرمائے کے قرضے کی طلب کو بڑھا دیا (بکس: 3.1)۔ آخر، دوران سہ ماہی مجموعی کاروباری اعتماد میں بہتری آئی، جس کی عکاسی اگست 2020ء کے مقابلے میں اگست 2021ء میں اعتماد کاروبار کے اشاریے میں

طویل مدتی بانڈز میں، حکومت رواں شرح آلات قرض کے لیے بلند اہداف مختص کرنے کی طرف مائل رہی۔ عرصیت کے خالص کی بنیاد پر، فلوٹرز کے مجموعی اہداف معین شرح پی آئی بیز 603.0 ارب روپے کی خالص واپسی کے مقابلے میں 525.0 ارب روپے تھے۔ معین شرح پی آئی بیز کے لیے مارکیٹ کی پیش کش 943.9 ارب روپے تھیں جبکہ فلوٹرز کے لیے مارکیٹ نے 1,330.6 ارب روپے کی پیشکش کی تھی۔ موجودہ قاطع شرح کے مقابلے میں مارکیٹ کی طلب کردہ بلند یافتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، حکومت نے معین کوپن پی آئی بیز سے صرف 399.6 ارب روپے قبول کیے۔ اس تناظر میں، فلوٹرز نے مارکیٹ کو متبادل فراہم کرتے ہوئے حکومت کو درمیانے سے طویل مدتی قرضے میں اضافے میں مدد کی تاکہ اپنے کھاتوں پر اضافی مدت کے خطرے سے بچ سکیں۔<sup>9</sup> فلوٹرز کی ان سازگار خصوصیات کو دیکھتے ہوئے، حکومت رواں شرح پی آئی بیز کے اجراء کے ذریعے 916.8 ارب روپے جمع کرنے میں کامیاب رہی۔ مزید برآں، 3 سالہ سہ ماہی کوپن پی آئی بی مارکیٹ میں فلوٹرز کا پسندیدہ آلہ رہا۔

### شکل 3.6: شبینہ ریپو بازار



Source: State Bank of Pakistan

### بین البینک سیالیت

نجی شعبے کے قرضے کا بھرپور استعمال، جدولی بینکوں سے نئے میزانیہ قرضے، اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے آپریشنز نے مجموعی طور پر کمرشل بینکوں کی روپے

<sup>9</sup> شرح ہائے سود میں تبدیلی کے لیے دورانیہ بانڈ کی قیمت کی حساسیت کا ایک پیمانہ ہے۔ دورانیہ کا خطرہ قرض کے آلات کی قدر میں ممکنہ تبدیلی کا خطرہ اور شرح سود میں تبدیلی ہے۔

## زری پالیسی اور مہنگائی

حام مال کی بلند لاگتوں نے جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب کو بڑھا دیا

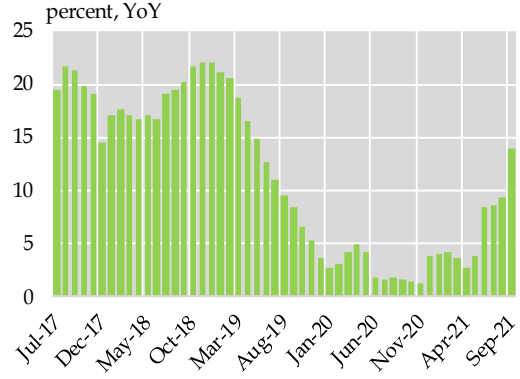
مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں میں 63.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 165.6 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی (جدول 3.3)۔ چینی اور چاول کی پراسیسنگ جیسے شعبوں میں کچھ موسمی واپسی کے باوجود، بالخصوص خام مال کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے اس سال قرضوں کا مجموعی استعمال بلند رہا۔ مثال کے طور پر، اہم خام مال کی بلند قیمتوں کا اثر (جو عالمی قیمتوں میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے) ٹیکسٹائل اور خوردنی تیل کے کاروباری اداروں کی جانب سے بڑھی ہوئی قرض گیریوں میں خاصا نمایاں نظر آتا ہے۔

ٹیکسٹائل کے لحاظ سے، ملکی کپاس کی قیمتوں میں تقریباً 55 فیصد سال بسال اضافے<sup>10</sup> کے ساتھ مضبوط برآمدی کارکردگی (باب 5)، دونوں نے جاری سرمائے کے قرضوں کے لیے فرمز کی طلب بڑھا دی جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 113.6 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 41.7 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ چونکہ اس شعبے میں پیشتر سرگرمی برآمدات پر مرکوز تھی، اس لیے قرضوں کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ اسٹیٹ بینک کی برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) سے پورا کیا گیا، جو 3.0 فیصد کی رعایتی شرح پر پیش کی گئی تھی۔<sup>11</sup>

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل کے علاوہ خوردنی تیل اور جانوروں کی چربی کے شعبے نے بھی قلیل مدتی قرضے لیے جبکہ گزشتہ برس خالص واپسی ہوئی تھی۔ عالمی منڈی میں خوردنی تیل کی بلند قیمتوں کو اس اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے، جس نے ان فرموں کی جاری سرمائے کی ضروریات کو بڑھا دیا۔ مثال کے طور پر، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پام آئل کی عالمی قیمتوں میں 60 فیصد اضافے کے ساتھ زیر جائزہ مدت کے دوران اس کی درآمدات روپے کے لحاظ سے 58 فیصد سال بسال بڑھ گئیں۔

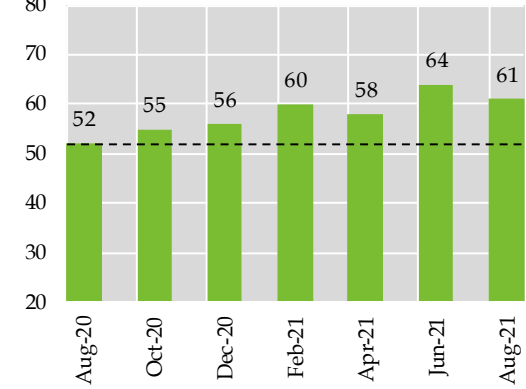
اضافے سے ہوتی ہے۔ تاہم، جون 2021ء کے گزشتہ سروے کے مقابلے میں اشاریہ قدرے گھٹ گیا تھا (شکل 3.7)۔ مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ اور پاکستانی روپے کی قدر میں کمی قبل ازیں صنعتی شعبے میں دیکھی جانے والی رجحانیت کو کمزور کرنے میں کردار ادا کر سکتی ہے (باب 2)۔ دریں اثناء، زیر جائزہ مدت کے دوران گاڑیوں اور مکاناتی قرضوں کے اہم محرک کے ساتھ، پست شرح سود کی وجہ سے صارفین مالکاری میں اضافہ جاری رہا۔

### شکل 3.7: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضوں کے اسٹاک میں تبدیلی



Source: State Bank of Pakistan

### شکل 3.8: اعتماد کاروبار اشاریہ



Source: State Bank of Pakistan

<sup>10</sup> ماخذ: کراچی کپاس ایسوسی ایشن

<sup>11</sup> مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں میں برآمدی مالکاری بڑھ کر 33.7 ارب روپے ہو گئی، جو گزشتہ برس 5.1 ارب روپے تھی۔

جدول 3.3: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے (سہ 1)

معیہ سرمایہ کاری		جاری سرمایہ**		مجموعی قرضے*		(بہاؤ ارب روپے میں)
مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	
89.2	59.6	63.3	-165.6	177.4	-101.4	نجی کاروباری ادارے
44.9	39.3	60.2	-196.0	109.7	-156.4	اشیا سازی
23.5	14.2	113.6	-41.7	139.5	-27.5	ٹیکسٹائل
2.1	2.3	21.5	-8.3	23.6	-6.0	بنائی و حیوانی تیل و چربی
3.0	0.0	14.3	-6.7	17.3	-6.6	صاف شدہ پیٹرولیم
2.1	3.4	7.5	-1.4	9.6	2.0	کانڈ اور کانڈ کی مصنوعات
2.0	0.3	2.1	-16.8	4.1	-16.5	موٹر گاڑیاں
1.9	0.3	1.9	2.5	3.8	2.8	لوہا اور فولاد
1.3	1.2	1.2	-11.5	2.5	-10.3	سینٹ، چونا اور پلاسٹر
-1.3	13.8	-6.8	3.6	-7.8	17.4	بنیادی دوائی مصنوعات
1.3	0.5	-15.1	-15.8	-13.7	-15.2	چاول کی پراسیسنگ
7.9	-3.5	-23.9	12.8	-16.0	9.3	کھاد
-1.3	0.4	-92.9	-82.7	-94.1	-82.3	چینی
29.0	-3.4	-9.6	5.1	19.4	1.7	ٹیلی مواصلات
13.8	18.4	-5.0	-9.3	8.8	9.1	بجلی کی پیداوار، ترسیل و تقسیم
2.9	0.1	-8.6	-3.4	-5.7	-3.3	کان کنی و کوہ کنی
2.2	2.3	15.6	15.6	18.8	17.9	تھوک اور خوردہ تجارت
1.3	-2.4	5.7	6.1	8.0	3.7	زراعت، جنگل بانی اور ماہی گیری
0.2	-2.6	4.0	3.1	4.4	0.6	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری
-0.9	0.4	0.8	-1.1	0.9	1.1	ریٹیل اسٹیٹ سرگرمیاں
-5.4	-0.3	0.2	1.5	8.7	2.3	تعمیرات

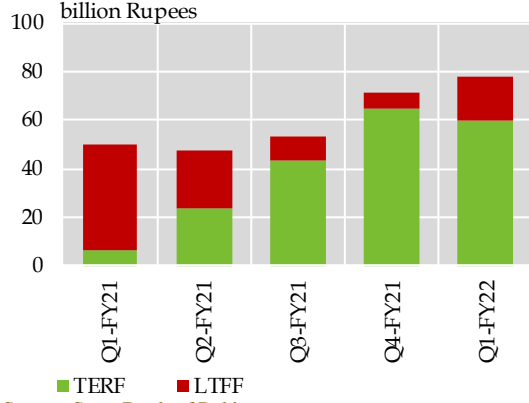
\* سہ 1 م س 21ء اور سہ 1 م س 22ء کے مجموعی قرضوں میں 4.6 ارب روپے اور 24.9 ارب روپے کے تعمیراتی قرضے شامل ہیں، کیونکہ نجی کاروباری اداروں میں بین الشعبہ جاتی ردوبدل کی بنا پر جون 2020ء سے قرضوں کے ڈیٹا پر نظر ثانی کی گئی ہے (دیکھیے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 28 برائے 2020ء)، \*\* جاری سرمائے کے قرضے میں تجارتی مالکاری شامل ہے۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

اس کے برعکس، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چینی اور چاول کی پروسیسنگ کی فرمز نے موسمی قرضے واپس کیے، جیسا کہ شکل 3.9 میں دکھایا گیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال کی دوسری سہ ماہی بالعموم وہ مدت ہوتی ہے جس میں خریف کی دونوں فصلوں (چاول اور گنا) کے لیے موسمی قرضے لیے جاتے

اس اثنا میں، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صاف شدہ پیٹرولیم میں 14.3 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 6.7 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ ملک میں تیز رفتار اقتصادی سرگرمیوں کے دوران ایندھن کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے تیل کی بڑی ریفا سزریوں نے قلیل مدتی قرضے لیے۔ یہ زیر جائزہ مدت کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 17.9 فیصد سال بسال نمو سے ہم آہنگ ہے۔

شکل 3.10: ایل ٹی ایف اور ٹرف کے تحت مجموعی ادائیگیاں



Source: State Bank of Pakistan

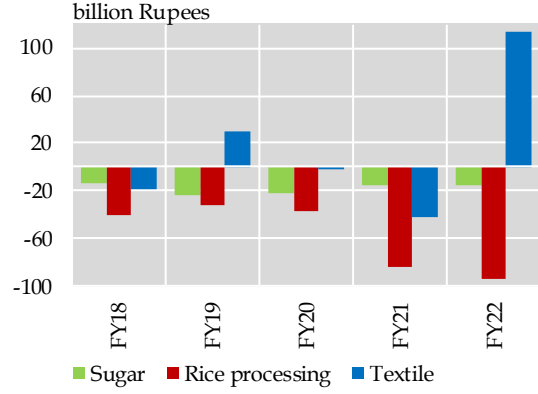
ایشیاسازی کے زمروں میں، مجموعی معین سرمایہ کاری قرضوں میں ٹیکسٹائل کا حصہ سب سے زیادہ رہا، کیونکہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شعبے نے 23.5 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 14.2 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا تھا۔ اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالی اسکیموں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ٹیکسٹائل کے کاروباری اداروں نے بنیادی طور پر ٹیکسٹائل مشینری درآمد کرنے اور استعداد کو بڑھانے کے لیے طویل مدتی قرضے لیے۔ یہ زبر جائزہ مدت کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں سال بسال نموسے بھی آہنگ ہے۔<sup>13</sup>

اس اثنا میں، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کھاد کے کاروباری اداروں نے طویل مدتی قرضوں میں 7.9 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ گذشتہ برس کے دوران 3.5 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔ ایک سرکردہ کھاد ساز ادارے کے مالی گوشواروں کے مطابق، اس نے قابل تجدید توانائی کے کاروبار میں اکثریتی حصص کے حصول کے لیے بنیادی طور پر بینک مالکاری پر انحصار کیا۔

غیر ایشیاسازی زمروں میں، ٹیلی مواصلات اور برقی بجلی کے شعبوں کی قرض گیری نمایاں تھی۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیلی کام شعبے نے 29.0 ارب

پہلی سہ ماہی کے ضمن میں، زبر جائزہ مدت کے دوران سیالیت کی بہتر صورت حال سے ان فرموں کو اپنے قرضوں کی ادائیگی میں مدد ملی۔ یہ گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شعبے کی فروخت کے محاصل میں اضافے سے ہم آہنگ ہے، جیسا کہ کھاد کے بڑے فہرستی کاروباری اداروں کے مالی گوشواروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس سہولت کے ساتھ، شعبے نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 23.9 ارب روپے واپس کیے، جبکہ گذشتہ برس اس میں 12.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

شکل 3.9: اہم شعبوں کو جاری سرمائے کے قرضوں کا بہاؤ (سہ ماہی)



Source: State Bank of Pakistan

ٹی ای آر ایف کے تحت دیے گئے معین سرمایہ کاری قرضے

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں کے تحت 89.2 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے، جبکہ گذشتہ برس 59.6 ارب روپے تھے۔ کاروباری اداروں نے اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالی اسکیموں، بالخصوص، ٹی ای آر ایف سے استفادہ کیا۔ 434.7 ارب روپے کی مجموعی منظور شدہ رقم میں سے، ستمبر 2021ء کے آخر تک کل 198.8 ارب روپے (46 فیصد) کے قرضے تقسیم کیے گئے۔ ٹی ای آر ایف کے ذریعے تقسیم کیے گئے قرضے بڑھ کر 60.2 ارب روپے ہو گئے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران صرف 6.7 ارب روپے تھے۔ (شکل 3.10)۔

12 موسمی قرض گیری اور قرضے کی واپسی کے بارے میں تفصیلات کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء ص 3۔

13 پاکستان دفتر شہادت کے مطابق، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں 20.9 فیصد کمی کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 141.1 فیصد اضافہ ہوا۔

### پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 22ء

بینکوں کے صارفی مالکاری کے جزدان میں گاڑیوں کے قرضوں کا غالب حصہ جاری رہا، جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کاروں کی فروخت میں 80.6 فیصد سال بسال نمو اور اور جیپوں کی فروخت میں 132.6 فیصد سال بسال نمو سے ہم آہنگ ہے۔<sup>14</sup> مزید برآں، کار کے کچھ اسمبلرز کی جانب سے متعارف کروائی گئی مسافر کاروں (1300 سی سی اور زائد) کی نئی اقسام نے گاڑیوں کی مالکاری کی طلب کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

گاڑیوں کے قرضوں کے علاوہ، صارفی قرضے میں اضافے کی وضاحت بڑی حد تک مکاناتی قرضوں سے کی جاسکتی ہے، جس میں 14.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس صرف 0.9 ارب روپے بڑھے تھے (جدول 3.4)۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ ملک میں مکاناتی اور تعمیراتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے اقدامات ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ، جولائی 2020ء میں، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو پابند کیا کہ وہ دسمبر 2021ء تک اپنے مکاناتی اور تعمیراتی قرضوں کے جزدان کو بڑھا کر اپنے ملکی نجی شعبے کے قرضوں کے کم از کم 5 فیصد تک لے جائیں۔ 30 ستمبر 2021ء تک اسٹیٹ بینک کی جانب سے طے کردہ مجموعی سہ ماہی ہدف کا تقریباً 94 فیصد تک حاصل کر لیا گیا۔ جہاں تک پست لاگت تعمیراتی قرضوں کا تعلق ہے، بینکوں نے میرا پاکستان میرا گھر (ایم پی ایم جی) کے تحت 30 ستمبر 2021ء تک 72 ارب روپے کے قرضوں کی منظوری دی، جس میں سے 16.97 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔ اس کے نتیجے میں، بینکوں کا مکاناتی اور تعمیراتی قرضوں کا جزدان ستمبر 2021ء کے اختتام تک بڑھ کر 305 ارب روپے ہو گیا، جو ایک سال قبل 166 ارب روپے تھا۔

### 3.4 مہنگائی

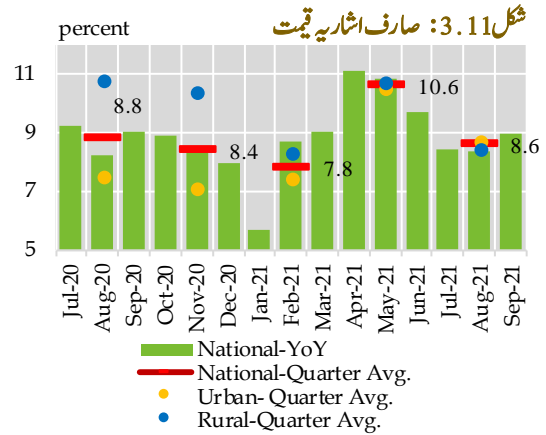
مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں قومی عمومی مہنگائی کی شرح 8.6 فیصد رہی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.8 فیصد تھی (شکل 3.11)۔ گروپ کے لحاظ سے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ غذائی مہنگائی، بالخصوص غیر تلف پذیر ایشیا، عمومی مہنگائی کا اہم حصہ بنی رہیں، اس کے بعد غیر غذائی غیر توانائی (این ایف این ای) گروپ کا نمبر آتا ہے (شکل 3.12)۔ اگرچہ مہنگائی کی 12 مہینوں کی اوسط مستحکم رہی، تاہم

روپے کے قرضے لیے جبکہ گذشتہ برس 3.4 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔ ٹیلی کام کے بڑے کاروباری اداروں نے استعداد میں اضافے اور نیٹ ورک کی جدت کاری کے لیے معین سرمایہ کاری کے قرضے لیے۔ اسی دوران، بجلی کے شعبے کی قرض گیری بڑھی، تاہم یہ گذشتہ برس کے مقابلے میں کم تھی۔ یہ بنیادی طور پر ایک اہم یوٹیلٹی کمپنی کی جانب سے قرض گیری کو ظاہر کرتی ہے تاکہ ملکیت کی تبدیلی کی وجہ سے پیرنٹ کمپنی کے قرض کا جزوی طور پر تصفیہ کیا جاسکے۔

### جدول 3.4: صارفی مالکاری (سہ 1)

مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	(بہاؤ ارب روپے میں)
58.5	38.1	صارفی مالکاری
30.1	21.3	گاڑیوں کے قرضے
14.9	0.9	مکاناتی قرضے
7.4	12.5	ذاتی قرضے
3.8	6.1	کریڈٹ کارڈز
2.3	-2.6	پائیدار صارفی مصنوعات

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان



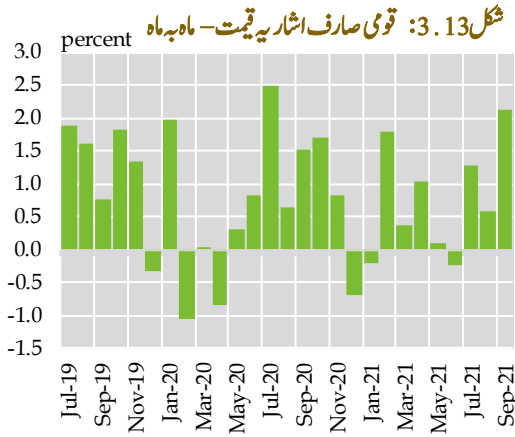
Source: Pakistan Bureau of Statistics

گاڑیوں اور مکاناتی قرضوں میں صارفی مالکاری کا حصہ غالب رہا صارفی مالکاری میں مزید اضافہ ہوا اور مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران میں 58.5 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس 38.1 ارب روپے تھا۔

14 ماخذ: پاکستان آٹو موٹو میٹروپولیٹن ریپورٹرز ایسوسی ایشن۔

## زری پالیسی اور مہنگائی

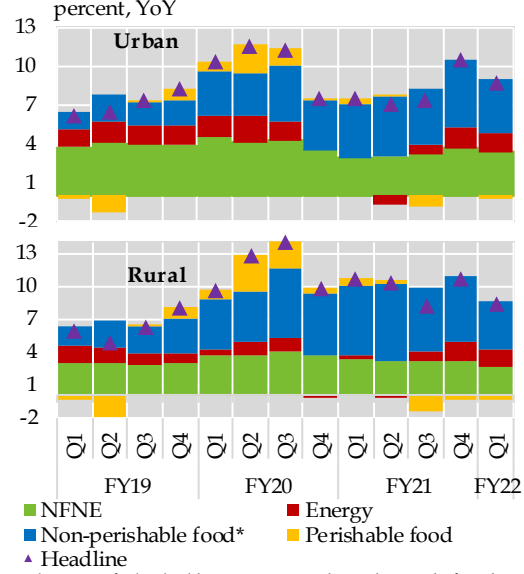
ماہانہ جُزوار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مہنگائی کی شرح، جو مئی 2021ء سے کم ہو رہی تھی، ستمبر 2021ء میں بڑھ کر 9.0 فیصد ہو گئی جبکہ جولائی 2021ء اور اگست 2021ء دونوں میں 8.4 فیصد تھی۔ ماہ بہ ماہ ریڈنگز نے بھی سہ ماہی کے اختتام تک مہنگائی کے شدید دباؤ کو ظاہر کیا (شکل 3.13)۔



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اجناس کی عالمی قیمتوں میں جاری اضافے، ملکی طلب میں بحالی اور شرح مبادلہ میں فرسودگی کے تاخیری اثر نے بنیادی باسٹ کے مختلف ذیلی گروپوں میں قیمتوں پر دباؤ جاری رکھا (باکس 3.1)۔ دریں اثناء، ایندھن کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ملکی ایندھن کی قیمتیں بڑھنے کے باعث مجموعی مہنگائی میں توانائی کی مہنگائی

## شکل 3.12: صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے اجزائے ترکیبی



\*Inclusive of alcohol beverages and readymade food

Source: Pakistan Bureau of Statistics

کا حصہ بھی بڑھ گیا۔ مزید برآں، تھوک اشاریہ قیمت (ڈیلیو پی آئی) میں اضافہ جاری رہا، جو معیشت میں مہنگائی کے مستقل لاگتی دباؤ کو ظاہر کرتا ہے۔

## باکس 3.1: اجناس کی عالمی قیمتوں کے چیزی سے اضافے کے محرکات: اجناس کی قلت اور رسد کی رکاوٹیں

طلب میں بحالی کے باعث جولائی 2020ء سے عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ کووڈ سے متعلق پابندیوں میں زری کے بعد دنیا کے مختلف حصوں میں معیشتیں کھلنا شروع ہو گئی ہیں۔ تاہم، مئی 2021ء سے قیمتوں کے دباؤ میں مزید اضافہ ہوا (شکل 3.1.1)۔ اس پس منظر میں، عالمی قیمتوں میں اضافے کے محرکات کے ابتدائی تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ، اگرچہ ایشیا کی طلب پہلے سے ہی مستحکم تھی، تاہم رسد سے متعلق کثیر جہتی رکاوٹوں نے قیمتوں کے دباؤ میں نمایاں طور پر حصہ لیا۔ عالمی لاجسٹکس سے پیدا ہونے والے اضافی مسائل، بالخصوص نقل و حمل کی رکاوٹوں نے، پہلے سے بڑھتی ہوئی قیمتوں پر مزید دباؤ ڈالا۔

## عالمی اجناسی منڈیاں:

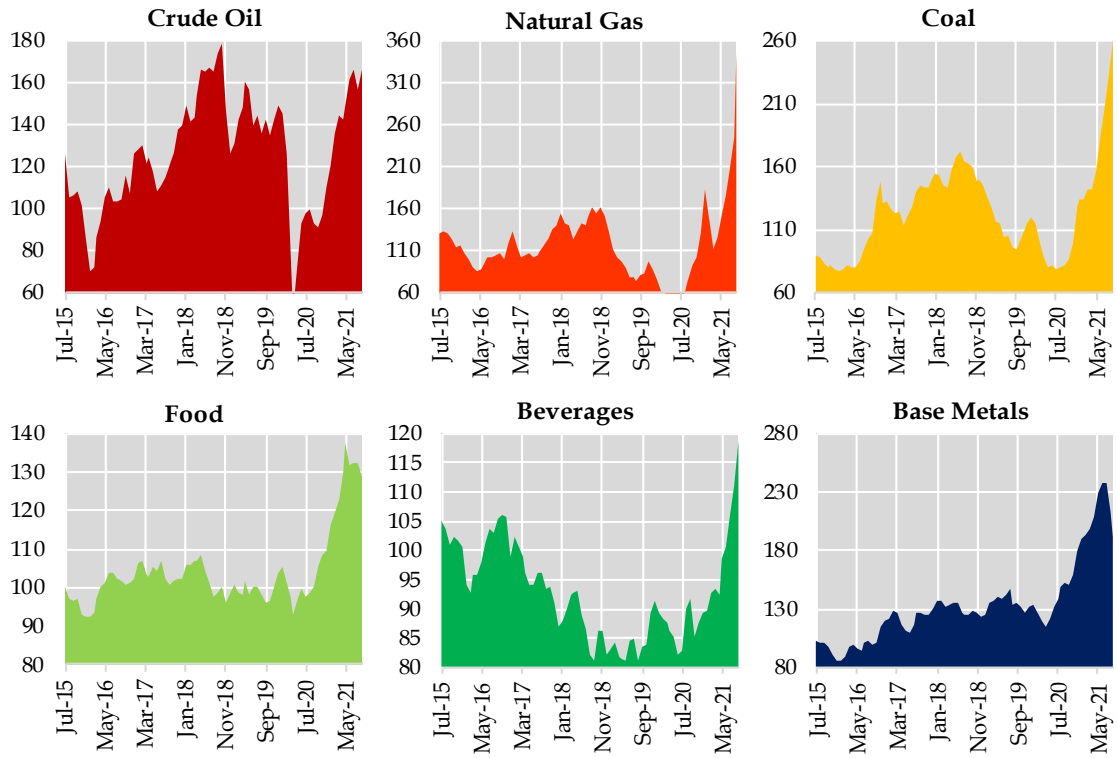
2021ء کے دوران پیشتر اجناس کی قیمتیں 2011ء میں دیکھی گئی اجناس کی مہنگائی کی سطح پر پہنچ گئیں یا اس سے تجاوز کر گئیں۔ کووڈ کی عالمی وبا کے دوران رسد کی زنجیر کے تعطل کے ساتھ ساتھ طلب میں اضافے کے علاوہ ناموافق موسمی حالات نے بہت سی اجناس کی رسد کی حرکیات کو بگاڑ دیا۔

### توانائی کا شعبہ

خام تیل: مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران طلب میں بحالی، موسم سے متعلقہ رسد کی تعطل اور اوپیک اور اس کے شرکاتی اداروں کی جانب سے منضبط پیداوار کی وجہ سے خام تیل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔<sup>15</sup> امریکہ میں تیل کی پیداوار اور سمندری طوفان آئیڈا کی وجہ سے متاثر ہوئی جبکہ اوپیک اور اس کے شرکات داروں نے بحالی اور سپلائی کی بندشوں کی وجہ سے طے شدہ مقدار سے کم پیداوار کی تھی۔<sup>16</sup> اس کے علاوہ، تیل کی قیمتوں میں اضافے کو قدرتی گیس کی بلند قیمتوں سے بھی تقویت ملی، کیونکہ یہ اس جنس کا قریبی متبادل ہے۔

قدرتی گیس: مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قدرتی گیس کا آئی ایم ایف کا اشاریہ 324 فیصد بڑھ گیا۔ شدید موسمی حالات کو اس اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے، جیسا کہ برازیل کو خشک سالی کی وجہ سے بجلی پیدا کرنے کے لیے ہائیڈرو سے قدرتی گیس کی طرف منتقل ہونا پڑا۔ اسی دوران، کوسٹے کی عالمی منڈی کو رسد کے ضمن میں خاصی رکاوٹوں کا سامنا رہا۔ نتیجتاً، متبادل جنس ہونے کی وجہ سے بعض صورتوں میں قدرتی گیس کی طلب میں اضافہ ہوا۔ دریں اثنا، یورپ کو 2020-21ء کی شدید سردیوں کے باعث قدرتی گیس کے ذخائر میں کمی کا سامنا رہا، جس کی وجہ سے انھوں نے معمول سے زائد اسٹاک اکٹھا کر لیا۔

شکل 3.1.1: عالمی اجناس کے اشاریے



Source: International Monetary Fund

Blogs.worldbank.com<sup>15</sup>

<https://www.iea.org/reports/oil-market-report-september-2021><sup>16</sup>

## زری پالیسی اور مہنگائی

کوئٹہ: مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران آئی ایم ایف کے کونسل کے اشاریے میں تقریباً 19.1 فیصد اضافہ ہوا۔ اضافے کی بنیادی وجہ چین کی جانب سے مضبوط طلب تھی کیونکہ ناموافق موسمی حالات (جنوبی چین میں رواں سال کے آغاز میں خشک سالی جیسی کیفیت) نے برقی ڈیموں کو خشک کر دیا اور کونسل کی طلب بڑھادی۔ دریں اثنا، رسد کے محاذ پر، غیر متوقع بارشوں کی وجہ سے انڈونیشیا سے آنے والی پیداوار سے متاثر ہوئی، جبکہ نقل و حمل کی رکاوٹوں کی وجہ سے بحری ترسیل میں تاخیر ہوئی۔ اسی دوران، قیمتوں کا دباؤ اس وقت مزید شدت اختیار کر گیا جب قدرتی گیس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث جاپان اور یورپ میں کچھ فرمیں کونسل کی طرف منتقل ہونا شروع ہو گئیں۔

### دھاتیں اور کپاس کی منڈی

سستی دھاتیں: معیشتوں کے دوبارہ کھلنے، یعنی سفری پابندیوں میں آسانی، اشیاء سازی کی صنعتوں میں بحالی کی وجہ سے طلب میں اضافے کے ساتھ ساتھ گذشتہ برس کی ناآسودہ طلب نیز کچھ رسدی رکاوٹوں کی وجہ سے بالعموم دھات کی قیمتوں پر اضافے کا دباؤ پڑا۔

فولاد اور ایلومینیم: فولاد کی پیداوار کو کم کرنے کے چین کے فیصلے کی وجہ سے فولاد کی قیمتیں بڑھنے لگیں کیونکہ چین فولادی پلانٹس سے کاربن کے اخراج کو کم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔<sup>17</sup> اسی طرح، گئی، جو کہ خام لوہے کا دنیا کا دوسرا بڑا پیداوار (producer) ہے، اور چین کا ایک اہم رسد کار ہے، میں فوجی قبضے کے نتیجے میں غیر یقینی صورت حال کے بعد ایلومینیم کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔

### جدول 3.1.1: اہم پیداواروں کی پیداوار

ملین میٹرک ٹن

2021-22	2020-21	
(نومبر 2021ء کا تخمینہ)	(ابتدائی تخمینہ)	
74.5	85.4	گندم
44.8	49.7	روس
		امریکا
36.0	42.1	چینی
		برازیل
26.7	29.5	کپاس
		چین

ماخذ: یونائیٹڈ اسٹیشنڈ پارانٹس آف ایگریکلچر

کپاس: مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کپاس کی قیمتوں میں 44.6 فیصد اضافہ ہوا، جو تقریباً 10 سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔ عالمی رسد میں کمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کو بڑھا رہی ہے کیونکہ شدید موسمی حالات نے امریکہ میں کپاس کی پیداوار کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے، جو اس جنس کے بڑے برآمد کنندگان میں سے ایک ہے۔ دریں اثنا، چین اور پاکستان سمیت ٹیکسٹائل کے بڑے برآمد کنندگان کی طرف سے بھی کپاس کی طلب کافی مضبوط تھی۔

### خوراک اور مشروبات گروپ

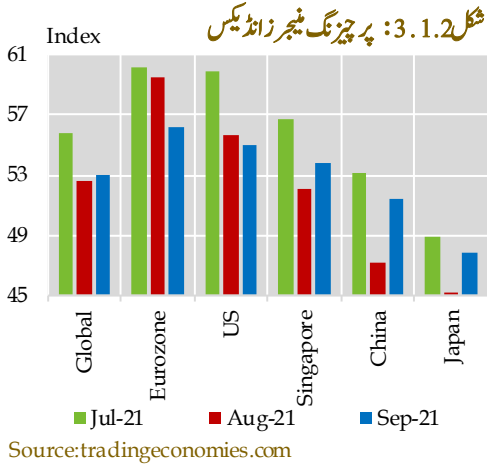
گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خوراک کی عالمی قیمتوں میں تقریباً 33 فیصد اضافہ ہوا، جو ایک دہائی کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ مضبوط طلب اور رسد کی قلت، موسمی حالات کی شدت اور رسدی زنجیر میں رکاوٹیں قیمتوں میں مسلسل اضافہ کر رہی ہیں۔

گندم: مضبوط عالمی طلب کے دوران برآمدی دستیابی میں سختی سے گندم کی قیمتوں میں اضافہ جاری رہا۔ دریں اثنا، بنیادی طور پر شمالی امریکہ میں طویل خشک سالی کے ساتھ ساتھ قزاقستان اور روسی فیڈ ریشن میں منفی موسم کی وجہ سے پیداوار میں کمی کے باعث قیمتیں بلند رہیں (جدول 3.1.1)۔<sup>18</sup>

<sup>17</sup> اجناس منڈیوں کا منظر نامہ - اکتوبر 2021ء (عالمی بینک)

<sup>18</sup> ایف اے او غذائی قیمت کا اشاریہ - ستمبر 2021ء

چینی: طویل خشک اور منجمد موسمی حالات کی وجہ سے برازیل، جو دنیا بھر میں چینی کاسب سے بڑا درآمد کنندہ ہے، میں پیداوار میں کمی کے خدشات سے چینی کی عالمی قیمتوں میں اضافے کو تقویت ملتی رہی۔

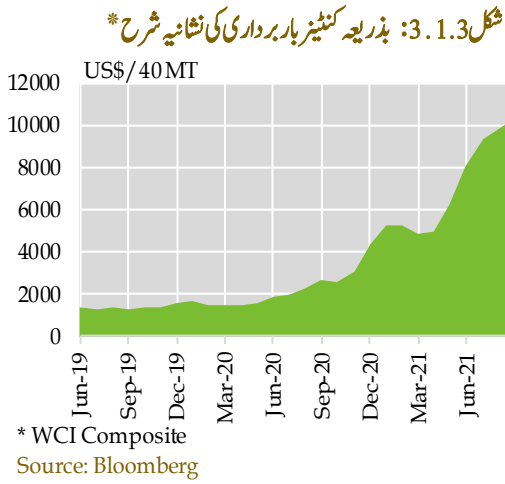


خوردنی تیل: بائیو ڈیزل کی بڑھتی ہوئی طلب اور موسم کے غیر معاون انداز کی وجہ سے مارچ 2020ء سے خوردنی تیل کی فصلوں کی قیمتوں کے اشاریے میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ نیز، تارکین وطن مزدوروں کی مسلسل قلت کی وجہ سے ملائیشیا میں پام آئل کی ممکنہ کم پیداوار کے خدشات کے باعث قیمتیں تاریخ کی بلند سطح پر رہی ہیں۔

کافی: کافی کی پیداوار کے بڑے ممالک میں آب و ہوا کے حالات اور مال برداری کے بڑھتے ہوئے اخراجات نے رسد سے متعلق خدشات کو جنم دیا، جس کی وجہ سے کافی کی قیمتوں میں اضافہ درج کیا گیا۔ حالیہ سرد موسم سے متاثر ہونے والی برازیل کی فصل کے بارے میں خدشات درج بلند اتار چڑھاؤ پر منتج ہوئے۔

### رسدی زنجیر کی رکاوٹیں:

اجناس سے متعلق طلب اور رسدی کی حرکت کے علاوہ، رسدی زنجیر کی رکاوٹوں نے قیمتوں کے دباؤ کو مزید بڑھا دیا، جو اجناس کی قیمتوں میں سرایت کرتا اور مہنگائی کو ہوا دیتا رہا۔<sup>19</sup> مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بالخصوص مال برداری چارجز میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔



وبا کے بعد عالمی تجارت میں تیزی سے بحالی اور سخت لاک ڈاؤنز کے بعد معیشتوں کے دوبارہ کھلنے سے بندرگاہوں پر زیادہ جھوم کے ساتھ ساتھ رسدی زنجیر میں نمایاں رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا۔<sup>20</sup> بندرگاہوں پر استعداد سے متعلق رکاوٹوں کے علاوہ، مزدوروں کی کمی معمول کے آپریشنز میں رکاوٹ بنتی رہی۔ رسدی زنجیر کے ان مسائل کے نتیجے میں ترسیل میں تاخیر ہوئی، بالخصوص ان شعبوں میں جو خام مال کے مسائل کا سامنا کر رہے تھے۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بہت سی معیشتوں کی اقتصادی سرگرمیاں متاثر ہوئیں جیسا کہ پرچیزنگ فیچرز انڈیکس (پی ایم آئی)<sup>21</sup> سے ظاہر ہوتا ہے (شکل 3.1.2)۔ اوسطاً، رسد کاروں کی ترسیل کے

اوقات، جو پی ایم آئی کا ایک ذیلی اشاریہ ہیں<sup>22</sup>، چاروں اہم معیشتوں تک پھیل گئے۔<sup>23</sup> جس کے نتیجے میں، مال برداری کی شرحیں نمایاں طور پر بڑھ گئیں (شکل 3.1.3)۔

19 آئی ایم ایف عالمی اقتصادی منظر نامہ - اکتوبر 2021ء

20 صنعت کے ماہرین کے مطابق، امریکی مغربی ساحلی بندرگاہوں لاگت بچ اور لاس اینجلس اور ہنگامی اور ٹنگو کے چینی ٹرینلز سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔

21 پی ایم آئی ایشیا سازی اور خدمات میں اقتصادی رجحانات کی مروجہ سمت کی نشاندہی کرتا ہے۔

22 رسد میں تاخیر، استعدادی رکاوٹوں اور قیمت کے دباؤ کا وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا اظہار ہے۔

23 امریکہ میں رسدی زنجیر کی طوالت کا درجہ بلند ترین تھا، اس کے بعد برطانیہ اور یوروزون کا نمبر آتا ہے۔

## زری پالیسی اور مہنگائی

مختصر، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران طلب میں اضافے اور موسم سے متعلق رسدی رکاوٹوں کے باعث ایشیا کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ نقل و حمل کی بڑھتی ہوئی لاگت نے عالمی قیمتوں کے دباؤ کو مزید تیز کر دیا جس سے عالمی مہنگائی کی شرح میں مزید اضافہ ہو گیا۔

میں 12.9 فیصد اور 15.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ رفتار میں کمی کے باوجود، مجموعی مہنگائی میں غذائی گروپ کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔ شرح مبادلہ کی فرسودگی کے تاخیری اثر کے علاوہ خوراک کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافہ خوراک کی قیمتوں میں اضافے کے لیے دباؤ ڈالتا رہا (شکل 3.15)۔

جزوار تجزیہ بتاتا ہے کہ خوردنی تیل اور پولٹری کے شعبوں میں مہنگائی کی شرح گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں نمایاں طور پر بڑھ گئی۔ خوردنی تیل اور گھی کی مصنوعات کے ضمن میں، جولائی 2020ء سے یہ ادارے پام آئل اور سویا بین کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے مقابلہ کر رہے ہیں (شکل 3.16)۔ سویا بین اور پام کی درآمدات کی اکائی قیمتیں، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 70 فیصد سے زائد بڑھ گئی ہیں۔

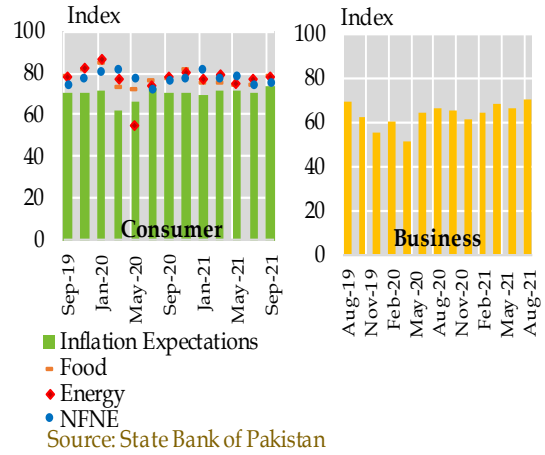
مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پولٹری کے اشاریے (شہری اور دیہی علاقوں دونوں میں) تقریباً 14 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں کمی درج کی گئی تھی۔ مہنگائی میں اضافہ بنیادی طور پر قیمتوں میں بحالی کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ گذشتہ برس سخت اور جزوی لاک ڈاؤن کے نفاذ کے دوران طلب پست ہونے کی وجہ سے مرغی کے گوشت کی قیمتیں گر گئی تھیں۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کچی پکائی غذا کے گروپ (کچی پکائی مرغی، گائے کا گوشت، بریانی، روٹی اور چائے) کی قیمتوں میں دوہندسی مہنگائی درج کی گئی۔ یہ خام مال جیسے گندم، خوردنی تیل مرغی اور نقل و حمل کی قیمتوں میں بالواسطہ اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔

## مہنگائی کی توقعات ملی جلی تصویر پیش کرتی ہیں

جولائی 2021ء کی پہلی ششماہی میں کیے گئے اسٹیٹ بینک آئی بی اے اعتماد صارف سروے (سی سی ایس) اور جون 2021ء کی دوسری ششماہی میں اعتماد کاروبار سروے (بی سی ایس) سے جمع کیے گئے شواہد کے مطابق، مالی سال 22ء کے آغاز پر مہنگائی کی توقعات معقول حد تک مستحکم تھیں، کیونکہ نتائج سے پتا چلتا ہے کہ صارفین اور کاروباری مہنگائی کی توقعات کے اشاریے میں تنزلی آئی۔ تاہم، ستمبر 2021ء میں، گھرانوں اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات میں اضافہ ہوا (شکل 3.14)۔ صارفین مہنگائی کے متوقع اشاریے میں اضافہ تینوں زمروں (خوراک، توانائی اور غیر غذائی غیر توانائی) میں اضافے کی وجہ سے دیکھا گیا؛ تاہم، خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے مہنگائی کی توقعات کے مجموعی اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔

## شکل 3.14: مہنگائی کی توقعات



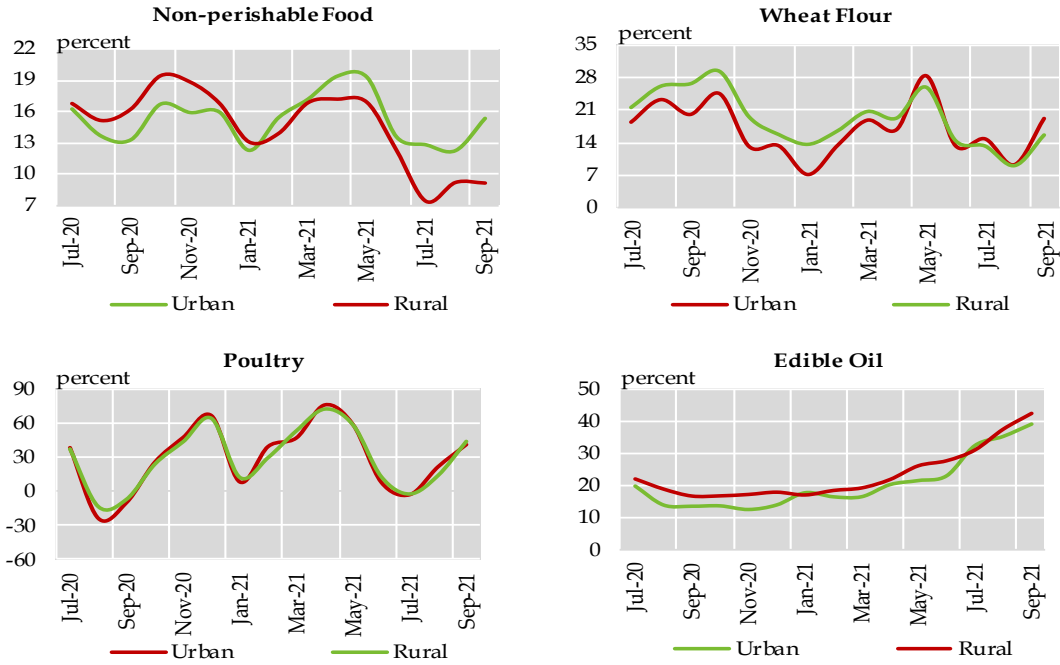
## عمومی مہنگائی میں غذائی مہنگائی کا حصہ سب سے زیادہ رہا

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی علاقوں کے غذائی اشاریے میں بالترتیب 10.1 فیصد اور 8.5 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت

چینی کے لحاظ سے، مالی سال 21ء کے دوران دو ہندسی مہنگائی درج کی گئی جو گنے کے لیے کم از کم امدادی قیمت میں اضافے کی جزوی طور پر عکاسی کرتی ہے۔<sup>27</sup> تاہم گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سست روی دیکھی گئی، جو مالی سال 21ء میں گنے کی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلند درآمدات کو اس سست روی کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔<sup>28</sup>

اگرچہ زیر جائزہ مدت کے دوران نسبتاً بہتر پیداوار (شکل 3.17)، گندم کی مناسب خریداری (شکل 3.18) اور درآمدات<sup>24</sup> کے درمیان گندم کی مہنگائی محدود رہی، تاہم گندم کے آنے کی مہنگائی بڑھی رہی۔ منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی)<sup>25</sup> میں اضافے، اور گندم کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی جانب سے فلور ملوں کو اجراء قیمت میں اضافہ،<sup>26</sup> اور اجراء کی قیمت کے اعلان میں تاخیر اور سہ ماہی کے اختتام تک خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی جانب سے اسٹاک کے اجراء کو اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

### شکل 3.15: غیر تلف پذیر غذائی گروپ میں مہنگائی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

<sup>24</sup> سہ ماہی کے اختتام تک گندم کی کل دستیابی 28.231 ملین میٹرک ٹن تھی۔ اس میں 27.50 ملین میٹرک ٹن کی پیداوار اور 0.731 ملین میٹرک ٹن کا باقی ماندہ ذخیرہ شامل ہے جبکہ ملکی ضرورت 30.27 ملین میٹرک ٹن تھی۔

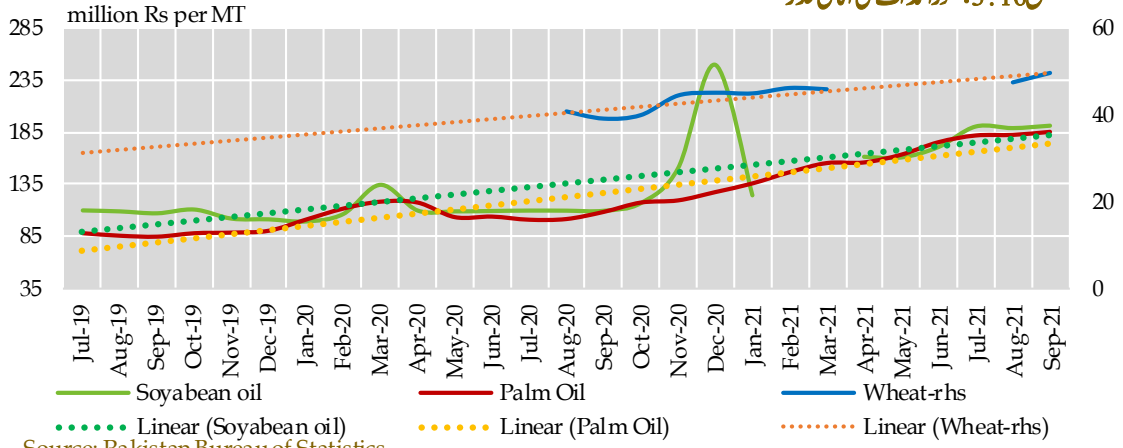
<sup>25</sup> اقتصادی رابطہ کمیٹی نے گندم کی فصل مالی سال 21ء کے ایم ایس پی کو بڑھا کر 1800 روپے فی 40 کلوگرام کی سطح تک پہنچا دیا جبکہ قبل ازیں 1400 روپے فی 40 کلوگرام تھی۔ سندھ نے یک طرفہ طور پر 2,000 روپے فی 40 کلوگرام تک بڑھا دیا۔

<sup>26</sup> سبڈیزو ایس لینے کی کوشش میں اجراء کی کم از کم قیمت میں 32 فیصد اضافہ ہو گیا جو 1475 روپے سے بڑھ کر 1950 روپے ہو گیا۔

<sup>27</sup> مالی سال 21ء کے دوران پنجاب میں ایم ایس پی میں 10 روپے فی 40 کلوگرام اور سندھ میں 202 روپے فی 40 کلوگرام اضافہ ہو گیا۔

<sup>28</sup> مالی سال 21ء کے دوران گنے کی پیداوار 81.0 ملین میٹرک ٹن کی سطح پر رہی جبکہ مالی سال 20ء میں 66.4 ملین میٹرک ٹن تھی۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان نے 157,800 ملین میٹرک ٹن چینی درآمد کی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 30,100 ملین میٹرک ٹن کی قبیل درآمد کی گئی تھی۔

شکل 3.16: درآمدات کی اکائی قدر



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اکتوبر 2020ء سے تلف پذیر اشیائے خوردونوش کی رسد خاصی حد تک مناسب رہی ہے۔ نتیجتاً مذکورہ گروپ، جو تازہ سبزیاں، پھل، ٹماٹر، آلو اور پیاز پر مشتمل ہے، میں مہنگائی اس وقت سے کم ہو رہی ہے۔ بہتر مقامی پیداوار اور بلند درآمدات نے زیر جائزہ مدت میں طلب و رسد کے فرق کو بڑی حد تک قابو میں رکھا ہے۔

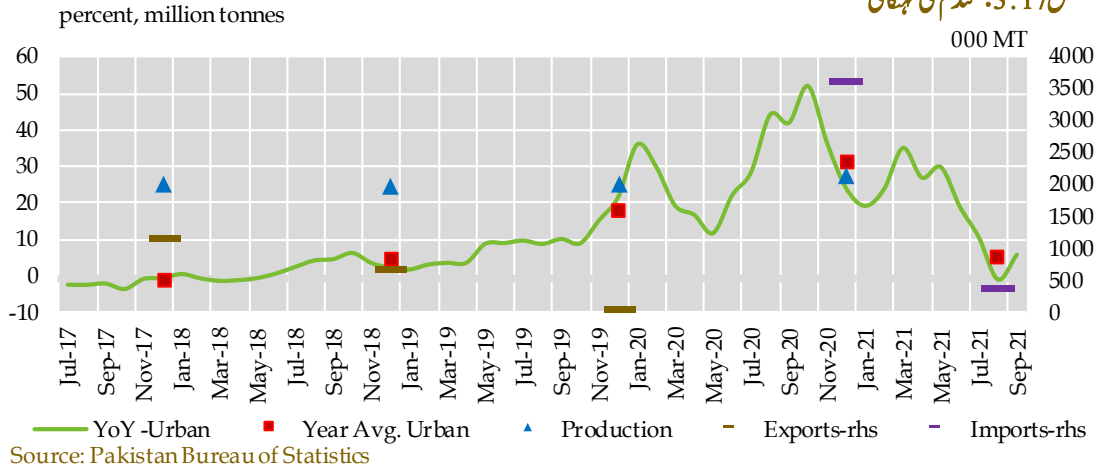
دوسری طرف زیر جائزہ مدت کے دوران کچھ غذائی اشیاء کی مہنگائی میں کمی درج کی گئی۔ مثال کے طور پر، دالوں کے ضمن میں، درآمدی دالوں کی اکائی قیمتوں میں سال بسال اضافے کے باوجود بعض زمروں کی بہتر پیداوار کے ساتھ بلند درآمدات نے زیر جائزہ مدت کے دوران قیمتوں کو مستحکم رکھا۔

بین السطور مہنگائی بڑی حد تک مستحکم رہی

متحرک اوسط رجحان سے پتہ چلتا ہے کہ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کا کورس وسیع پیمانے پر مستحکم ہے (شکل 3.19)۔ تاہم، جولائی 2021ء کے دوران مکاناتوں کے

چٹنی اور مسالوں کے ضمن میں، درآمدی اکائی قیمتوں میں اضافے کے باوجود گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مہنگائی کے دباؤ میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ اس کی وجہ ملکی پیداوار میں بہتری کو قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ مالی سال 22ء کے دوران مرچوں کی فصل کی پیداوار کے ہدف میں تقریباً 4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

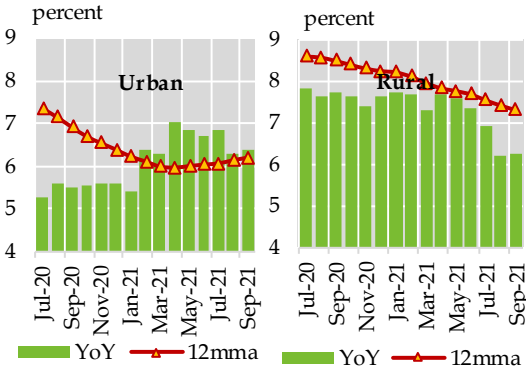
شکل 3.17: گندم کی مہنگائی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تعمیراتی خام مال کی مہنگائی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ خاص طور پر، لوہے کی سلاخوں کی قیمتوں میں اضافے نے مجموعی تعمیراتی خام مال کے اشاریے کو بڑھا دیا۔ بڑھتی ہوئی تعمیراتی سرگرمیوں کے علاوہ، دھات کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں نے بھی بڑھتی ہوئی مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا۔

### شکل 3.19: غیر غذائی غیر توانائی - سال بسال نمو

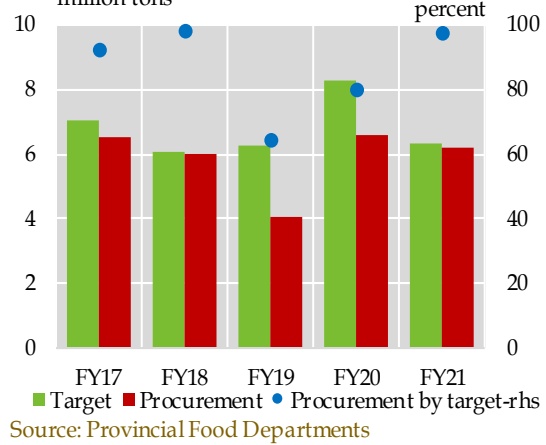


Source: Pakistan Bureau of Statistics

دوسری جانب، بہت کم ذیلی گروپوں کی مہنگائی میں سست روی درج کی گئی۔ مثال کے طور پر، سستی کاروں پر ٹیکسوں میں کمی کے حکومتی فیصلے نے موٹر گاڑیوں کے گروپ میں مہنگائی پر اثر ڈالا۔ 850 سی سی تک کی کاروں پر ایف ای ڈی کا خاتمہ اور 850 سی سی تک کی کاروں پر سیلز ٹیکس کی 17 فیصد سے کم کر کے 12.5 فیصد تک کر دیا گیا۔ ٹیکس میں ان تبدیلیوں سے موٹر گاڑیوں کے گروپ میں مہنگائی کا بڑھتا ہوا رجحان رُک گیا۔ ذاتی استعمال کی اشیاء میں بھی تفریط زرد یکھی گئی، کیونکہ عالمی سرگرمیوں میں بحالی اور کمی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے سونے جیسی قیمتی دھات کی قیمتوں میں کمی درج کی گئی۔

خدمات کے گروپ میں، مہنگائی میں کچھ اضافہ اساسی اثرات کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ قیمتوں کا موازنہ اس زیریں سطح سے کیا جاتا ہے جو گذشتہ برس حکومت کی جانب سے مالی سال 21ء کے بجٹ میں فراہم کردہ کووڈ سے متعلق امداد کے دوران غالب تھی۔ مثال کے طور پر، گاڑیوں کا ٹیکس اور پوسٹل خدمات اس مخصوص زمرے میں آتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کی خدمات میں، ایندھن کی بلند قیمتوں کی وجہ سے مہنگائی بڑھ گئی کیونکہ گذشتہ برس تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے

### شکل 3.18: سرکاری شعبے میں گندم کی خریداری



Source: Provincial Food Departments

کرایے، ایشیا اور خدمات کے تینوں گروپوں کے نتیجے میں شہری زمرے کے لیے اس میں سال بسال بنیاد پر معمولی اضافہ ہوا۔ اسی طرح گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سہ ماہی اوسط میں 100 بیسیس پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔

توزی مہنگائی میں سال بسال اضافے کی وجہ متعدد عوامل کو قرار دیا جاسکتا ہے، جن میں شامل ہیں: (i) ملکی طلب میں اضافہ جیسا کہ طلب کے بلند تعدد کے اظہاروں سے عکاسی ہوتی ہے، (ii) ایندھن کی بلند قیمتوں کی وجہ سے نقل و حمل کی لاگت میں اضافہ، (iii) گاڑیوں اور پوسٹل خدمات پر حکومتی خدمات / ٹیکس چارجز میں ردوبدل، جن میں گذشتہ بجٹ میں کووڈ سے متعلقہ نرمی کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تھی، (iv) دھات کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے جاری منفی اثرات اور (v) شرح مبادلہ کی فرسودگی کا تاخیری اثر۔

دریں اثناء، شہری علاقوں کی توزی مہنگائی میں اضافہ ہوا، جس میں قیمتوں کا دباؤ خدمات کے مقابلے میں ایشیا پر زیادہ مرکوز تھا۔ ایشیا میں، گذشتہ برس کے مقابلے کپڑوں اور جوتے کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ کپاس، جو کہ ٹیکسٹائل کی صنعت کے لیے اہم خام مال ہے، کی قیمتوں میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بے لگام اضافہ دیکھا گیا کیونکہ مالی سال 21ء سے جاری پیداوار میں کمی سے طلب اور رسد کا فرق بڑھتا رہا اور اسے مہنگی درآمدات سے پورا کیا گیا۔ نتیجتاً، سوتی کپڑوں اور تیار ملبوسات پر مہنگائی کا دباؤ بلند رہا۔

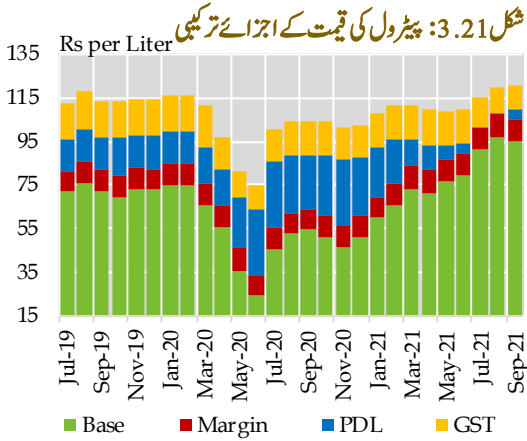
## زری پالیسی اور مہنگائی

اس کے برخلاف، مالی سال 22ء کے آغاز سے ہی دیہی علاقوں کے لیے سال بسال بنیاد پر غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں کمی آرہی ہے، جو اساسی اثر<sup>29</sup> دیہی زمروں کے لیے درآمدی مہنگائی میں فرق، اور باسکٹ کے تفرق کو ظاہر کرتی ہے۔

ایشیا کے زمرے کے اعداد و شمار کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بالخصوص دیہی علاقوں اور شہری علاقوں کی کھپت کی باسکٹ میں فرق کی وجہ سے مہنگائی میں کمی چند ذیلی گروپوں تک مرکوز تھی۔ مثال کے طور پر، سوئی کپڑوں، جوتوں، ملکی نیکسٹائلز اور فرنیچر اور فرٹننگ کی قیمتوں میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ کپڑوں اور جوتوں کے زمرے میں کچھ برانڈ اور درآمدی ایشیا نے شہری باسکٹ میں مہنگائی کو بڑھائے رکھا؛ جبکہ دیہی باسکٹ میں ان ایشیا کی عدم موجودگی نے دیہی مہنگائی کو پست رکھا۔

### توانائی کی مہنگائی میں نمایاں اضافہ ہوا

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی علاقوں دونوں کے لیے توانائی کی مہنگائی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ گیس کے اشاریے کے علاوہ، سہ ماہی کے دوران توانائی گروپ کے دیگر تمام ذیلی اشاریوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

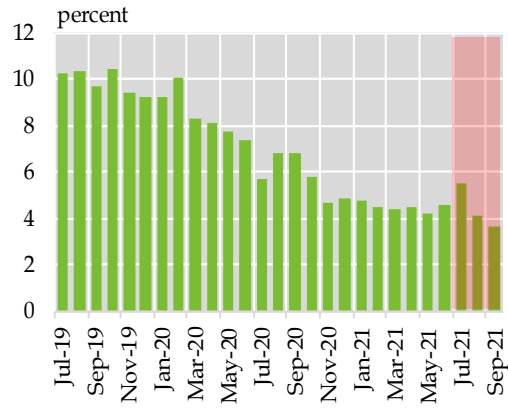


Source: Oil and Gas Regulatory Authority

ابندھن کی کم قیمت نے ٹرانسپورٹ کے کرایوں کو متاثر کیا تھا۔ معیشت میں بحالی کا اثر تفریحی اور ثقافتی خدمات پر بھی نظر آیا کیونکہ مذکورہ گروپ میں مہنگائی بڑھ گئی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران مکان کے کرایے بھی مہنگے ہو گئے جو گذشتہ برس وبائی مرض کے آغاز کے بعد کم ہو گئے تھے۔

دوران سہ ماہی بلند اساسی اثر کی وجہ سے سال بسال بنیاد پر اجرت کے دباؤ محدود رہے۔ تاہم، مالی سال 22ء کے آغاز سے لے کر اب تک ماہانہ سال بسال اعداد و شمار بنتے ہوئے اجرت کے دباؤ کو ظاہر کرتے ہیں کیونکہ جولائی 2021ء کے دوران تعمیراتی اجرت کی شرح میں مہنگائی 5.5 فیصد بڑھ گئی جبکہ مالی سال 21ء کی پورے سال کی اوسط 5.1 فیصد رہی، جو گذشتہ برس کی پست سطح کے مقابلے میں اجرت میں بحالی کی عکاسی کرتی ہے (شکل 3.20)۔

### شکل 3.20: شہری تعمیراتی اجرتوں میں سال بسال مہنگائی

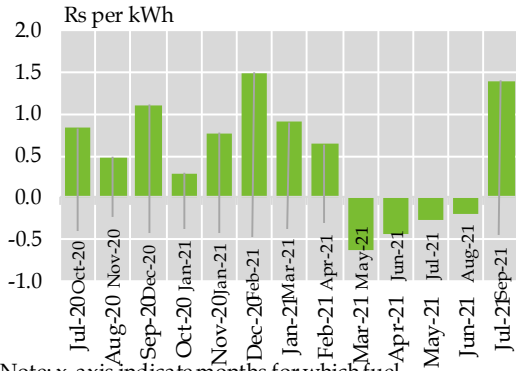


Source: Pakistan Bureau of Statistics

<sup>29</sup> گذشتہ سال، دیہی قومی مہنگائی بلند تھی جو لاک ڈاؤن کے دوران شہری علاقوں کے مقابلے میں دیہی زمرے میں کم متاثر معاشی سرگرمیوں کی عکاسی کرتی ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ لاک ڈاؤن کے بعد خانہ کام کم از کم ایک فرد شہری یا دیگر علاقوں سے دیہی علاقوں میں واپس آیا ہے۔ دریں اثنا، محدود اقتصادی سرگرمیوں اور متعلقہ پست طلب کے درمیان شہری قومی مہنگائی میں کمی واقع ہوئی۔ اپریل 2021ء کے بعد سے، نقل و حرکت اور سکونت کے لیے گوگل کی جانب سے نقل و حرکت کے اعداد و شمار بھی بڑے شہروں میں سرگرمیوں میں اضافے کو سپورٹ کرتے ہیں، جو دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف بڑھتی ہوئی نقل مکانی کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ شہری علاقوں میں اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی کا اظہار کرتا ہے، جو شہری مہنگائی میں اضافے سے ہم آہنگ ہے۔ اس کے برعکس دیہی علاقوں میں مہنگائی میں کمی آئی۔

کرنے کے لیے فروری 2021ء میں تقسیم کار کمپنیوں (ڈسکوز) کے بنیادی نرخ میں 1.95 روپے فی کلو واٹ اضافے کے ساتھ ساتھ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں عائد کیے گئے ماہانہ فیول چارج ایڈجسٹمنٹ کی عکاسی کرتا ہے (شکل 3.23)۔

شکل 3.23: ایندھن کے چارجز میں ردوبدل

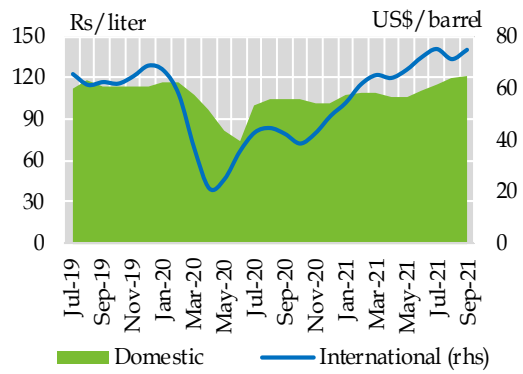


Note: x-axis indicate months for which fuel charge adjustment was charged  
Source: National Electric Power Regulatory Authority

مزید برآں، لیکوئڈ ہائیڈروکاربن (ایل پی جی) کا زمرہ توانائی کی مہنگائی کے مجموعی اضافے میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ پروپیئن اور بیوٹین کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کے بعد، اہم درآمدی مواد، ملکی ایل پی جی کی قیمتیں جولائی 2021ء سے دباؤ میں ہیں۔

موٹر ایندھن کے ضمن میں، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی دونوں زمروں میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اوسط مہنگائی میں 15 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔ صارفین پر بلند عالمی قیمتوں کے اثرات کی کم سے کم منتقلی کے لیے حکومت کی جانب سے پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) اور پیٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس کو کم کرنے کے فیصلے کے باوجود مہنگائی بڑھ گئی (شکل 3.21)۔ درحقیقت، توانائی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ تیل کی عالمی قیمتوں میں مستقل اضافے کو قرار دیا جاسکتا ہے، جو ستمبر 2021ء میں 80 ڈالر فی بیرل سے بڑھ گئیں، اور تین سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں (شکل 3.22)۔

شکل 3.22: ایندھن کی قیمتیں



Source: Pakistan Bureau of Statistics; State Bank of Pakistan and Bloomberg

اسی طرح، بجلی کے چارجز کی مہنگائی میں دوہندسی اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران معمولی اضافہ ہوا تھا۔ یہ اضافہ گردش قرضے کے مسائل کو حل

## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

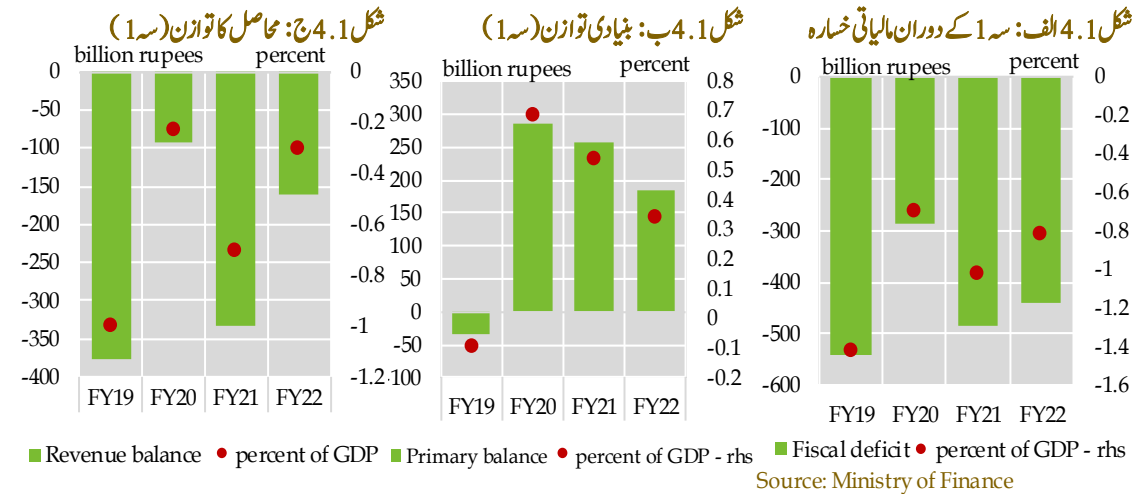
مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں مضبوط نمو کے ساتھ سودی ادائیگیوں میں کمی سے ملک کی مالیاتی پوزیشن کو مضبوط بنانے میں مدد ملی۔ مالیاتی خسارہ سیکڑ کر جی ڈی پی کے 0.8 فیصد پر آ گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.0 فیصد تھا۔ غیر سودی اخراجات میں اضافے کے باوجود بنیادی توازن میں بھی فاضل درج کیا گیا، اگرچہ یہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم تھا۔ کووڈ ویکسین کی خریداری کے لیے گرانٹس پر اضافی اخراجات اور بجلی پر زر اعانت اور ترقیاتی مصارف کے نتیجے میں غیر سودی اخراجات میں بھاری اضافہ ہو گیا۔ ان اخراجات کے لیے مالیاتی گنجائش وفاقی اور صوبائی دونوں سطح پر بلند ٹیکس وصولیوں سے مہیا ہوئی۔ خصوصاً، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکسوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا، جس نے غیر ٹیکس محصولات میں کمی کی تلافی کر دی۔ گذشتہ برس کم شرح سود کے ساتھ جی 20 کی قرضہ سروس معطلی اقدام کے تحت ریلیف کی فراہمی سے سودی ادائیگیاں کم ہو گئیں۔ قرضوں کی کم ضروریات کے باوجود سہ ماہی کے دوران سرکاری قرضے کے بڑھنے کی رفتار بڑھ گئی، جس کا اہم سبب ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے نتیجے میں ہونے والے باز قدر پیمائی نقصانات تھے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.0 ارب ڈالر مالیت کے یورو بانڈز کے اجرا اور کثیر فریقی ایجنسیوں سے رقوم کی وصولی نے بیرونی قرضوں میں اضافہ کر دیا۔ ملکی قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا جو پورا قلیل مدتی تمسکات کی بدولت ممکن ہو سکا۔

ہوئی، جبکہ گذشتہ چار برسوں کے دوران اس میں مسلسل اضافہ ہوا تھا۔ مزید برآں، سہ ماہی کے دوران 276.9 ارب روپے کے صوبائی فاضل نے مالیاتی نتائج کو مزید تقویت دی۔

مالی سال 22ء کے بجٹ کا چھکاؤ نمایاں طور پر معاشی نمو کی طرف تھا، جس کی عکاسی سال کے دوران ترقیاتی اخراجات میں 29.6 فیصد کے صحت مند اضافے سے ہوئی

### 4.1 مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ

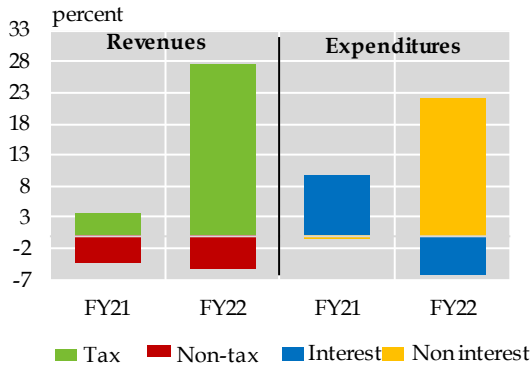
مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ سیکڑ کر جی ڈی پی کے 0.8 فیصد پر آ گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.0 فیصد تھا (شکل 4.1 الف)۔ اس بہتری میں اہم کردار سہ ماہی کے دوران ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی کی بحالی سے ممکن ہوا، جس نے غیر سودی اخراجات کی تیزی سے بحالی کی تلافی کر دی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں سودی ادائیگیوں میں بھی قابل ذکر کمی



سودی ادائیگیوں کی بدولت محصولاتی توازن میں بھی معمولی بہتری دیکھی گئی، جس نے جاری اخراجات میں مجموعی اضافے کو محدود رکھا (شکل 4.1 ج)۔

جیسا کہ بجٹ میں دیا گیا ہے کہ ترقیاتی اخراجات پر اضافی مصارف، کووڈ ویکسینوں کی خریداری کے لیے گرانٹس اور بجلی کے شعبے کی زراعت سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر سودی اخراجات کی نمونہ بڑھ کر 33.0 فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.5 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔ تاہم، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں سودی ادائیگیوں میں 16.1 فیصد کی نمایاں کمی ہوئی جبکہ اس مدت میں مجموعی اخراجات میں اضافہ ہوا تھا۔ یہ سہولت مالی سال 21ء کے دوران کم شرح سود کے سبب قرض گیری کی لاگت میں کمی کے باعث ممکن ہوئی۔ مزید برآں، بیرونی قرض پر سودی ادائیگی بھی کم ہو گئی، جس سے قرضہ سروس معطلی اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت قرض میں ریلیف کے ساتھ ساتھ عالمی نشانیہ شرح سود (جیسے لائبر) کی کم سطح کی عکاسی ہوتی ہے۔ سہ ماہی کے دوران زرمبادلہ رقوم کی آمد کی دستیابی میں اضافے کے ساتھ خسارے کی مالکاری کی ضروریات کو بیرونی ذرائع سے پورا کیا گیا۔

#### شکل 4.2: 1 سہ ماہی کے دوران حاصل اور اخراجات میں نمونہ تجزیہ



Source: Ministry of Finance

کم مالیتی خسارے کے سبب مجموعی قرض گاری کی ضروریات میں کمی کے باوجود مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے

ہے۔ علاوہ ازیں، جاری اخراجات میں بھی اضافے کی منصوبہ بندی کی گئی تاکہ ان اخراجات کو پورا کیا جاسکے: سرکلر ڈیٹ مینجمنٹ پلان کے تحت بجلی کے شعبے کے گردشی قرضے کا جزوی تصفیہ، حکومتی ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں اضافہ، کووڈ ویکسینوں کی خریداری اور سودی ادائیگیوں کی پائیدار سطح کا حصول۔ یہ اخراجات پورے کرنے کے لیے پہلے سے مضبوط محصولاتی کارکردگی کو مدد بنایا گیا تاکہ مالی سال 22ء میں مالیاتی خسارے کو قابو میں رکھا جاسکے۔

بجٹ کے ان تخمینوں کے مطابق مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر ٹیکسوں کی بہتر وصولی میں ٹیکس محصولات میں 36.6 فیصد اضافے نے اہم کردار ادا کیا (جدول 4.1)۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 38.3 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 4.8 فیصد تھا۔ ایف بی آر کے ٹیکسوں میں ہونے والا تقریباً دو تہائی اضافہ درآمدات سے ہوا، جسے ان کے بلند حجم اور بین الاقوامی اجناس کی زیادہ قیمتوں سے تقویت ملی۔ مزید برآں، معاشی سرگرمی میں توسیع، کارپوریٹ انکم ٹیکس استثنیٰ کا خاتمہ، قیمتوں کی ملکی سطح میں اضافہ، ٹیکسوں کی انتظام کی کوششوں اور کچھ میزانی اقدامات نے بھی ایف بی آر کے بلند ٹیکسوں میں کردار ادا کیا۔ دوسری جانب، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بیٹروولیم ڈویلپمنٹ لیوی سے وصولی میں نمایاں کمی کے سبب نان ٹیکس محصولات کم ہو گئے۔ اس کمی سے حکومت کی جانب سے تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے حالات میں بیٹروولیم ڈویلپمنٹ لیوی میں خاصی کمی کے حکومتی فیصلے کی عکاسی ہوتی ہے۔<sup>1</sup>

ٹیکس محصولات میں اضافے نے غیر سودی اخراجات میں مضبوط توسیع کی تلافی میں کلیدی کردار ادا کیا جس کے نتیجے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بنیادی فاضل جی ڈی پی کے 0.3 فیصد پر آ گیا (شکل 4.2)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ مسلسل تیسرا برس تھا، جس میں پہلی سہ ماہی کے دوران بنیادی توازن فاضل رہا ہے (شکل 4.1 ب)۔ تاہم، غیر سودی اخراجات کی مضبوط بحالی نے فاضل کی سطح کو گذشتہ برس کی سطح پر رکھا۔ اسی طرح، اس مدت میں بلند ٹیکس وصولیوں اور کم

<sup>1</sup> اسی طرح سہ ماہی کے دوران بیٹروولیم مصنوعات کی فروخت پر بی ایس ٹی کے نرخوں میں بھی کمی کر دی گئی۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.1: مجموعی مالیاتی اظہارے

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

مکلی سہ ماہی میں (مو) سال بسال)		مکلی سہ ماہی			
م 22ء	م 21ء	م 22ء	م 21ء	م 20ء	
22.3	-0.7	1,808.5	1,478.7	1,489.1	1- مجموعی حاصل (الف + ب)
36.6	-1.8	1,532.8	1,122.4	1,142.9	(الف) ٹیکس محاصل
38.3	4.8	1,398.0	1,010.6	964.4	وفاقی
20.6	7.0	134.8	111.8	104.5	صوبائی
-22.6	-15.2	275.7	356.3	420.2	(ب) غیر ٹیکس
-28.2	-13.6	241.5	336.3	389.3	وفاقی
71.0	-35.3	34.2	20.0	30.9	صوبائی
14.5	10.6	2,247.0	1,963.1	1,775.1	2- مجموعی اخراجات (الف + ب + ج)
8.6	14.6	1,968.2	1,812.6	1,582.2	(الف) جاری اخراجات
-16.1	29.8	622.7	742.1	571.7	جس میں: مارک اپ ادائیگیاں
25.7	5.9	1,345.4	1,070.5	1,010.5	غیر مارک اپ اخراجات
16.6	-7.5	261.7	224.5	242.6	دفاع
23.0	46.2	264.7	215.2	147.2	(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری
-121.9	-241.5	14.2	(64.7)	45.7	(ج) بنیادی فرق
-9.5	69.3	(438.5)	(484.3)	(286.0)	3- مجموعی بچت توازن
		(0.8)	(1.0)	(0.7)	جی ڈی پی کا فیصد
-28.5	-9.8	184.2	257.7	285.7	4- بنیادی توازن
		0.3	0.5	0.7	جی ڈی پی کا فیصد
-52.2	258.6	(159.7)	(333.9)	(93.1)	5- محصولاتی توازن
		(0.3)	(0.7)	(0.2)	جی ڈی پی کا فیصد
-9.5	69.3	438.5	484.3	286.0	6- مالکاری (الف + ب)
188.9	-3.1	466.1	161.4	166.5	(الف) بیرونی (خالص)
-108.6	170.2	(27.6)	323.0	119.5	(ب) ملکی (خالص)
17.3	-62.0	108.0	92.1	242.5	غیر بینک
-158.8	-287.7	(135.7)	230.8	(123.0)	بینک

ماخذ: وزارت خزانہ

بینک کے بیرونی واجبات میں آئی ایم ایف سے 2.8 ارب ڈالر کی وصولی کے بعد اضافہ ہو گیا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ملکی قرضوں میں اضافے کی رفتار سست ہو گئی اور تمام اضافہ قلیل مدتی تمسکات میں دیکھا گیا۔

بیرونی قرضوں پر باز قدر پیمائی نقصانات سرکاری قرضوں کے حجم میں اضافے کا سبب بنے۔ سرکاری قرضوں میں مزید اضافے میں سے بیشتر بیرونی ذرائع (اے) ڈی بی اور آئی ڈی بی، خصوصاً یورو بانڈز اور کثیر فریقی رقوم کی آمد پر مشتمل تھا۔ گلوبل اسپیشل ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آرز) مختص کرنے کے تحت بھی مرکزی

## پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 22ء

گا۔<sup>3</sup> غیر ٹیکس حاصل کے معاملے میں محصولات کا ہدف 38.2 فیصد مقرر کیا گیا، جو بیشتر پیٹرولیم لیوی اور پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کے منافع پر مبنی تھا۔<sup>4</sup> اصل کارکردگی کے لحاظ سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسوں کی وصولی میں 22.3 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 0.7 فیصد کم ہوئی تھی۔ اس برس اضافے کا محرک ٹیکس وصولیوں میں 36.6 فیصد اضافہ تھا، جس نے سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محصولات میں 22.6 فیصد کمی کی تلافی کر دی۔

حکومت نے بنیادی توازن میں فاضل کا تسلسل برقرار رکھتے ہوئے مالیاتی یکجائی کے حوالے سے اپنے عزم کا اظہار کیا ہے۔ بنیادی توازن میں فاضل رقم سے حکومت کی سرکاری قرض کی سطح کو مستحکم رکھنے کی صلاحیت کی نشاندہی ہوتی ہے۔ تاہم قرضوں کی مستحکم سمت حاصل کرنے کے لیے کئی برسوں تک بنیادی فاضل رقم میں بامقصد اور مسلسل اضافے کی ضرورت ہوگی۔ اس کے لیے اخراجات کے فراست پر مبنی انتظام اور ٹیکس اساس میں اضافے کی کوششوں پر مبنی پائیدار پالیسی کوششیں درکار ہیں۔

### ایف بی آر ٹیکس

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کی سہ ماہی وصولی کے ہدف میں 25 فیصد نمو کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ تاہم، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی ہدف سے تجاوز کر گئی اور اس میں 38.3 فیصد ریکارڈ نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس یہ 4.8 فیصد تھی (جدول 4.3 اور شکل 4.3)۔ تقریباً دو تہائی اضافہ درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں ہوا، یعنی درآمدات پر جی ایس ٹی اور کسٹم ڈیوٹیوں میں اور اس کے محرکات میں بلند درآمدی حجم کے ساتھ ساتھ اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کا رجحان شامل ہیں۔ مزید برآں، ملکی معاشی سرگرمی میں توسیع (جدول 4.4)، اجناس کی بلند قیمتوں (توانائی اور غیر

معاشی نمو کی رفتار کا تسلسل برقرار رہنے کی توقع کے ساتھ بلند درآمدات اور قیمتوں پر اضافے کے دباؤ کے سبب حکومت نے مالی سال 22ء میں محصولات میں بلند شرح نمو کو ہدف بنایا، جس میں بیشتر ٹیکس محصولات سے حاصل ہوا۔ حکومتی تخمینے کے مطابق مالی سال 22ء کے دوران ایف بی آر کے ٹیکس گذشتہ برس کے نظر ثانی شدہ تخمینوں کے مقابلے میں 24.0 فیصد شرح نمو سے بڑھ کر 5.8 ٹریلین روپے تک پہنچ جائیں گے (جدول 4.2)۔<sup>2</sup> خاص طور پر معاشی سرگرمی میں توسیع اور ٹیکس پالیسی اور انتظامی اقدامات سے توقع ہے کہ مالی سال 22ء کے دوران ٹیکس محصولات میں بالترتیب اضافی 636 ارب روپے اور 493 ارب روپے کا اضافہ ہو

### جدول 4.2: بجٹ کے اہداف اور اصل وصولی

ارب روپے، نمو فیصد میں

میزانی اہداف	پہلی سہ ماہی وصولی		پہلی سہ ماہی نمو		پہلی سہ ماہی نمو میں حصہ	
	م 21ء*	م 22ء	م 21ء	م 22ء	م 21ء	م 22ء
ایف بی آر ٹیکس	4,691.0	5,829.0	4.8	38.3	3.1	26.2
بلا واسطہ ٹیکس	1,789.0	2,182.0	2.2	32.4	0.5	8.0
بالواسطہ ٹیکس	2,902.0	3,647.0	6.3	41.7	2.6	18.2
غیر ٹیکس حاصل	1,704.4	2,080.0	-15.2	-22.6	-4.3	-5.5
مجموعی حاصل	6,395.4	7,909.0	-0.7	22.3	-0.7	22.3

\* نظر ثانی شدہ تخمینے

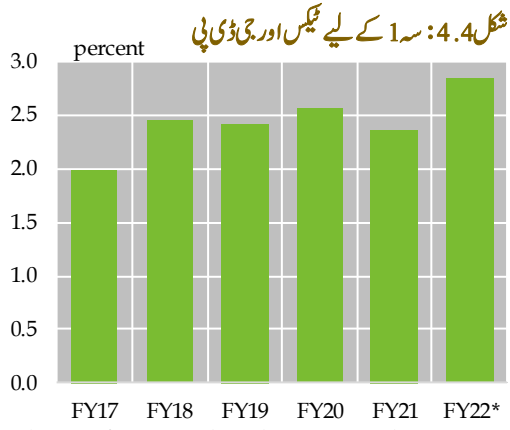
ماخذ: وزارت خزانہ

<sup>2</sup> مالی سال 21ء میں اصل وصولی کے لحاظ سے سال بسال بنیادوں پر رواں برس کا ہدف 22.4 فیصد بلند ہے۔

<sup>3</sup> ماخذ: خواہد پر مبنی محصولات پیش گوئی برائے مالی سال 22-2021ء، فیڈرل بورڈ آف ریونیو

<sup>4</sup> نظر ثانی شدہ بجٹ کے تخمینے ہدف کے لیے نمو 22 فیصد مقرر کی گئی۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

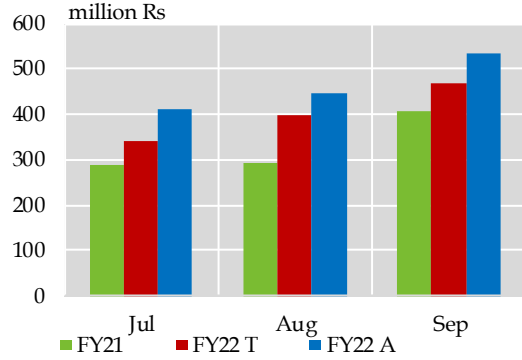


\* the ratio for FY22 is based on estimated GDP

Source: Ministry of Finance

درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات میں تیزی سے اضافہ کے باعث درآمدی ٹیکسوں کی وصولی بھی بڑھ گئی۔ خصوصاً، اس مدت میں پیٹرولیم مصنوعات سے وصولی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں اور بڑھتے ہوئے درآمدی حجم کے سبب

## شکل 4.3: ٹیکس وصولی کے ضمن میں ہدف اور حقیقی وصولی



T= Target, A= Actual collections  
Source: Federal Board of Revenue

توانائی)، مارچ 2021ء میں اعلان کردہ کارپوریٹ انکم ٹیکس میں چھوٹ، آڈٹ کا طریقہ کار بہتر بنانے کے لیے ٹیکس انتظامیہ کے اقدامات اور وصولی بہتر بنانے (جدول 4.5) کے لیے کچھ میزانی اقدامات سے ٹیکس وصولی کو مزید تقویت ملی، جس کی عکاسی مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکس اور جی ڈی پی کے تناسب میں قابل ذکر اضافے سے ہوتی ہے (شکل 4.4)۔

## جدول 4.3: ایف بی آر ٹیکس وصولی

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

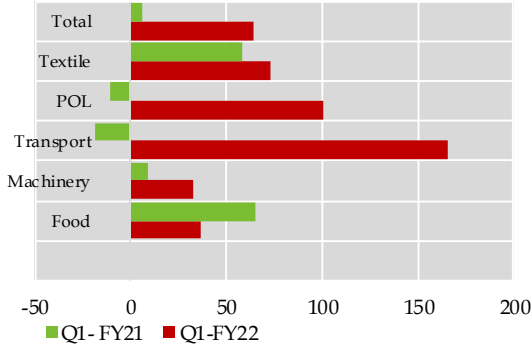
بھگتی سہ ماہی۔ نمونہ فیصد	بھگتی سہ ماہی۔ نمونہ فیصد		بھگتی سہ ماہی۔ وصولی		اہداف			
	م 21 س 22ء	م 21 س 21ء	م 21 س 22ء	م 21 س 21ء	م 21 س 22ء	م 21 س 21ء*		
11.8	0.7	32.7	2.0	481.4	362.7	2,182.0	1,789.0	بلا واسطہ ٹیکس
26.5	4.0	41.3	6.4	915.0	647.6	3,647.0	2,902.0	بالواسطہ ٹیکس
6.4	-0.1	41.9	-0.9	218.8	154.2	785.0	700.0	کسٹم ڈیوٹی
18.8	3.2	43.8	7.7	625.3	434.9	2,506.0	1,927.0	سیلز ٹیکس
18.8	1.6	80.4	7.0	425.4	235.9	-	-	درآمدات
0.1	1.5	0.4	8.1	199.9	199.0	-	-	ملکی
1.2	1.0	21.4	18.8	70.9	58.4	356.0	275.0	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
38.2	4.8	38.2	4.8	1,396.4	1,010.2	5,829.0	4,691.0	مجموعی ٹیکس

نظر ثانی شدہ

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

<sup>5</sup> ان اصلاحات میں ٹیکسوں میں استثناء اور بعض زمروں پر ٹیکس کی کم شرحوں کا استزاد شامل ہیں۔

شکل 4.5: جولائی تا ستمبر کے دوران درآمدی مالیتوں میں نمو (بلحاظ شعبہ)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

غیر توانائی شعبے میں پیٹرولیم مصنوعات اور جلد فروخت ہونے والی اشیا (ایف ایم جی سی) کی ملکی فروخت میں مضبوط نمو، بجلی کی پیداوار میں صحت مند اضافے اور مختلف اجناس کی ملکی قیمتوں میں اضافے (شکل 4.6 الف) کے باوجود مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں جی ایس ٹی کی وصولی میں نمو منجمد رہی۔ اس کا سبب پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی کے نرخوں میں خاصی کمی ہے۔

حکومت نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی کم کر دیا تاکہ تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کا عام صارفین پر اثر کم کیا جائے (شکل 4.6 ب)۔<sup>7</sup> اسی طرح ملک میں بننے والی (1000 سی سی تک) کاروں پر بھی جی ایس ٹی کی شرح گذشتہ سال کی 17 فیصد سے گرا کر 12.5 فیصد کر دی، چنانچہ اس سے بھی محاصل کی وصولی متاثر ہوئی۔

فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی میں مستحکم اضافہ ہوا

گاڑیوں اور جوس پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرحوں میں کمی کے باوجود ڈیوٹی کی وصولی میں اضافہ ہوا۔ اس زمرے کے اہم ذیلی اجزا میں مشروبات، سینٹ اور سگریٹ شامل ہیں۔ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں قابل ذکر اضافے کی وجہ غیر قانونی سگریٹوں کے خلاف ایٹنی اسمگلنگ مہم ہے جس کے سبب سگریٹ نوش افراد ملکی

دگنی سے زیادہ ہو گئی (شکل 4.5)۔ اسی طرح، پی پی ایس کے اعداد و شمار کے مطابق ملکی طلب کی بحالی کے ساتھ ذاتی کاروں کی درآمدات (مکمل ساختہ اکائیوں اور الگ الگ پرزوں کی شکل میں دونوں) میں 206.8 فیصد اضافہ ہو گیا جبکہ گذشتہ برس اس میں 25.8 فیصد کمی ہوئی تھی جس کے نتیجے میں ٹیکسوں کی وصولی بڑھ گئی (جدول 4.6)۔

جدول 4.4: معاشی اظہاروں میں نمو فیصد

پیداوار	پہلی سہ ماہی - م س 21ء	پہلی سہ ماہی - م س 22ء
ٹیکسٹائل	2.2	0.8
غذا	13.7	3.4
پیٹرولیم مصنوعات	2.4	4.7
گاڑیاں	-5.9	42.6
مجموعی بڑے پیمانے کی اشیا سازی	4.5	5.1
سبیلز		
بجلی *	1.3	7.9
سینٹ **	19.0	3.9
گاڑیاں ***	8.7	68.5
پیٹرولیم مصنوعات	10.5	17.9
جلد فروخت ہونے والی اشیا	23.7	21.0

\* بجلی کی پیداوار، \*\* سینٹ کی ترسیلات، \*\*\* علاوہ تین پہیہ گاڑیاں  
ماخذ: پاکستان دفتر شریات، آل پاکستان سینٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی۔

ملکی فروخت پر جی ایس ٹی کی وصولی اپنی سطح پر رہی

ملکی فروخت پر ساری جی ایس ٹی کی وصولی میں تقریباً ایک تہائی حصہ توانائی کے شعبے خصوصاً پیٹرولیم مصنوعات، برقی توانائی اور تیل کی دریافت کا تھا۔ غیر توانائی شعبے میں چینی، ٹیکسٹائل اور دیگر غذائی مصنوعات کا حصہ قابل ذکر رہا۔<sup>6</sup>

<sup>6</sup> مالی سال 21ء میں جی ایس ٹی بڑھانے والے اہم شعبے یہ تھے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکس بڑھانے والے شعبوں کے اعداد و شمار دستیاب نہیں۔

<sup>7</sup> ایف بی آر، ایس آر او نمبر 2021/860(1) - بتاریخ 6 جولائی 2021ء

<sup>8</sup> مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات پر اوسط جی ایس ٹی 13.4 فیصد رہا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یہ 17 فیصد تھا۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### جدول 4.5: میزانی محصولات کے اقدامات برائے مالی سال 22ء

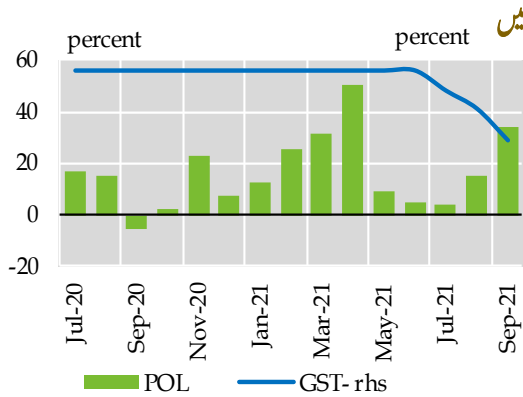
محاصل بڑھانے کے اقدامات	بحالی کے اقدامات
چینی کی قیمت (جس پر سبز ٹیکس چارج کیا گیا) کو بدل کر اصل مارکیٹ کی شرح پر مقرر کیا گیا، جبکہ اس کے مقابلے میں قیمت 60 روپے فی کلوگرام متعین کی گئی تھی۔ پیٹرولیم خام تیل اور پیٹرولیم اور گیس کے شعبے کی مشینری کے صفر درجہ بندی نظام کو واپس لے لیا گیا۔ بکلی کے استعمال پر ٹیکس کی حد کو 75,000 روپے سے کم کر کے 25,000 روپے کر دیا گیا (شرح اتنی ہی 7.5 فیصد سطح پر برقرار رہی)	برآمدی سہولت اسکیم کے تحت رجسٹرڈ برآمد کنندگان کے لیے پلانٹ اور مشینری پر صفر درجہ بندی نظام کی فراہمی سرحدی علاقوں کی منڈیوں کے لیے سبز ٹیکس سے استثنیٰ 1,000 سی سی تک کی مقامی ساختہ کاروں پر سبز ٹیکس کو 17 سے کم کر کے 12.5 فیصد کرنا۔ مقامی ساختہ کاروں پر ایف ای ڈی میں 2.5 فیصد کوٹہ۔ ٹیلی کام خدمات پر دوہولڈنگ ٹیکس کو 8 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کرنا۔ اسٹریٹ اور ٹیلی فون خدمات کے استعمال پر ایڈوائس ٹیکس کو 12.5 فیصد سے کم کر کے 10 فیصد کرنا۔
آن لائن مارکیٹ کے مقامات کو ہدایت کی گئی کہ وہ ای کامرس کے ذریعے رسد پر 2 فیصد دوہولڈنگ ٹیکس جمع کریں۔ ایشیائی تیش پر ریگولیری ڈیوٹی کا نفاذ اور گاڑیوں کے پوزوں کی درآمد پر اضافی کسٹ ڈیوٹی عائد کی گئی۔ غیر روایتی اجزاء پر سبز ٹیکس استثنیٰ کی واپسی (خام اور دھکی ہوئی کپاس، ایل این جی / آراین جی، سویا بین کے بیج)	

ماخذ: وزارت خزانہ

مسلسل حکومتی کوششوں کے باعث براہ راست ٹیکسوں میں نمایاں اضافہ ہوا  
معاشی سرگرمیوں کی بحالی، انتظامی کوششوں کے تسلسل، اور مارچ 2021ء سے سی آئی ٹی کے استثنیٰ کے خاتمے سے پہلے سہ ماہی مالی سال 22ء کے دوران براہ راست ٹیکسوں میں 32.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ یہ نمو گذشتہ سال 2.2 فیصد رہی تھی۔

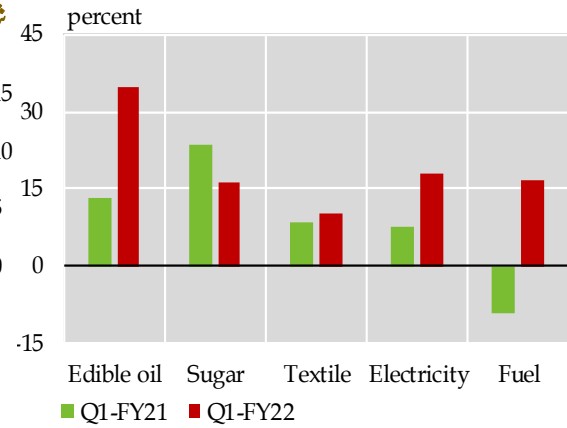
برائڈ استعمال کرنے لگے ہیں۔ مزید برآں، مشروبات کی فروخت بڑھی ہے جس کا اندازہ ملکی پیداوار اور نرخ دونوں میں اضافے سے ہوتا ہے چنانچہ پہلی سہ ماہی مالی سال 22ء کے دوران اس سے ہونے والی وصولی بھی مزید بڑھ گئی۔<sup>9</sup>

### شکل 4.6: پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں نمو اور جی ایس ٹی کی شرحیں



Source: Oil Companies Advisory Council, Federal Board of Revenue

### شکل 4.6 الف: اہم اجناس کی ملکی قیمتوں میں اضافہ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

<sup>9</sup> مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مشروبات کی پیداوار میں 3.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اس زمرے کی قیمتیں بھی اس عرصے میں 3.9 فیصد بڑھی۔

دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام سے متعلق فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کے ایکشن پلان کی تعمیل۔<sup>11</sup>

**جدول 4.6: اہم درآمدات سے متعلق ٹیکس (جولائی تا ستمبر)**

ارب روپے، ٹریفیکس میں

صنوعہ	م 21ء	م 22ء	صنوعہ
ٹیکس	235.9	425.4	80.4
پیٹرولیم مصنوعات	52.2	137.0	162.5
لوہا اور فولاد	23.1	31.6	36.9
جیو این یا بجائی چرپیاں اور تیل	16.2	26.1	60.7
ریلوے اور ٹرام وے کے علاوہ گاڑیاں	10.3	32.3	213.1
کسٹم ڈیوٹی	154.2	218.8	41.9
پیٹرولیم مصنوعات	18.7	50.1	167.6
ریلوے اور ٹرام وے کے علاوہ گاڑیاں	14.0	47.7	241.5
لوہا اور فولاد	13.6	13.9	1.6
کل	390.1	644.2	65.1

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریویو

رضاکارانہ ادائیگیوں کو بڑھانے اور انکم ٹیکس گوشوارے داخل کرانے کی ترغیب دینے کے لیے ایف بی آر نے برقی اور طباعتی میڈیا پر ملک گیر مہموں کا آغاز کیا۔ اس کے علاوہ تاخیر سے گوشوارے داخل کرانے پر جرمانے کی شرح بھی بڑھادی گئی۔ اس کے نتیجے میں ٹیکس گوشوارے داخل کرانے والوں کی تعداد (گوشواروں کی آخری تاریخ تک) 44 فیصد بڑھ گئی، اس کے ساتھ ساتھ گوشواروں سے وصولی گذشتہ سال کے 29.6 ارب روپے سے بڑھ کر 48.6 ارب روپے ہو گئی۔

**پیٹرولیم لیوی سے پست وصولیوں کی بنا پر غیر ٹیکس محاصل کم ہو گئے**

مالی سال 22ء کے بجٹ میں غیر ٹیکس محاصل میں 38.2 فیصد اضافے کا تخمینہ لگایا گیا تھا جو بیشتر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) سے آنے کی توقع تھی۔ پہلی سہ ماہی مالی سال 22ء کے دوران غیر ٹیکس محاصل سے وصولیاں 22.6 فیصد گر گئیں جو گذشتہ سال اسی مدت میں 15.2 فیصد گری تھیں (جدول 4.7)۔ اس کمی کا بنیادی سبب پی ڈی ایل وصولیوں میں ہونے والی کمی تھی جو سہ ماہی کے دوران پی ڈی ایل شرحوں میں تخفیف کا نتیجہ تھی۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے پیش نظر حکومت نے صارفین کو کچھ ریلیف پہنچانے کے لیے پی ڈی ایل کی شرحوں میں نمایاں کمی کی۔ اس کے نتیجے میں سہ ماہی کے دوران پی ڈی ایل سے وصولی 90.2 فیصد کم ہو گئی (شکل 4.7)۔

دریں اثناء، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت کو اسٹیٹ بینک کا منافع لگ بھگ گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی کی سطح جتنا ہی رہا۔ اسٹیٹ بینک سے لیے گئے سرکاری قرضے کی جزوی ادائیگی کی بنا پر سودی آمدنیوں میں تخفیف کے باوجود ایسا

و دہولڈنگ ٹیکس بڑھنے کا سبب درآمدات میں بڑا اضافہ، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ اور ترقیاتی کاموں میں اضافہ تھا۔ کنٹرولنگس پر دہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں 0.5 فیصد کمی کے باوجود یہ محاصل بڑھے۔

**ٹیکس کا انتظام بہتر بنانے کی مسلسل کوششوں سے وصولی مزید بڑھی**

مالیاتی مقتدرہ نے ٹیکس ضوابط اور طریقہ کار بہتر بنانے کی کوششیں بڑھادیں۔ پہلی سہ ماہی مالی سال 22ء کے دوران کیے گئے چند نئے اقدامات یہ تھے: (i) انکم ٹیکس گوشوارے داخل کرانے کی ترقیبی و آگاہی مہم کا آغاز<sup>10</sup>، (ii) مقدمہ بازی میں لگنے والا وقت کم کرنے سے آڈٹ کے دورانیے میں بہتری، (iii) ٹیکس گزار کی جانب سے ٹیکس گوشوارے داخل کرانے کے وقت کاروباری بینک اکاؤنٹ بتانے کو لازم کرنا، (iv) نامزد غیر مالی کاروبار اور پیشوں کے لیے اینٹی منی لانڈرنگ /

<sup>10</sup> ماخذ: ایف بی آر پریس ریلیز بتاریخ 16 اکتوبر 2021ء

<sup>11</sup> ایف اے ٹی ایف کے اجلاس نے جون 2021ء کے دوران نامزد غیر مالی کاروبار اور پیشوں (ڈی این ایف بی پی) سے متعلق دو اقدامات کی منظوری دی تھی، جن کی ضابطہ سازی ایف بی آر کر رہا ہے۔ تب سے ایف بی آر نے ایک آن لائن پورٹل اور ایک موبائل فون ایپ کا آغاز کیا ہے تاکہ اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام کے قواعد کے نفاذ کے لیے ڈی این ایف بی پی کو سہولت دی جائے، جس میں مشتبہ بین دین کی رپورٹ کی تیار بھی شامل ہے۔ دریں اثناء، ایف بی آر نے ڈی این ایف بی پی کے متعدد معائنے بھی انجام دیے ہیں تاکہ ٹیکس چوری کم سے کم کی جائے اور عدم تعمیل پر جرمانے عائد کیے جاسکیں۔ ماخذ: ایف بی آر پریس ریلیز بتاریخ 12 اکتوبر 2021ء۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

کیونکہ ایک بڑی سیلولر کمپنی کو فور جی اسپیکٹرم لائسنس کے اجراء سے حکومت کو 23.4 ارب روپے ملے۔ اس طرح مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی ٹی اے کے منافع کی مجموعی وصولی بڑھ کر 30.1 ارب روپے ہو گئی جو گذشتہ سال 8.2 ارب روپے تھی۔<sup>12</sup>

### 4.3 وفاقی اخراجات<sup>13</sup>

مالی سال 22ء کے بجٹ میں وفاقی اخراجات کا تخمینہ گذشتہ سال سے 18.9 فیصد زائد ہے۔ خاص طور پر ترقیاتی اخراجات کا ہدف وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر خاصا بڑھا دیا گیا تھا تاکہ موجودہ اقتصادی بحالی کو مدد دی جائے۔<sup>14</sup>

اس کے ساتھ ساتھ گردش قرضے کے انتظامی منصوبے (سی ڈی ایم پی) کے تحت گردش قرضے کی بجلی کے شعبے کو ادا ہوگی کرنے کے لیے غیر سودی اخراجات جاریہ بھی بڑھائے گئے تھے، نیز ویکسی نیشن کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے کووڈ ویکسین کی خریداری پر اخراجات، اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں اضافے کے لیے بھی اخراجات بڑھائے گئے جبکہ گذشتہ سال وہ برقرار رکھے گئے تھے۔

## جدول 4.7: نان ٹیکس حاصل، جولائی تا ستمبر (مجموعی)

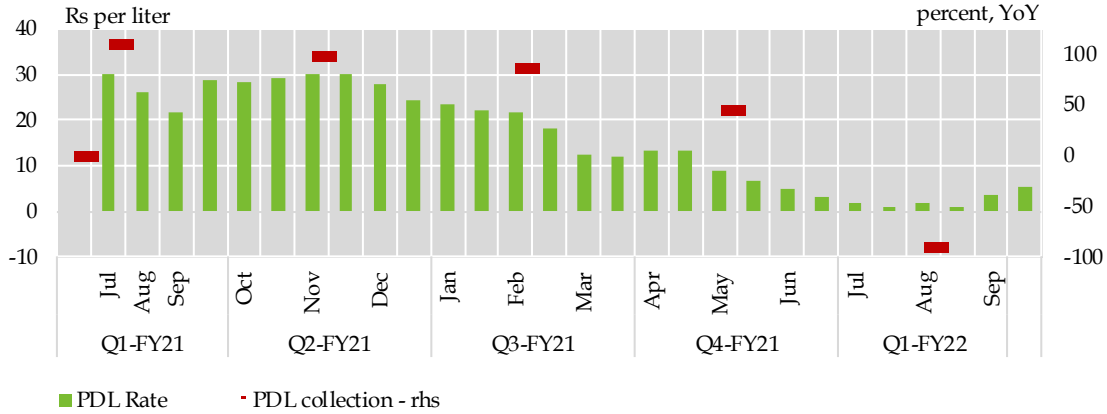
ارب روپے، نمونہ فیصد میں

عمو	م 20ء	م 21ء	م 22ء
اسٹیٹ بینک کا منافع	105.0	109.0	3.8
منافع (ڈاکٹمنٹ/ پی ٹی اے)	8.2	30.1	269.2
مارک اپ (سرکاری شعبے کے ادارے)	25.7	19.5	-24.1
گیس اور تیل پر رائلٹی	14.6	21.7	48.5
منافع منقسمہ	1.5	1.9	27.3
پاسپورٹ اور دیگر فیس	3.0	6.1	106.7
دفاع	2.9	2.8	-1.3
پیٹرولیم لیوی	136.4	13.3	-90.2
جی آئی ڈی سی	5.0	6.5	30.8
مجموعہ	356.3	275.7	-22.6

ماخذ: وزارت خزانہ

ہو۔ سودی آمدنی میں اس تخفیف کی بخوبی تلافی بازار زر میں ادخالات سے ہونے والی سودی آمدنی سے ہو گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت تقریباً دگنے ہو گئے۔ دریں اثناء پی ٹی اے کے منافع سے آنے والے حاصل تیزی سے بڑھے،

## شکل 4.7: پیٹرولیم ڈیویڈنڈس کی شرحیں اور سہ ماہی وصولی میں نمو



Source: Ministry of Finance and State Bank of Pakistan

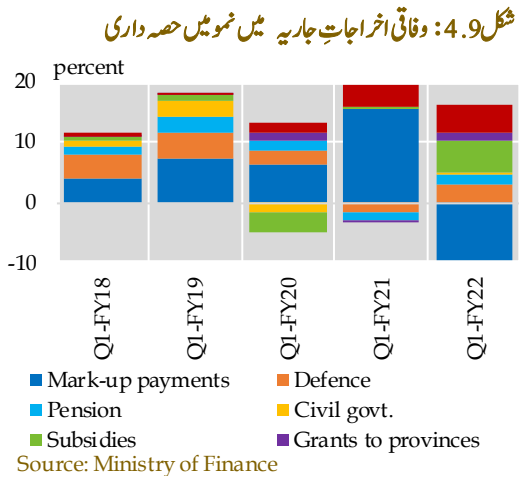
<sup>12</sup> اہم بات یہ ہے کہ یہ لائسنس کی مجموعی قیمت فروخت کا نصف ہے، بقیہ رقم پانچ مساوی قسطوں میں سالانہ وصول ہوگی۔

<sup>13</sup> اس سیکشن میں ہونے والی بھٹ اخراجات کی بنیاد پر ہوگی جس میں شماریاتی تفرق شامل نہیں ہوگا۔

<sup>14</sup> مالی سال 22ء میں وفاقی پی ایس ڈی پی کے لیے 900.0 ارب روپے ہدف رکھا گیا ہے جبکہ مالی سال 21ء میں 667.3 ارب روپے خرچ ہوئے تھے۔ مالی سال 22ء کے لیے مجموعی صوبائی اہداف 1235.0 ارب روپے ہیں جبکہ گذشتہ سال صوبوں نے 770.3 ارب روپے خرچ کیے تھے۔

## پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 22ء

سے متعلق اخراجات میں قابل ذکر اضافے سے غیر سودی اخراجات جاریہ میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 39.4 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا۔ دوسری طرف، سول حکومت کو چلانے پر اخراجات پہلی سہ ماہی کے دوران کم ہو گئے جس سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ غیر ترجیحی اخراجات کو محدود کرنے پر حکومت کی توجہ مرکوز رہی۔<sup>15</sup>

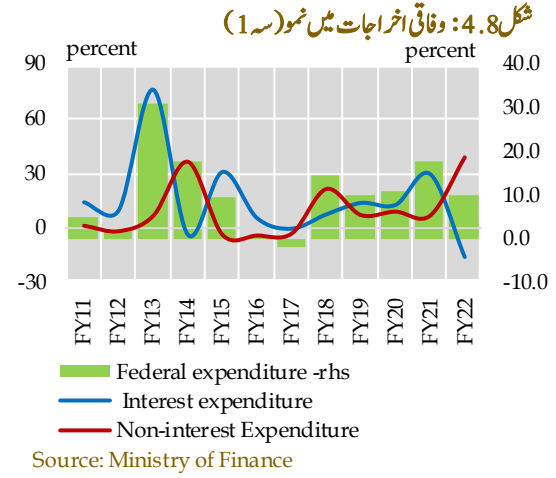


**کووڈ ویکسین اور بجلی کے شعبے پر اخراجات اس عرصے میں نمایاں رہے**

اقتصادی تحریک کا پیکیج (ای ایس پی) جس کا اعلان کووڈ کی وبا آنے کے بعد مارچ 2020ء میں کیا گیا تھا، اقتصادی بحالی میں مدد دینے اور وبا کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے تھا۔ کاروباری اداروں، زراعت، اور معیشت کے کمزور طبقوں کی مدد کے لیے، اور وبا اثرات محدود رکھنے کے لیے صحت عامہ کی سہولتوں میں بہتری کی خاطر مختص مجموعی رقم میں سے جون 2021ء تک تقریباً ایک تہائی رقم خرچ کی گئی تھی۔<sup>16</sup> مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کووڈ ویکسین کی خریداری کے لیے مزید 69 ارب روپے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو ادا کیے گئے۔ اکتوبر 2021ء تک مجموعی طور پر 100 ملین خوراکیں دی گئیں جن میں سے تقریباً 38 ملین افراد کی مکمل اور 68 ملین کی جزوی ویکسینیشن ہو چکی تھی۔

اس کے علاوہ سودی ادائیگیوں کا دباؤ خاص طور پر بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیاں بلند سطح پر رہنے کی توقع تھی جس کی جزوی وجہ یہ تھی کہ روپے کی قدر کم ہوئی اور لائبریری عالمی نشانیہ شرحیں بتدریج بڑھیں۔

حقیقی معنوں میں وفاقی اخراجات میں نمو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گھٹ کر 9.9 فیصد رہ گئی جو گذشتہ سال 17.9 فیصد تھی۔ اس کی بنیادی وجہ ملکی اور بیرونی دونوں قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں آنے والی کمی تھی جس نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر سودی اخراجات میں 39.0 فیصد تیز رفتار اضافے کا جزوی ازالہ کر دیا (شکل 4.8)۔ یہ پیش رفت مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں بالکل برعکس تھی جب اخراجات کی نمو کی بڑی وجہ سودی ادائیگیاں تھیں (شکل 4.9)۔ دریں اثنا، غیر سودی اخراجات بجٹ تخمینوں کے مطابق مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تیزی سے بڑھے۔



## وفاقی اخراجات جاریہ

زیر جائزہ عرصے کے دوران سودی اخراجات میں 16.1 فیصد تخفیف نے وفاقی اخراجات جاریہ میں نمو کو گذشتہ سال کے مقابلے میں روک رکھا (جدول 4.8)۔ تاہم زراعت اور گرانٹس پر اخراجات تیزی سے بڑھنے سے، اور پنشن اور دفاع

<sup>15</sup> سرکلر نمبر Exp.IV/2016-440 - (1)7، بتاریخ 15 جولائی 2021ء، اخراجات ونگ، خزانہ ڈویژن۔

<sup>16</sup> اقتصادی تحریک کا پیکیج 1.2 ٹریلین روپے کا تھا۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

انچ پی ایل کو ایک چھوٹی رقم بھی ادا کی گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 22ء کے بجٹ میں مذکورہ انتظامی منصوبے کے تحت آئی پی پیز / پی انچ پی ایل کو واجبات کے تصفیے کے لیے 266 ارب روپے کی ادائیگی رکھی گئی ہے۔

## مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں سودی ادائیگیاں کم ہو گئیں

مالی سال 21ء کے دوران سودی ادائیگیاں تیزی سے بڑھنے کے بعد مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یہ ملکی اور بیرونی دونوں قرضوں پر کچھ دھیمی پڑ گئیں جس سے ایف بی آر ٹیکسوں پر قرضے کی واپسی کا دباؤ کم ہو گیا (تھل 4.10)۔

سماجی تحفظ کے سلسلے میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت رقوم کا اجرا گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کم رہا۔ اس کی بنیادی وجہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی سے احساس ابھر جیسی کیش ٹرانسفر پروگرام کا منقطع ہونا ہے۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زراعت پر اخراجات گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت 71 ارب روپے بڑھ گئے۔ اس اضافے کا بنیادی سبب یہ تھا کہ یوٹیلیٹی اداروں کو نرخوں کے تفریق کا زراعت جاری کیا گیا جو ہر سال پہلی سہ ماہی کے بعد ادا کیا جاتا ہے۔ تاہم اس سال قبل از وقت اجرا سے مجموعی نمو پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھ گئی۔ اس کے علاوہ گردشی قرضے کے انتظامی منصوبے کے تحت پی

## جدول 4.8: وفاقی اخراجات کی صورت حال

نمو	سہ ماہ 21ء	سہ ماہ 22ء	سہ ماہ 21ء	سہ ماہ 22ء	ارب روپے، نمونہ فیصد میں
	17.9	1540.1	1401.9	9.9	مجموعی اخراجات (الف+ب)*
	16.4	1360.6	1271.5	7.0	(الف) اخراجات جاریہ
	29.8	622.7	742.1	-16.1	مارک اپ ادائیگیاں
	38.6	571.1	684.9	-16.6	ملکی
	-26.4	51.6	57.2	-9.7	بیرونی
	-7.5	261.7	224.5	16.6	دفاعی امور اور خدمات
	-12.6	110.7	86.7	27.7	پنشن
	1.9	89.5	88.9	0.6	حکومت کے اخراجات
	-	73.9	2.8	-	زراعت
	37.8	202.1	126.4	59.9	صوبوں اور دیگر گرانٹس
	-20.8	32.6	18.1	80.6	صوبوں کو گرانٹس
	57.3	169.5	108.3	56.4	دیگر گرانٹس
	34.7	179.5	130.5	37.6	(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری
	-7.6	143.8	86.4	66.4	مجموعی ترقیاتی اخراجات
	-11.7	143.8	82.5	74.3	سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات
	-45.8	35.5	11.8	201.5	جس میں سے صوبوں کو ترقیاتی گرانٹس
	3603.8	3.9	3.9	-100.0	دیگر ترقیاتی اخراجات
	1244.5	35.7	44.0	-18.9	خالص قرض گاری
	376.1	33.1	-6.7	-591.5	صوبے
	982.5	2.6	50.7	-94.9	دیگر

\* ماسوائے شماریاتی تفرق

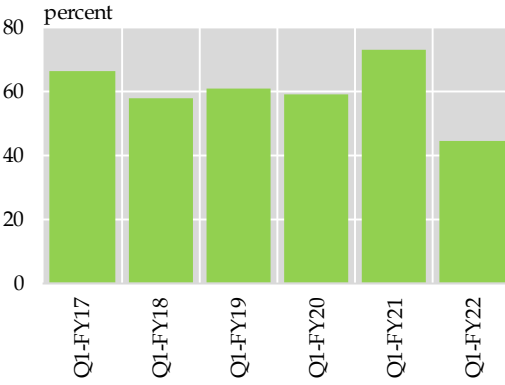
ماخذ: وزارت خزانہ

### مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پنشن اور دفاعی اخراجات نمایاں طور پر بڑھے

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پنشن اخراجات گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت 27.7 فیصد بڑھ گئے۔ اس سال اضافے کا اہم سبب سرکاری ملازمین کی پنشنوں میں اضافہ تھا۔<sup>18</sup>

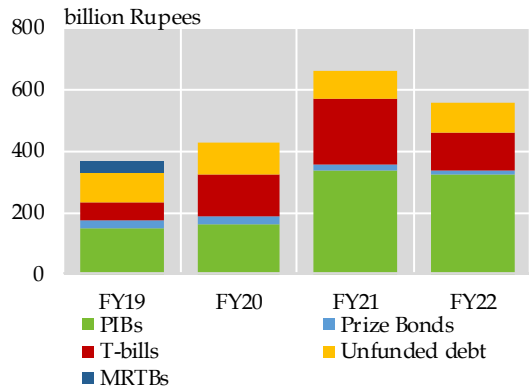
مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دفاعی اخراجات میں 16.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال یہ اخراجات کم ہوئے تھے۔ مالی سال 22ء کے بجٹ میں دفاعی اخراجات کا ہدف تنخواہ میں اضافے کے ساتھ ساتھ فوجی حکام کے لیے خصوصی الاؤنس کے پیش نظر زائد متعین کیا گیا ہے۔

### شکل 4.10: ایف بی آر کے ٹیکس محاصل میں سودی ادائیگیوں کا تناسب



Source: Ministry of Finance

### شکل 4.11: وثیقہ جاتی لحاظ سے سودی ادائیگیاں (سہ 1)



Source: State Bank of Pakistan

مزید برآں، دفاع سے متعلق بعض اخراجات کے لیے ڈیٹا کی درجہ بندی میں تبدیلی نے بھی اس اضافے میں جزوی طور پر حصہ لیا۔ مثال کے طور پر مالی سال 21ء کے دوران، سیکورٹی بڑھانے سے متعلق اخراجات کو دیگر ترقیاتی اخراجات

پورے مالی سال 21ء کے دوران شرح سود پست رکھی گئی جس کا فائدہ یہ ہوا کہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں 16.6 فیصد کمی واقع ہوئی جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 684.9 ارب روپے تھیں (شکل 4.11)۔ اس کی بنیادی سبب ٹی بلوں پر پست ادائیگیاں تھیں کیونکہ عرصیت پوری کرنے والے ششماہی اور ایک سالہ ٹی بلوں پر لاگو شرح مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت بالترتیب 500 اور 600 بی پی ایس کم ہو گئی تھی۔ اسی طرح پی آئی بیز پر بھی سودی ادائیگیاں کم ہو گئیں۔ اس میں پی آئی بیز اسٹاک میں نمو کے سست پڑ جانے کے ساتھ ساتھ سہ ماہی کے دوران عرصیت پوری کرنے والے پی آئی بیز پر لاگو شرح میں سال بسال 450 بی پی ایس کی بھی کار فرما رہی۔<sup>17</sup> بیرونی سودی ادائیگیاں بھی کم ہو گئیں جو قرض واپسی کی معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت ملنے والے ریلیف اور نشانیہ شرح سود (لائبور) کے پست رہنے کے اثرات کی عکاسی ہے۔

<sup>17</sup> یاد رہے کہ حکومت نے اسٹیٹ بینک کی تحویل میں موجود ایم آر ٹی بیز کو جون 2019ء کے اختتام پر پی آئی بیز میں تبدیل کر لیا تھا جن کی عرصیت 3 سے 10 سال تھی۔ اسٹیٹ بینک کے قرضوں کا تقریباً 70 فیصد اسٹاک رواں شرح والے 10 سالہ پی آئی بیز میں تبدیل کر لیا گیا تھا۔ مارچ 2020ء کے بعد سے ستمبر 2021ء تک پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 625 بی پی ایس کی سے ملکی قرضے کی واپسی کی رفتار بھی سست ہو گئی۔ قلیل مدتی قرضے کی رقم، جسے جون 2019ء کے اختتام پر طویل مدتی قرضے میں بدل لیا گیا تھا، تقریباً 6.4 ٹریلین روپے ہو گئی۔ اس اسٹاک کے تقریباً 70 فیصد (4.5 ٹریلین روپے) کو رواں شرحوں پر تبدیل کر لیا گیا۔

<sup>18</sup> سرکلر نمبر Reg.6/2021-486 (1)-4، بتاریخ 8 جولائی 2021ء، ریگولیشن ونگ، خزانہ ڈویژن۔  
سرکلر نمبر F.4(3)R-4/2011-4، نظر ثانی، بتاریخ 26 جولائی 2021ء، ریگولیشن ونگ، خزانہ ڈویژن۔

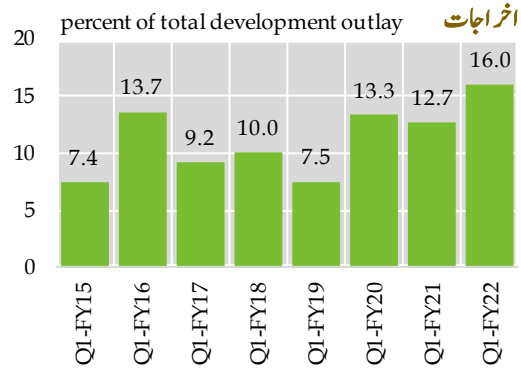
### وفاقی ترقیاتی اخراجات

اقتصادی سرگرمیوں کو مہمیز فراہم کرنے کے ضمن میں، وفاقی پی ایس ڈی پی برائے مالی سال 22ء کے لیے مالی سال 22ء کے بجٹ کا ہدف 900 ارب روپے مقرر کیا گیا تھا، جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 34.9 فیصد زائد تھا۔ اس تخمینے کے مطابق، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں وفاقی ترقیاتی اخراجات میں 66.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 7.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ ترقیاتی اخراجات کا سالانہ تخمینہ 16 فیصد رہا، جو کہ وفاقی پی ایس ڈی پی رقوم کے اجرا کی حکمت عملی میں بیان کردہ معیار کے قریب ہے۔<sup>19</sup> یہ روش گزشتہ برسوں کے برعکس ہے، جب بالعموم مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں ترقیاتی اخراجات نہیں ہوتے ہیں۔ (شکل 4.12)۔

صوبوں کو دی جانے والی وفاقی ترقیاتی گرانٹس میں نمایاں اضافہ ہوا جس نے پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی ترقیاتی اخراجات کو بھی تحریک دی۔ مالی سال 22ء کے

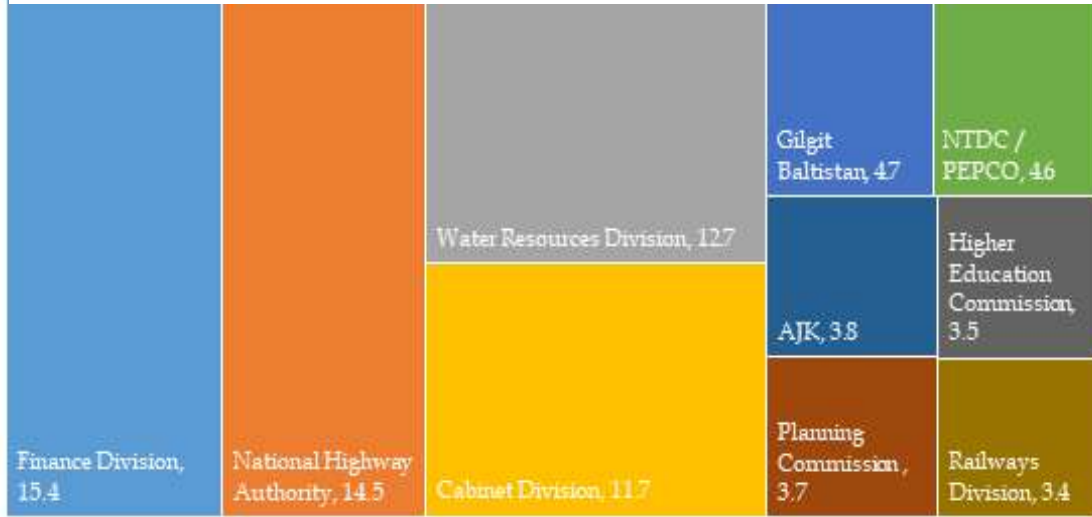
میں شامل کیا گیا تھا۔ تاہم، مالی سال 22ء کے بجٹ میں، ان اخراجات کی درجہ بندی دفاعی امور اور خدمات کے اخراجات جاریہ کی مد میں کی گئی ہے۔

### شکل 4.12: سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام، وفاقی حکومت کے اخراجات



Source: Planning Commission

### شکل 4.13: سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام، سرفہرست 10 رقوم، حصہ بلحاظ ڈویژن (فیصد)



Source: Planning Commission of Pakistan

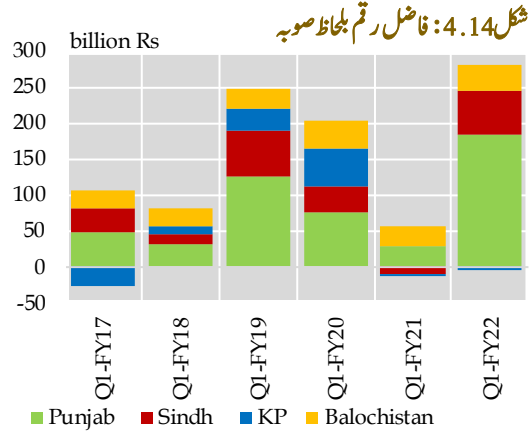
<sup>19</sup> سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کی حکمت عملی کے مطابق، وفاقی پی ایس ڈی پی کے اخراجات کا 20 فیصد پہلی سہ ماہی میں خرچ کیا جانا چاہیے۔ دوسری اور تیسری سہ ماہی میں 30 فیصد اور ہر مالی سال کی آخری سہ ماہی میں 20 فیصد۔ ماخذ: پبلک سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ پروگرام 20-2019ء کے لیے مختص فنڈز کے حوالے سے اجرائی نظر ثانی شدہ حکمت عملی، بجٹ ونگ، فنانس ڈویژن

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی ایس ڈی پی کی رقوم کے اجرا ان مقاصد سے ہم آہنگ تھے اور پانی کے ذرائع، سڑک کے انفراسٹرکچر، اور خصوصی علاقوں کی ترقی سے منسلک محکموں پر مرکوز تھے (شکل 4.13)۔<sup>21</sup>

لے ترقیاتی ترجیحات بڑی حد تک پانی، خوراک، توانائی کے وسائل، سڑکوں کے انفراسٹرکچر، پائیدار ترقی (ایس ڈی چیز) کے اہداف اور سی پیک منصوبوں پر مرکوز تھیں۔<sup>20</sup>

#### 4.4 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی صوبائی زر فاضل 276.9 ارب روپے رہا یعنی جی ڈی پی کا 0.5 فیصد، جو مالی سال 22ء کے سالانہ ہدف کا تقریباً نصف ہے۔ خیبر پختونخوا، جس نے 3.2 ارب روپے کا خسارہ ظاہر کیا، کے علاوہ تمام صوبوں نے زر فاضل میں حصہ ڈالا (شکل 4.14)۔ مجموعی صوبائی محاصل میں 418.9 ارب روپے کے اضافے نے صوبائی اخراجات میں ہونے والے 186.4 ارب روپے کے اضافے کے اثر کو زائل کر دیا، جس سے صوبائی فاضل میں مجموعی اضافہ ہو گیا (شکل 4.15)۔

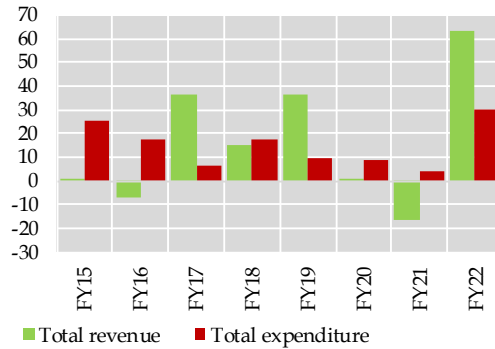


Source: Ministry of Finance

#### صوبائی محاصل

قابل تقسیم پُول سے وفاق کی جانب سے صوبوں کو منتقلی میں قابل ذکر اضافے سے مجموعی صوبائی محاصل کی نمو بڑھ گئی۔ مزید برآں، صوبوں کے اپنے ذرائع سے محاصل کی بہتر وصولی اور صوبوں کو دی جانے والی بلند وفاق گرانٹس نے صوبائی محاصل میں مزید اضافہ کر دیا۔

#### شکل 4.15: صوبائی محاصل اور اخراجات میں نمو (سہ 1)



Source: Ministry of Finance

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کے اپنے محاصل میں 28.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں کمی دیکھی گئی تھی (جدول 4.9)۔ نمو میں پیشتر حصہ پنجاب اور سندھ کا تھا (شکل 4.16)۔ پنجاب میں اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی کی وجہ سے خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس) کی وصولی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کے دوران کاروبار کرنے میں آسانی کے لیے 50 ارب روپے سے زائد کی رقم کا ٹیکس ریلیف پیکیج جاری رہنے کے باوجود یہ اضافہ ہوا۔<sup>22</sup> سندھ کے ضمن میں، درآمدات میں ہونے والے اضافے

<sup>20</sup> ماخذ: فیڈرل پی ایس ڈی پی (2021-22ء)، منصوبہ بندی کمیشن۔ اسلام آباد

<sup>21</sup> پانی کے شعبے میں خیبر پختونخوا میں داسو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کو ترجیحی حیثیت حاصل تھی۔

<sup>22</sup> مالی سال 22ء کے بجٹ میں، حکومت پنجاب نے مختلف شعبوں کے لیے 20 سے زائد خدمات پر سیلز ٹیکس، اسٹامپ ڈیوٹی، پراپرٹی ٹیکس، تفریحی ڈیوٹی کی شرح میں کمی کر کے کووڈ سے متاثرہ علاقوں کے لیے ٹیکس

ریلیف پیکیج کا اعلان کیا۔ ماخذ: مالی سال 22ء کی بجٹ دستاویزات۔ حکومت پنجاب

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### جدول 4.9: صوبائی مالیاتی کارروائیاں

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

نمو		م 22ء سہ 1	م 21ء سہ 1	م 22ء سہ 1	م 21ء سہ 1
63.6	-16.7	1077.8	658.9	الف۔ مجموعی حاصل (الف+ب+ج)	
60.2	-17.7	807.5	504.0	الف۔ وفاقی حاصل میں صوبوں کا حصہ	
338.1	-46.4	101.2	23.1	ب۔ وفاقی قرضے اور منتقلیاں	
28.3	-2.7	169.0	131.8	ج۔ صوبوں کے اپنے حاصل	
20.6	6.9	134.8	111.8	ٹیکس	
71.0	-35.3	34.2	20.0	نان ٹیکس	
30.3	4.3	800.9	614.5	ب۔ گل اخراجات (الف+ب)	
14.5	9.2	648.0	565.9	الف۔ جاریہ	
71.2	27.2	153.8	89.8	ب۔ ترقیاتی	
-	-	-0.9	-41.2	ج۔ شاریاتی فرق	
524.0	-78.0	276.9	44.4	مجموعی توازن (الف-ب)	

\* مالکاری میں منفی علامت کا مطلب زرفاضل ہے۔

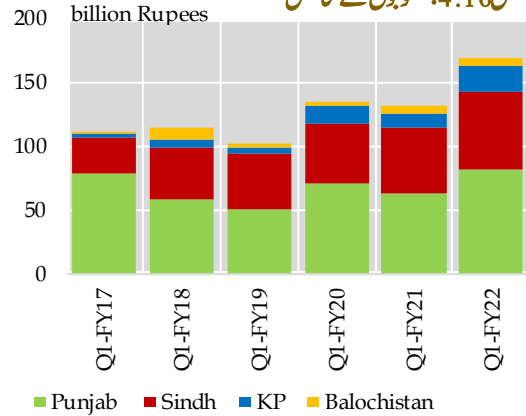
ماخذ: وزارت خزانہ

### صوبائی اخراجات

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی صوبائی اخراجات میں بھی 30.3 فیصد کی نمایاں نمو درج کی گئی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 4.3 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ یہ اضافہ جاریہ اور ترقیاتی اخراجات میں دیکھا گیا۔

بالخصوص جاریہ اخراجات میں اضافہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافے سے ہوا۔ پنجاب نے تنخواہوں اور پنشن میں 10 فیصد اضافے اور مالی اعتبار سے پریشان ملازمین کو 25 فیصد خصوصی الاؤنس دینے کا اعلان کیا۔<sup>23</sup> اسی طرح سندھ اور خیبر پختونخوا نے بھی مالی سال 22ء کے لیے تنخواہوں میں 20 فیصد اضافے کا اعلان کیا۔ علاوہ ازیں، خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے صوبوں میں صحت اور تعلیم کے شعبوں پر اخراجات میں اضافہ ہوا (شکل 4.17)۔<sup>24</sup>

### شکل 4.16: صوبوں کے حاصل



Source: Ministry of Finance

سے بندرگاہ اور جہاز رانی کی خدمات پر جی ایس ٹی ایس کی وصولی میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خیبر پختونخوا میں صوبے کے اپنے حاصل کی وصولی بنیادی طور پر بلند برقیاتی منافع سے حاصل ہوئی۔

<sup>23</sup> مالی سال 22ء کے لیے پنجاب کے بجٹ کی جھلکیاں۔ حکومت پنجاب۔

<sup>24</sup> اسپتال کی خدمات میں بہتری اور تعلیمی منصوبوں کو جاری رکھنا چند اہم ترین شعبے ہیں۔ مثلاً، سندھ نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پرائمری اور سیکنڈری اسکول کی تعلیم پر رقم خرچ کی ہیں۔

خیبر پختونخوا کے ترقیاتی بجٹ میں ضم شدہ علاقوں سمیت صوبے کی ترقی پر توجہ دی گئی،<sup>27</sup> جبکہ مالی سال 22ء کے سالانہ ترقیاتی منصوبے کے لیے 150 ارب روپے مختص کیے گئے۔ اسی طرح، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں تعمیرات اور ٹرانسپورٹ کے لیے مختص حصہ غالب رہا (شکل 4.17)۔<sup>28</sup>

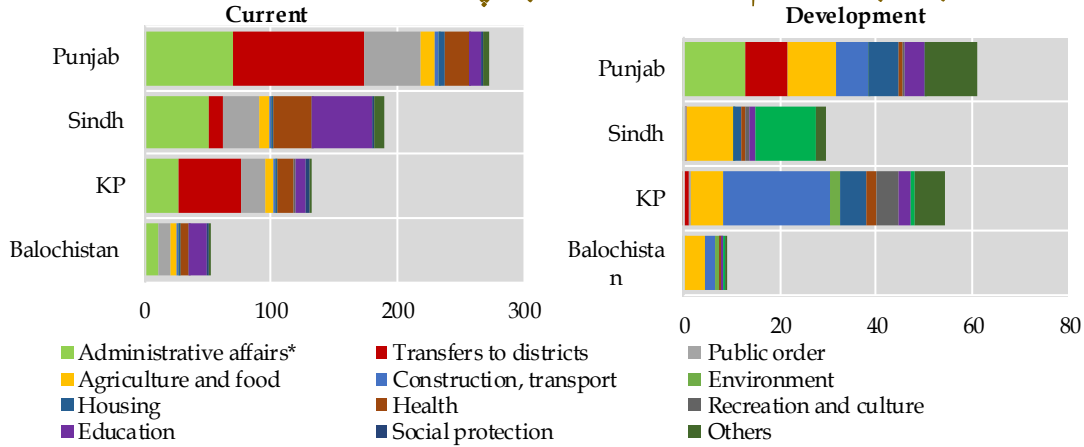
#### 4.5 سرکاری قرضہ

مالی تقاضوں میں کمی کے باوجود، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری قرضوں کی رفتار میں تیزی آئی۔ سرکاری قرضوں کا ذخیرہ 1.6 ٹریلین روپے اضافے کے ساتھ 41.5 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 0.6 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس برس تمام تر اضافے میں سے، 1.2 ٹریلین روپے کا اضافہ دوران مدت ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 7.7

اسی طرح صوبائی حکومتوں نے بھی مالی سال 22ء کے ترقیاتی بجٹوں میں بڑے اضافے کا اعلان کیا۔ مثلاً، پنجاب نے گزشتہ برس کے 223 ارب روپے کے اضافے کے ساتھ مالی سال 22ء کے لیے 570 ارب روپے کے ترقیاتی اخراجات کا اعلان کیا۔ اس میں 360 ارب روپے کا ضلعی ترقیاتی پیکیج اور پنجاب کی پوری آبادی کے لیے 'یونیورسل ہیلتھ انشورنس' پروگرام (80 ارب روپے) پر اخراجات شامل ہیں۔<sup>25</sup> مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اضلاع کو رقوم کی بلند منتقلی اور صحت پر بڑھتے ہوئے اخراجات سے ان ترجیحات کی عکاسی ہوتی ہے۔

اسی طرح، سندھ نے مالی سال 22ء کے لیے 83 ارب روپے اضافے کے ساتھ ترقیاتی بجٹ کو بڑھا کر 252 ارب روپے تک کرنے کا اعلان کیا۔ صحت اور تعلیم کے شعبے توجہ کا مرکز تھے۔<sup>26</sup> اسی طرح، دوران سہ ماہی ان دونوں شعبوں پر بھی جاریہ اخراجات بڑھ گئے (شکل 4.17)۔

شکل 4.17: صوبائی اخراجات کی ترجیحات م س 22ء سہ ماہی کے دوران (ارب روپے)



Source: Ministry of Finance

<sup>25</sup> مالی سال 22ء کے لیے پنجاب کے بجٹ کی جھلکیاں۔ حکومت پنجاب۔

<sup>26</sup> مالی سال 22ء کے لیے سندھ کے بجٹ کی دستاویزات۔ حکومت سندھ۔

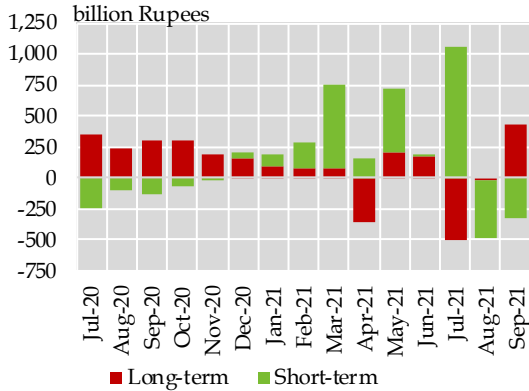
<sup>27</sup> 2018ء میں 25 ویں آئینی ترمیم نے وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (فانا) کو باضابطہ طور پر خیبر پختونخوا (کے پی) میں ضم کر دیا۔ 19-2018ء کے دوران، سرکاری طور پر انتظامی انضمام کیا گیا۔ اس کے بعد سے، صوبے میں نئے ضم شدہ علاقوں کے ترقیاتی اخراجات بڑھتے ہوئے مالی سال 22ء کے لیے (بجٹ کے مطابق) 97 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ ماخذ: خیبر پختونخوا او ایٹ پیپر برائے مالی سال 22ء۔

<sup>28</sup> خیبر پختونخوا او ایٹ پیپر برائے مالی سال 22ء۔ حکومت خیبر پختونخوا۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

دوسری جانب، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی قرضوں میں نمو پست ہو گئی۔ جزدان کے لحاظ سے، حکومت اسٹیٹ بینک سے نئے قرضے نہ لینے کے اپنے عزم پر قائم رہی۔ ماہانہ تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی 2021ء کے دوران ٹی بلز (قلیل مدتی قرض) کے اسٹاک میں تیزی سے اضافہ ہوا، جبکہ بعد کے مہینوں میں کمی آئی (شکل 4.19)۔ یہ انداز مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے حکومت کی طرف سے مقرر کردہ نیلامی کے اہداف کے مطابق تھا۔

### شکل 4.19: سرکاری قرضے میں تبدیلی بلحاظ مدت

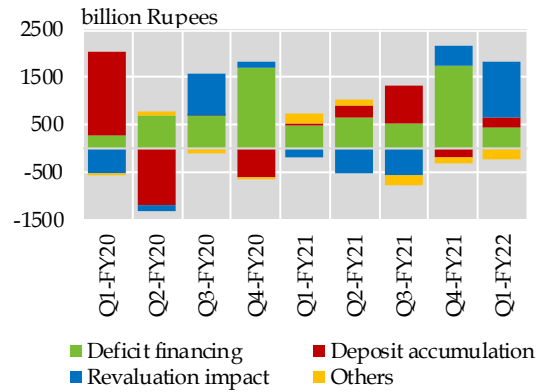


Source: State Bank of Pakistan

قلیل مدتی و شیعے میں مارکیٹ کی دلچسپی کو توقع کے پیش نظر، ٹی بلز کے اہداف جولائی 2021ء میں آنے والی عرصیتوں سے زائد مقرر کیے گئے تھے۔ اس کی وجہ مالکاری کی ضروریات کو پورا کرنا اور اس مہینے میں ہونے والی معین شرح پنی آئی بیز کے حوالے سے ایک بڑی رقم (961.0 ارب روپے) کی واپسی تھی۔ اس کے بعد آئندہ مہینوں میں، نیلامی کے اہداف کے مطابق، حکومت نے ٹی بلز پر خالص

فیصد کمی سے ہوا (شکل 4.18)۔<sup>29</sup> بینکاری نظام میں موجود حکومتی ڈپازٹس میں معمولی اضافے نے بھی سرکاری قرضوں کے مجموعی اضافے میں جزوی طور پر حصہ لیا۔<sup>30</sup>

### شکل 4.18: سرکاری قرضے میں تبدیلی کا منبع



Source: State Bank of Pakistan

بیعت ترکیبی کے لحاظ سے، سرکاری قرضوں میں تقریباً 90 فیصد اضافہ بیرونی ذرائع سے ہوا۔ بیرونی قرضوں کا خاکہ عرصیت خاصی حد تک طویل مدتی میعادوں کی طرف مائل رہا، جس کی بنیادی وجہ یورو بانڈ کا اجراء اور کثیر فریقی اداروں سے رقوم کی آمد تھی۔ مزید برآں، عالمی ایس ڈی آر کی مختص کردہ رقوم کے تحت آئی ایم ایف سے 2.8 ارب ڈالر کی آمد کے ساتھ مرکزی بینک کے بیرونی واجبات میں بھی اضافہ ہوا۔<sup>31</sup>

<sup>29</sup> بیرونی قرضوں کا مختلف کرنسیوں میں معاہدہ کیا جاتا ہے اور ڈالر کے مقابلے مختلف کرنسیوں کی اختتامی مدت کی شرح مبادلہ استعمال کرتے ہوئے اسے ڈالر میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، رپورٹنگ کے مقاصد کے لیے اختتامی مدت کی شرح مبادلہ کا استعمال کرتے ہوئے ڈالر کی قیمت کو روپے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ متعلقہ کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافہ / کمی پاکستان کے لیے نو قدر پینائی فوائد / نقصان کا باعث بنتی ہے۔ اسی طرح ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی / اضافہ پاکستان کے لیے نو قدر پینائی فوائد / نقصان کا باعث بنتا ہے۔ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے 1.2 ٹریلین روپے کے نو قدر پینائی نقصان مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافے کے ذریعے حاصل کیے گئے 0.4 ارب ڈالر کے نو قدر پینائی فوائد سے تجاوز کر گئے۔

<sup>30</sup> حکومتی ڈپازٹس میں وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتیں شامل ہیں۔ بینکاری نظام کی تحویل میں موجود حکومتی ذخائر میں مجموعی اضافہ صوبائی حکومتوں کی وجہ سے ہوا۔ اسٹیٹ بینک کے زیر تحویل صوبائی حکومتوں کے ذخائر میں 0.3 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا جبکہ اسٹیٹ بینک کے پاس موجود وفاقی حکومت کے ڈپازٹس میں تقریباً 0.2 ٹریلین روپے کی کمی ہوئی۔  
<sup>31</sup> بیرونی واجبات سرکاری بیرونی قرضوں کا حصہ نہیں ہیں۔

### ملکی قرضہ

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 0.2 ٹریلین روپے اضافے کے ساتھ ستمبر 2021ء کے آخر تک سرکاری ملکی قرضوں کا ذخیرہ 26.4 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا (جدول 4.10)۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی فنڈز کی مناسب دستیابی نے ملکی قرضوں کی نمو کو کم کر کے 0.6 فیصد کر دیا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.8 فیصد تھی۔

### جدول 4.10: سرکاری ملکی قرضے میں تبدیلی (سہ ماہی)

ارب روپے

خالص بہاؤ		
م س 22ء	م س 21ء	
178.4	419.3	سرکاری ملکی قرضہ بلحاظ ادارہ
70.6	312.0	الف۔ بینکاری نظام کے ذریعے
355.6	597.0	جدولی بینکوں سے
-285.0	-285.0	اسٹیٹ بینک سے
107.2	107.4	ب۔ نان بینک کے ذریعے بلحاظ آلہ
-67.2	898.6	الف۔ مستقل قرضہ
250.8	-480.0	ب۔ رواں قرضہ
-14.0	0.8	ج۔ غیر فنڈڈ قرضہ
-13.5	5.7	قومی بچت اسکیم (انعامی بانڈز کا خالص)
-0.1	-0.1	د۔ غیر ملکی کرنسی کے آلات
8.3	0.7	ہ۔ نیا پاکستان سرٹیفکیٹس

ماخذ: اسٹیٹ بینک

### تمسک کے لحاظ سے تجزیہ

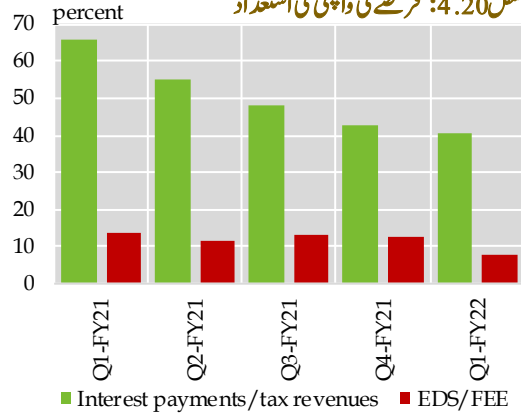
### جولائی 2021ء کے بعد حکومت نے ایبم ٹی بیز کی خالص واپسی کی

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے قلیل مدتی تمسکات میں منڈی کی دلچسپی محسوس کرتے ہوئے مارکیٹ ٹریڈری بلز (ایبم ٹی بیز) کی عرصیت کا خالص ہدف 525 ارب روپے کی خاصی بلند سطح پر مقرر کیا تھا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے

ادا نیکیاں کیں، نتیجتاً ان کے اسٹاک میں کمی واقع ہو گئی۔ تاہم، پندرہ روزہ اور سہ ماہی ری سیٹ کے اختیار کے حامل رواں شرح پی آئی بیز میں مارکیٹ کی بڑی دلچسپی رہی۔ لہذا، ان آلات کے ذریعے جمع کیے گئے قرض اہداف سے تجاوز کر گئے، نتیجتاً اگست اور ستمبر 2021ء کے دوران پی آئی بیز کے اسٹاک میں اضافہ ہوا۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کی ادائیگی قرض کی صلاحیت، جس کی پیش گوئی سودی ادائیگیوں اور ٹیکس محاصل نیز بیرونی قرضوں کی واپسی اور مبادلہ آمدنی (ایف ای ای) کے تناسب سے کی جاتی ہے، میں بہتری آئی ہے (شکل 4.20)۔<sup>32</sup>

### شکل 4.20: قرضے کی واپسی کی استعداد

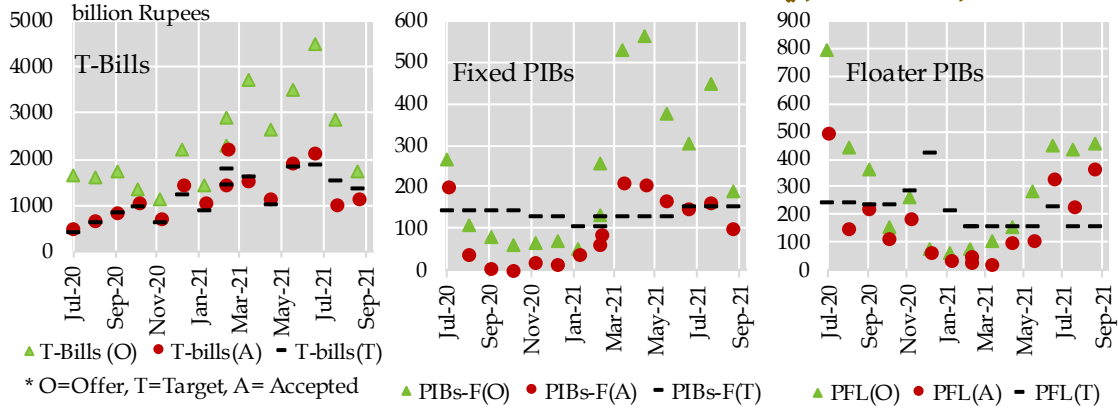


Source: Ministry of Finance, State Bank of Pakistan

جیسا کہ نیلامی کے اہداف سے دیکھا گیا، طویل مدتی وثیقتوں میں سرمایہ کاری میں مارکیٹ کی ہچکچاہٹ کے پیش نظر، پی آئی بی کے اہداف عرصیتوں سے کم رکھے گئے تھے۔ زری پالیسی کے بارے میں غیر یقینی صورت حال میں، طویل مدتی وثیقتے میں مارکیٹ کی دلچسپی کو برقرار رکھنا ایک مشکل کام ہے۔ تاہم، حکومت طویل مدتی وثیقتے کے لیے بلند اہداف مقرر کر کے ملکی قرض کی عرصیت کو طول دینے کے اپنے عزم کا اشارہ دے سکتی ہے۔ اس سے حکومت کو قرض کی وسط مدتی حکمت عملی، جیسے خاکہ عرصیت میں بہتری اور قرض گیری کی پست لاگت کو یقینی بنانے، کے مقصد کو حاصل کرنے کی صلاحیت کو مزید تقویت ملے گی۔

<sup>32</sup> مبادلہ آمدنی ایشیا کی مجموعی برآمدات، خدمات کی برآمدات، بنیادی آمدنی کے کھاتے کے قرضے اور ثانوی آمدنی کے کھاتے کے قرضوں کا مجموعہ ہے۔

شکل 4.21: سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری



Source: State Bank of Pakistan

#### م س 22ء میں پی آئی بی کی خالص واپسی

اگرچہ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں رواں شرح پی ایف ایلز میں سرمایہ کاری بڑھی، تاہم معین شرح پی آئی بی کے حوالے سے رقوم کی خالص واپسی نے پی ایف ایلز میں رقوم کی آمد کے اثر کو زائل کر دیا۔ مجموعی طور پر آخر ستمبر اور آخر جون 2021ء کے درمیان پی آئی بی سے رقوم کے خالص انخلا کا حجم 67.0 ارب روپے درج کیا گیا۔ اس میں اسٹیٹ بینک کو واپس کیے گئے 0.3 ٹریلین روپے بھی شامل ہے۔ حکومت نے اسٹیٹ بینک کے 7.7 ٹریلین روپے کے قرضے (بشمول اگست 2021ء میں 0.3 ٹریلین روپے)، جس کی نوخاکہ بندی م س 19ء کے اختتام پر کردی گئی تھی، میں سے ہنوز 0.9 ٹریلین روپے کی چکتائی کردی ہے۔ مجموعی رقم میں سے لگ بھگ 1.2 ٹریلین روپے کی نوخاکہ بندی معین پی آئی بی میں کی گئی۔

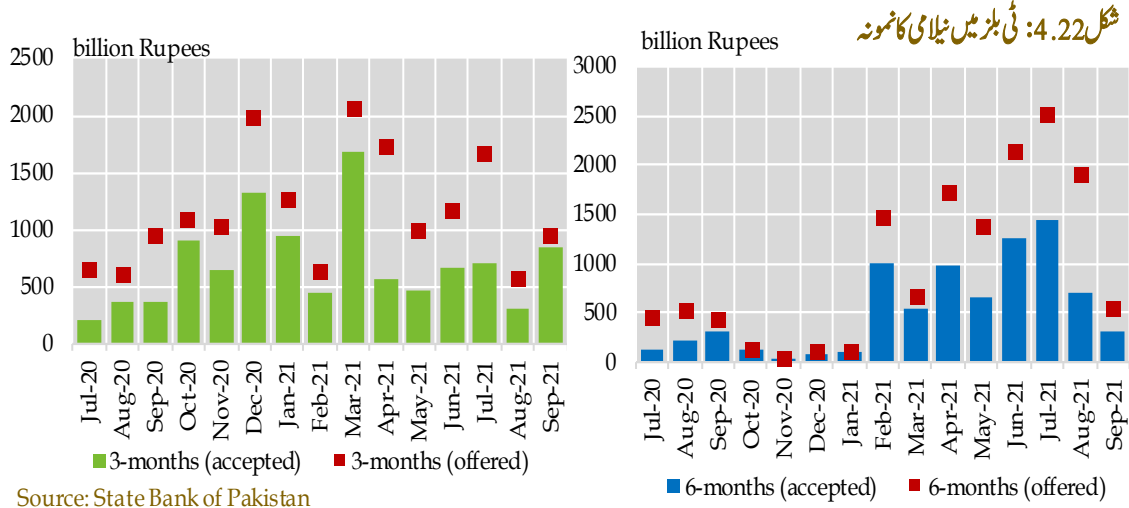
سہ ماہی کے دوران پی آئی بی کی نیلامی کارخانہ بھی تبدیل ہو گیا۔ پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقعات اور بینکوں کے پی آئی بی میں پہلے سے ہی بلند اکتشاف نے طویل مدتی تمسکات میں مزید سرمایہ کاری، بالخصوص معین شرح پی آئی بی میں، کی حوصلہ شکنی کی۔ تاہم 2 اور 3 سالہ پی ایف ایلز میں منڈی کی دلچسپی، پندرہ ایام اور سہ ماہی کو پین ری سیٹ آپشن کے ساتھ، مضبوط رہی۔ اگست اور ستمبر 2021ء میں ان تمسکات کے باعث ملکی قرضے کے خاکہ عرصیت میں توسیع کا موقع ملا۔ تاہم، چونکہ

میں منفی 903 ارب روپے تھا۔ اسی طرح، رواں شرح پی آئی بی کے لیے 525 ارب روپے کے ہدف کا اعلان کیا گیا تھا، جو م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 830 ارب روپے تھا۔

دوسری جانب معین شرح پی آئی بی کی نیلامی کا ہدف 150 ارب روپے مقرر کیا گیا، جبکہ 961 ارب روپے کی عرصیت جولائی 2021ء میں واجب الادا تھی۔ چنانچہ جولائی 2021ء میں ٹی بلز (خصوصاً شہماہی) کی پیشکش کردہ اور منظور کردہ رقم بلند سطح پر رہی (شکل 4.21 اور 4.22)۔ آنے والے مہینوں میں ٹی بلز کے ذریعے رقوم جمع ہونے میں کمی آئی۔ جولائی میں عرصیت سے منہا کر کے ایم ٹی بی کی منظور کردہ رقم 1041 ارب روپے تھی، اس کی نسبت اگست اور ستمبر 2021ء میں بالترتیب 560 ارب روپے اور 353 ارب روپے واپسی کیے۔

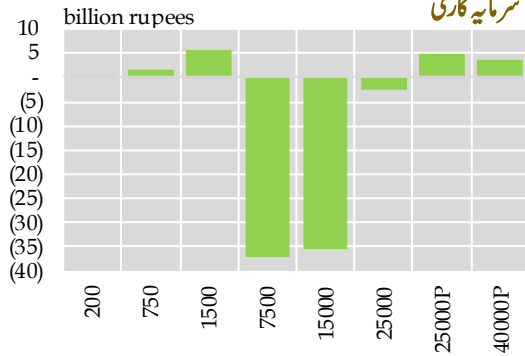
مزید برآں، گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 0.7 ارب روپے کے اضافے کی نسبت، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں شہریوں کے پاس موجود این پی سیز میں 8.3 ارب روپے کی بلند ترین رقوم آئیں۔<sup>33</sup> ان رقوم کی مدد سے سرکاری سرمایہ جاتی قرضوں کے لیے سرمایہ کاروں کی تعداد متنوع بنانے میں بھی مدد ملی۔

<sup>33</sup> ان این پی سیز میں اسلامی اور روایتی اقسام دونوں شامل ہیں۔



Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.23: م س 22ء سے 1 کے دوران انعامی بانڈز میں خالص سرمایہ کاری



Source: Central Directorate of National Savings

### سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

بازقدر پیمائی کے فوائد نے سرکاری بیرونی قرضے کی رفتار دھیمی کر دی

ستمبر 2021ء کے آخر میں سرکاری بیرونی قرضے کا اسٹاک (ماسوائے واجبات) 88.0 ارب ڈالر تک جا پہنچا یعنی م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جو گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 1.9 ارب ڈالر تھا۔ اگرچہ رقوم کی تازہ

نشانیہ شرح سود (سہ ماہی ٹی بل) میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ پی ایف ایبلز پر نفع میں ہر پندرہ روز میں ردوبدل ہوتا ہے، اس لیے نوبت بندی کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔

قومی بچت اسکیموں سے رقوم کا خالص انخلا دیکھنے میں آیا م س 21ء کے آغاز سے قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی کے باعث ادارے ان اسکیموں سے رقوم نکالتے رہے، جس کے نتیجے میں رقوم کا مجموعی طور پر خالص انخلا بالخصوص ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس میں ہوا۔ تاہم گذشتہ برس کے اسی عرصے میں نفع کی شرحوں میں اضافے کی بدولت ریگولر انکم سرٹیفکیٹس اور بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس میں باقاعدگی سے رقوم کی آمد درج کی گئی (جدول 4.11)۔

### م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی پرائز بانڈز بند ہونے کے سبب رقوم نکلاؤنی گئیں

زیر جائزہ مدت کے دوران پرائز بانڈز کے زمرے میں رقوم کا انخلا درج ہوا۔ 7500 روپے اور 15 ہزار روپے مالیت والے زمرے میں رقوم کا جو بلند انخلا ہوا، اس نے پرییم پرائز بانڈز میں درج ہونے والی رقوم کی مجموعی آمد کے فائدے کو زائل کر دیا (شکل 4.23)۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### جدول 4.11: بلحاظ آلہ قومی بچت اسکیموں میں خالص بہاؤ

بہاؤ ارب روپے میں، منافع فیصد میں

منافع کی شرحیں	خالص بہاؤ		مجموعی بہاؤ	
	م س 21ء	م س 22ء	م س 21ء	م س 22ء
9.4	8.3	-2.1	-1.5	10.6
9.4	7.7	-17.9	6.5	22.6
8.8	7.8	5.4	2.9	23.9
11.0	10.1	2.8	3.5	48.0

ماخذ: مرکزی ڈائریکٹوریٹ قومی بچت

قدر میں اضافہ ہے، جس کے باعث سرکاری بیرونی قرضے کے اکٹھا ہونے کی رفتار دھیمی کرنے میں مدد ملی۔<sup>34</sup> سرکاری بیرونی قرضے کا تقریباً 40 فیصد حصہ ڈالر کے بجائے دوسری بیرونی کرنسیوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ ڈالر کے مقابلے میں دیگر بین الاقوامی کرنسیوں میں تبدیلی بیرونی قرضے کے اسٹاک پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ڈالر کے مقابلے میں آئی ایم ایف کے خصوصی ڈارنگ رائٹس کی قدر میں تخفیف کا ان فوائد میں تقریباً نصف حصہ ہے۔ اسی طرح یورو اور جاپانی ین کے مقابلے میں ڈالر کی ٹھوس کارکردگی نے بھی ان فوائد میں اپنا حصہ ڈالا۔ دریں اثنا، ایس ڈی آر کے اضافی اختصاص کے تحت 2.8 ارب ڈالر کے اجرانے ملک کے بیرونی واجبات کو بڑھا دیا (جدول 4.12)۔

### جدول 4.12: سرکاری بیرونی قرضے میں تبدیلی (سہ ماہی)

ملین ڈالر

م س 21ء	م س 22ء	
1,913.0	1,598.0	سرکاری بیرونی قرضہ (1 اور 2)
1,987.5	1,909.0	1- حکومت کے بیرونی قرضے
		جس میں
2,357.5	1,477.0	(i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد)
278.4	-382	بیس کلب
1,487.3	364	کثیر فریقی
984	66	دیگر دو طرفہ
-425.5	140	تجارتی قرضے
-	1,000	یورو بانڈز
1	344	نیا پاکستان سرٹیفکیٹ
-370	432	ii- قلیل مدتی (ایک سال سے کم)
-303.7	473	کثیر فریقی
-26.5	-	تجارتی قرضے
-75.4	-311	2- آئی ایم ایف سے
-859.3	2,881.0	ذرمہبادلہ واجبات
-1,000.00	-	مرکزی بینک کی امانتیں
32	2,725.0	ایس ڈی آر کے اختصاص

ماخذ: اسٹیٹ بینک

**بیرونی قرضوں میں طویل مدتی رقوم کا غلبہ رہا**  
م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں قرضوں کا مجموعی اجرا 3.2 ارب ڈالر رہا، جو م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.9 ارب ڈالر تھا۔<sup>35</sup> کل رقم میں سے 1.9 ارب ڈالر اعانت میزانیہ اور 0.8 ارب ڈالر منصوبہ جاتی امداد کی مد میں جاری ہوئے۔ بالخصوص ایشیائی ترقیاتی بینک نے کووڈ ویکسین اعانتی منصوبے کے لیے 0.3 ارب ڈالر جاری کیے، بین الاقوامی ترقیاتی ایسوسی ایشن (آئی ڈی اے) نے سستی اور صاف ستھری توانائی کے منصوبے کے لیے 0.4 ارب ڈالر فراہم کیے۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں اسلامی ترقیاتی بینک نے بھی قلیل مدتی قرضہ سہولت کے تحت 0.4 ارب ڈالر فراہم کیے۔ آنے والی رقوم کے بڑے حصے (1.6 ارب ڈالر) کی

ترین آمد گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہی، تاہم باز قدر پیمائی کے فوائد تقریباً 10.4 ارب ڈالر رہے، اس کی وجہ دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی

<sup>34</sup> م س 21ء کی پہلی سہ ماہی دوران ملک میں باز قدر پیمائی کے نقصانات کا حجم 0.9 ارب ڈالر درج کیا گیا تھا۔

<sup>35</sup> اس رقم میں آئی ایم ایف، پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹس، نیا پاکستان سرٹیفکیٹس اور غیر متیم افراد کی سرکاری تسکات میں سرمایہ کاری شامل نہیں ہے۔

نو عیت طویل مدتی تھی، جو کثیر قومی ذرائع سے حاصل کی گئیں (جدول 4.13)۔

**جدول 4.13: بیرونی اقتصادی امداد کی تقسیم (سہ 1)**

مقدار ملین ڈالر میں

عطیہ کنندہ	م 21ء	م 22ء
کثیر فریقی ذرائع	1,485	1,595
دو طرفہ ذرائع	105	110
تجارتی قرضے	335	457.5
محفوظ امانت	1000	0
یورہ بانڈ	0	1,000
مکمل	2,925	3,205

ماخذ: وزارت اقتصادی امور

**جدول 4.14: پاکستان کے جاری کردہ یورہ بانڈز**

مقدار ملین ڈالر میں؛ شرح فیصد میں

مدت	مقدار	شرح
مالی سال 21ء		
5 سالہ	1,000	6.0
10 سالہ	1,000	7.38
30 سالہ	500	8.88
مالی سال 22ء		
5 سالہ	300	5.87
10 سالہ	400	7.12
30 سالہ	300	8.45

ماخذ: وزارت خزانہ

**یورہ بانڈ کا اجرا م س 21ء کی نسبت بہتر شرحوں پر ہوا**

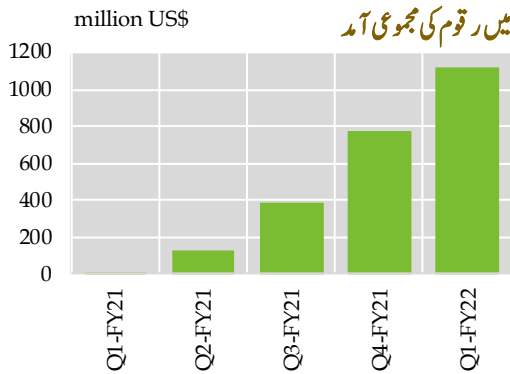
م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے مختلف مدت کے یورہ بانڈ جاری کر کے 1.0 ارب ڈالر اکٹھے کیے۔ مارچ 2021ء میں جب پاکستان تین سال بعد بین الاقوامی سرمایہ منڈی میں دوبارہ داخل ہوا تو پروگرام پر مبنی طرز عمل اختیار کرتے ہوئے گلوبل میڈیم ٹرم نوٹ پروگرام کی رجسٹریشن حاصل کی، جس کے توسط سے اسے باقاعدگی سے اور مختصر نوٹس پر منڈی سے استفادے کی سہولت ملی۔ عالمی منڈی میں سیالیت کی خاطر خواہ دستیابی، بین الاقوامی سودی شرحوں میں موافق

رجحان اور اکتوبر 2021ء میں سکوک کی عرصیت کی تکمیل پر 1.0 ارب ڈالر کے واجبات کی واپسی کو مد نظر رکھتے ہوئے، ان بانڈز کے اجرا کا وقت مناسب تھا۔ مزید برآں، بہتر معاشی کارکردگی کے باعث پاکستان کو مارچ 2021ء کے مقابلے میں قدرے پست شرحیں ملیں (جدول 4.14)۔

**نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں رقوم کی آمد جاری رہی**

زیر جائزہ مدت کے دوران نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں 0.3 ارب ڈالر کی رقوم آئیں۔<sup>36</sup> اس اضافی سرمایہ کاری کے ساتھ ستمبر 2021ء کے اختتام تک سرکاری قرضوں میں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس کا حصہ 1.1 ارب ڈالر تک جا پہنچا (شکل 4.24)۔ ان رقوم سے نہ صرف زر مبادلہ کے ذخائر کو سہارا ملا ہے بلکہ بیرونی قرضے کا خاکہ عرصیت بھی بہتر ہوا ہے۔ دوسری جانب زیر جائزہ مدت میں مقامی حکومت کے تسکات میں بیرونی سرمایہ کاری میں سے 100 ملین ڈالر (قلیل و طویل مدت دونوں) کی رقوم کا انخلاء ہوا۔

**شکل 4.24: غیر مقیم پاکستانیوں کی جانب سے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں رقوم کی مجموعی آمد**



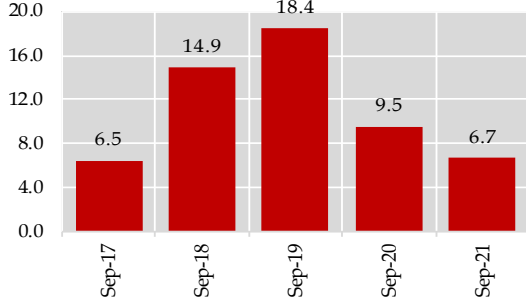
Source: State Bank of Pakistan

**م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی قرضے کی پائیداری کے اظہاریوں میں بہتری آئی**

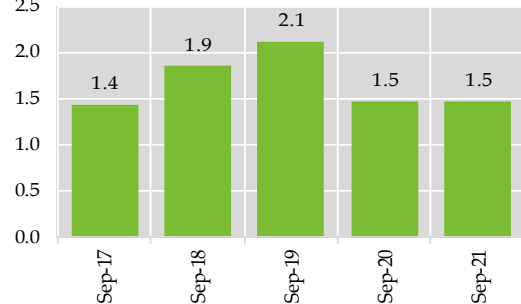
سہ ماہی کے دوران زر مبادلہ کے آمدنی میں خاطر خواہ اضافے اور زر مبادلہ کے ذخائر مسلسل بڑھنے سے ادائیگی قرض کی صورت حال اور بیرونی قرضے کی سیالیت میں بہتری آئی۔ زیر التوا قرضوں کی ادائیگی کی معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس

<sup>36</sup> یہ اعداد و شمار صرف غیر مقیم افراد کی سرمایہ کاری کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے مقیم افراد کی سرمایہ کاری مگلی قرضے کے زمرے میں درج کی گئی ہے۔

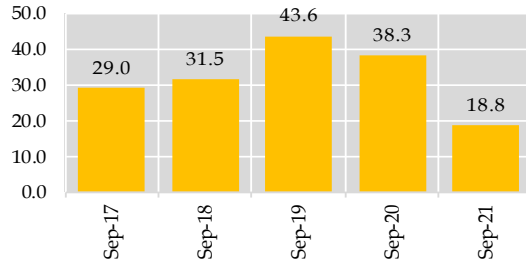
شکل 4.25: اسٹیٹ بینک کے ذخائر کے فیصد کے طور پر قلیل مدتی قرضے



شکل 4.25 الف: مجموعی قرضے کے فیصد کے طور پر قلیل مدتی قرضے

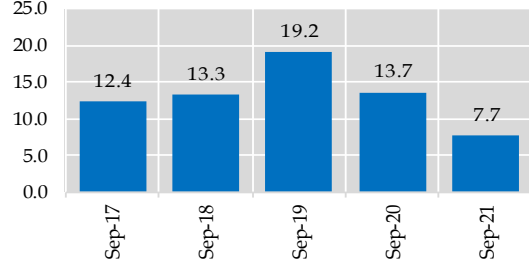


شکل 4.25 د: برآمدی آمدنی کے فیصد کے طور پر بیرونی قرضے کی واپسی



\* EDS external debt servicing;

شکل 4.25 ج: مبادلہ آمدنی کے فیصد کے طور پر بیرونی قرضے کی واپسی



\* EDS external debt servicing; FEE foreign exchange earnings

Source: State Bank of Pakistan

تھی<sup>39</sup> (شکل 4.26)۔ سہ ماہی میں یہ کمی ایس ایس آئی کے تحت قرضوں کی ادائیگی پر ملنے والی سہولت اور پست عالمی نشانیہ شرح سود (لابیور) کے باعث ہوئی۔ پہلی سہ ماہی میں پاکستان کو ڈی ایس ایس آئی کے تحت قرضوں پر 0.6 ارب ڈالر (اصل رقم 0.4 ارب ڈالر اور سودی ادائیگیاں 0.2 ارب ڈالر) کاربلیف ملا، جس سے قرضوں کی واپسی کے حجم پر قابو پانے میں مدد ملی۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی ملک کو ڈی ایس ایس آئی سے فائدہ پہنچا تھا، تاہم ریلیف کا حجم پست تھا (اصل رقم 0.2 ارب ڈالر اور سودی ادائیگیاں 0.1 ارب ڈالر)۔

آئی) کے تحت ملنے والی سہولت سے مزید سہارا ہوا۔<sup>37</sup> بالخصوص، زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر قلیل مدتی سرکاری قرضوں کا بوجھ 9.5 فیصد سے کم ہو کر 6.7 فیصد رہ گیا۔ اسی طرح حکومت کی ادائیگی قرض کی استعداد میں بہتری آئی، جو بیرونی قرضے کی واپسی تاہر آمدنی کے تناسب سے عیاں ہے (شکل 4.25)۔<sup>38</sup>

### سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی

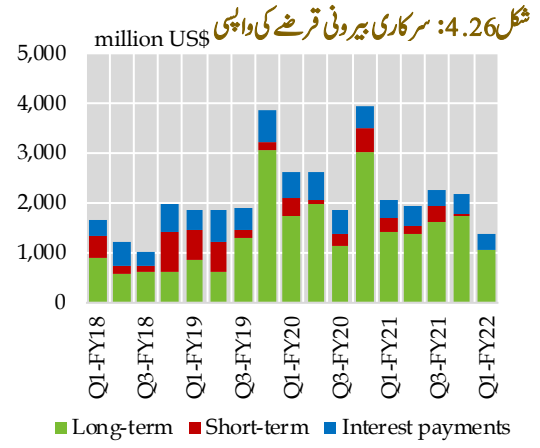
م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی (ماسوائے واجبات) دھیمی ہو کر 1.4 ارب ڈالر رہ گئی جو م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.0 ارب ڈالر

<sup>37</sup> ڈی ایس ایس آئی کے اثر کو منہا کر کے بھی آخر ستمبر 2021ء میں بیرونی قرضوں کی واپسی تازمبادلہ کی آمدنی کا تناسب 11.1 فیصد رہا، جو آخر ستمبر 2020ء میں 15.7 فیصد تھا۔

<sup>38</sup> م س 11ء کی چوتھی سہ ماہی کے بعد سے پہلی مرتبہ بیرونی قرضوں کی واپسی تازمبادلہ کی آمدنی کا تناسب پست ترین شرح تک بہتر ہوا ہے۔ م س 11ء کی چوتھی سہ ماہی میں سہ ماہی وار لحاظ سے برآمدی آمدنی کا حجم بلند ترین رہا تھا، جو اس تناسب کی بہتری کی وجہ بنا۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں سہ ماہی وار لحاظ سے دوسری سب سے زیادہ برآمدی آمدنی کے ہمراہ بیرونی قرضے کی واپسی میں کمی اس بہتری کی وجہ بنی۔

<sup>39</sup> اس میں صرف سرکاری قرضے کے حوالے سے اصل رقم، طویل و قلیل مدتی دونوں، مع سودی ادائیگیاں شامل ہیں۔

اسی طرح، چونکہ زیادہ تر کمرشل بینکوں نے اپنی نشانیہ شرحیں لائبر سے منسلک کر لی تھیں، اس لیے سہ ماہی کے دوران لائبر میں کمی نے بھی بیرونی قرضے کی واپسی کو محدود رکھا۔ اوسطاً، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں سہ ماہی وار لائبر کی شرح تقریباً 0.25 فیصد تھی، جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں کم ہو کر 0.13 فیصد رہ گئی۔



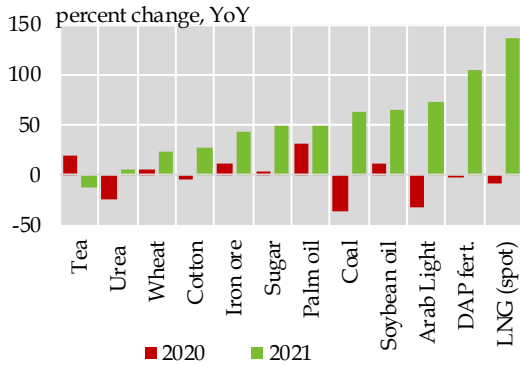
## 5 بیرونی شعبہ

جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں خاصے اضافے نے پاکستان کے بیرونی شعبے کی صورت حال پر دباؤ ڈالا، جس سے درآمدی ادائیگیاں تاریخ کی بلند ترین سطح یعنی 17.5 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔ طلبی دباؤ کی وجہ بہاری صنعتی پیداوار ہے، جس نے درآمدی بوجھ میں اضافہ کیا۔ ٹیکسٹائل کی برآمدات کو کپاس کی بلند قیمتوں سے بھی فائدہ حاصل ہوا؛ تاہم بلند درآمدی ادائیگیوں نے برآمدی آمدنی کے فائدے کو زائل کر دیا۔ اس کے نتیجے میں ایشیا کا تجارتی خسارہ سہ ماہی کی بلند ترین سطح تک پہنچ گیا۔ اس عدم توازن کو جزواً ترسیلات زر نے زائل کیا، جس میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا اور پہلی مرتبہ کسی سہ ماہی میں 8 ارب ڈالر کی رقم موصول ہوئی۔ تاہم، اس عرصے میں جاری کھاتے کا خسارہ 3.4 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ نتیجتاً، ادائیگیوں کے اس فرق کی عکاسی بازار پر مبنی شرح مبادلہ سے ہوتی ہے، جس میں سہ ماہی کے دوران 7.7 فیصد تخفیف ہوئی۔ اس سے قطع نظر، آخر ستمبر 2021ء میں خاطر خواہ بیرونی فنانشنگ بشمول ایس ڈی آر کے اضافی اختصاص کے تحت اور ٹیپ بانڈ اجرا کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 19.3 ارب ڈالر تک جا پہنچے۔

ہوتی ہے، جہاں سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 7.7 فیصد کمی آئی (شکل 5.1)۔ اس سے قطع نظر اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کے حوالے سے ملک کی بیرونی حدود محفوظ رہیں، کیونکہ یہ آخر ستمبر 2021ء میں 2.0 ارب ڈالر بڑھ کر 19.3 ارب ڈالر تک جا پہنچے (جدول 5.1)۔

اجناس کی عالمی قیمتوں میں بڑی حد تک اور وسیع تر اضافے (شکل 5.2) کے ہمراہ عالمی سطح پر شپنگ اور نقل و حمل کی لاگتیں غیر معمولی طور پر بڑھنے کے دور رس اثرات ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں معیشتوں پر پڑے۔ اول، اس کے نتیجے میں

شکل 5.2: جولائی تا ستمبر میں اہم عالمی اجناس کی قیمتوں میں نمو

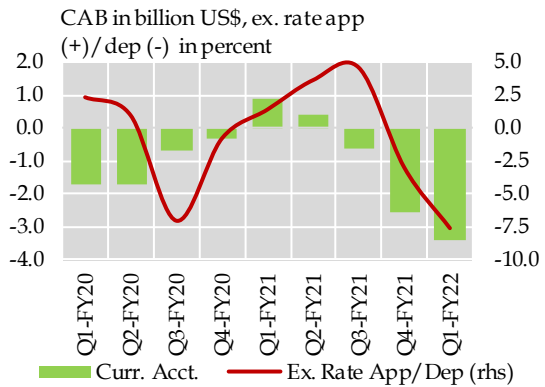


Source: World Bank & Bloomberg

### 5.1 بیرونی شعبے کی پیش رفتیں

م 22ء کی پہلی سہ ماہی میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ پاکستان کے بیرونی شعبے کے لیے مشکل ثابت ہوا۔ بلند قیمتوں نے ملک کے درآمدی بوجھ کو بڑی حد تک بڑھادیا، جو درآمدات پر منحصر چند شعبوں (بالخصوص گاڑیوں اور تعمیرات) میں پالیسی کی وجہ سے طلب میں اضافے کے باعث؛ درآمدات پر سرمایہ جاتی اخراجات؛ اور کووڈ ویکسین کی درآمدات کی ضرورت کی وجہ سے پہلے ہی بلند سطح پر تھا۔ اس کے نتیجے میں ادائیگیوں کا جو دباؤ پڑا۔ برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زردونوں بڑھنے کے باوجود بھی۔ زرمبادلہ کے بین الینٹک بازار میں اس کی عکاسی

شکل 5.1: جاری کھاتے کا خسارہ اور روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ میں تبدیلی



Source: State Bank of Pakistan

جدول 5.1: جولائی تا ستمبر کے دوران پاکستان کا توازن ادائیگی

ارب ڈالر

م س 22ء میں تبدیلی	م س 22ء	م س 21ء	م س 20ء	
-4.3	-3.4	0.9	-1.7	جاری کھاتے کا توازن <sup>۸</sup>
-4.9	-10.2	-5.3	-5.3	تجارتی توازن
1.9	7.2	5.4	6.0	برآمدات
6.8	17.5	10.6	11.3	درآمدات
1.9	4.0	2.1	2.9	توانائی
4.9	13.5	8.6	8.4	غیر توانائی
-0.2	-0.8	-0.5	-1.2	خدمات کا توازن
0.5	-1.0	-1.5	-1.4	بنیادی آمدن کا توازن
0.3	8.5	8.2	6.1	ثانوی آمدن کا توازن
0.9	8.0	7.1	5.5	کارکنوں کی ترسیلات زر
0.0	0.1	0.1	0.1	سرمایہ جاتی کھاتے کا توازن
6.5	-5.9	0.6	-2.5	مالی کھاتے کا توازن <sup>۸*</sup>
-0.1	0.4	0.5	0.5	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
1.0	0.9	-0.1	0.3	پاکستان میں بیرونی جزوی سرمایہ کاری
1.0	1.0	-	-	جس میں یورو بانڈز / سٹوک
4.5	4.3	-0.2	1.0	زر مبادلہ کے قرضے اور واجبات (خالص) <sup>۹</sup>
2.8	2.8	-	-	جس میں ایس ڈی آر کا اختصا ص
2.0	19.3	12.2	7.9	اسٹیٹ بینک کے ذرمبادلہ کے ذخائر (اختتامی مدت) **
-	-7.7	1.4	2.4	روپے کی قدر میں اضافہ (+) / کمی (-) فیصد میں **

<sup>۸</sup> منفی تبدیلی تنزیلی کو ظاہر کرتی ہے اور اس کے برعکس۔ بشمول آئی ایم ایف کی بلودی لائن والہی \*\* سہ ماہی کے دوران تبدیلی

نوٹ: مالی کھاتے کے توازن کے ساتھ منفی علامت سے مراد پاکستان میں زر مبادلہ کی آمد اور اس کے برعکس ہے

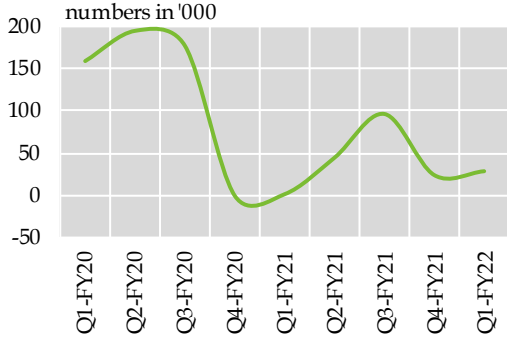
ماخذ: بینک دولت پاکستان

مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اضافہ ہونا مرکزی بینکوں کی جانب سے بعد از کووڈ اختیار کی جانے والے پالیسی موہقتف کے از سر نو جائزے اور منڈی کے فریقوں کی جانب سے بانڈز کی موجودیافت کے تناظر میں مستقبل میں نرخوں کے اضافے کو خاطر میں لانے کا موجب بنا۔<sup>1</sup> دوم، اجناس کی قیمتوں میں بہ سرعت اضافہ اور شپنگ لاگت بھی بالعموم ایک سے زائد اجناس درآمد کرنے والی ترقی پذیر معیشتوں

پاکستان کے حوالے سے اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا اثر برآمدات کے مقابلے میں درآمدات بہت زیادہ نمایاں تھا، جس سے جولائی تا ستمبر 2021ء میں سہ ماہی وار تجارتی 10.2 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلندی پر جا پہنچا۔ اس سے قطع نظر کچھ طلبی دباؤ

<sup>1</sup> مثلاً، جولائی تا ستمبر میں 10 سالہ اٹنایہ امریکی ٹریڈری بانڈز پر 1.3 فیصد کی اوسط یافت، گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت تقریباً گنی یعنی 0.7 فیصد رہی۔ دریں اثناء سہ ماہی میں ڈالر اشاریے میں 1.9 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں اس کی قدر میں 3.6 فیصد تخفیف ہوئی تھی (ماخذ: امریکی فیڈرل ریزرو اور بلومبرگ)۔

شکل 5.3: خلیج تعاون تنظیم کے ممالک جانے والے پاکستانیوں کی تعداد



Source: Bureau of Emigration & Overseas Employment

انتخاب کیا گیا، کیونکہ جولائی 2021ء میں ملک کو غیر ملکی سرمایہ کاروں ٹیپ بانڈ کے اجرا کے توسط سے مزید 1.0 ارب ڈالر حاصل ہوئے تھے۔<sup>2</sup> غیر مقیم پاکستانیوں کی جانب سے روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس کے ذریعے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں مسلسل رقوم آتی رہیں، جس نے سہ ماہی کے دوران باضابطہ بیرونی مالکاری کا ایک ذریعہ بھی فراہم کیا۔<sup>3</sup>

اگرچہ رقوم کی آمد زر مبادلہ کے ذخائر کے کو مستحکم کرنے کے لیے اہم ہے، تاہم زر مبادلہ کی غیر قرضہ جاتی آمدنی کا حصول بھی ملک کے لیے ضروری ہے تاکہ بیرونی کھاتے کی پائیداری یقینی بنائی جاسکے۔ اس ضمن میں چند حوصلہ افزا پیش رفتوں میں اطلاعی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی برآمدات کے ساتھ ساتھ پاکستان کے ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپس میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد شامل ہے۔

جدول 5.2: جولائی تا ستمبر کے دوران پاکستان میں موصولہ راہداری وار ترسیلات زر

ملین ڈالر

مطلق تبدیلی	2021ء	2020ء	
203.3	836.1	632.8	امریکہ
130.4	1,115.9	985.5	برطانیہ
166.9	4,451.5	4,286.9	خلیج تعاون تنظیم کے ممالک
-54.6	2,025.9	2,080.5	سعودی عرب
124.1	1,544.9	1,420.8	متحدہ عرب امارات
96.2	880.7	784.4	خلیج تعاون تنظیم کے ممالک کے علاوہ
37.1	130.8	93.7	جرمنی
40.4	130.4	90.0	فرانس
91.3	228.7	137.4	اٹلی
40.4	181.6	141.2	آسٹریلیا
45.3	162.5	117.2	کینیڈا
137.2	797.0	659.8	دیگر
832.3	8,034.4	7,144.5	کل

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بھی نظر آئے۔ مستقل موافق پالیسی موقف کے تناظر میں بھرپور صنعتی سرگرمیاں درآمدی خام مال کی بلند طلب کا باعث بنیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عالمی قیمتوں میں اضافے سے پاکستان کی برآمدی ایشیا کو بھی فائدہ ہوا، جو سہ ماہی کے دوران 17 ارب ڈالر سے متجاوز رہیں۔ تاہم محدود ملکی برآمدات نے اس فائدے کی تحدید کر دی۔ جاری کھاتے کے خسارے میں ہونے کے ساتھ ساتھ سہ ماہی میں رقوم کی خاصی بلند آمد نے زر مبادلہ کے سرکاری ذخائر کی صورت حال کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جب ریاستی قرضے کا اجرا بھی فائدہ مند ثابت ہوا تو مارچ تا اپریل 2021ء میں پہلے وسط مدتی نوٹ پروگرام کا

<sup>2</sup> وسط مدتی نوٹ پروگرام کے تحت اجرا کنندہ ہر مرتبہ طویل قانونی اور ضوابطی عمل سے گذرے بغیر سرمایہ منڈی کے سرمایہ کاروں سے وقتاً فوقتاً بشمول مختصر نوٹس پر مالکاری حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس، بنیادی دستاویزات پروگرام کے آغاز میں تیار اور جمع کرائے جاتے ہیں اور پھر مستقبل میں ٹیپ ایپس کی صورت میں ہی ان کی تازہ کاری ہوتی ہے۔

<sup>3</sup> جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس میں مجموعی طور پر 849 ملین ڈالر کی رقم موصول ہوئی، جس میں سے 610 ملین ڈالر نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں گئے۔ ستمبر 2020ء میں روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس کے آغاز کے بعد آخر ستمبر 2021ء تک اس میں موصولہ رقوم 12.4 ارب ڈالر تک جا پہنچی، جس میں سے 1.6 ارب ڈالر کی رقم سے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں سرمایہ کاری کر دی گئی۔

## 5.2 جاری کھاتے

جدول 5.3: جولائی تا ستمبر کے دوران خدمات کے توازن کی تفصیلات\*

ملین ڈالر	2020ء	2021ء	تبدیلی**
ٹرانسپورٹ	-395.0	-850.0	-455.0
جس میں فضائی مسافر	22.7	10.5	-12.2
بار برداری	-398.0	-827.4	-429.5
سفر	-97.9	-113.0	-15.1
جس میں تعلیمی اخراجات	-28.5	-56.7	-28.2
آئی سی سی خدمات	307.1	498.0	190.8
برآمدات	445.1	635.0	189.9
درآمدات	137.9	137.0	-0.9
مالی خدمات	-16.1	-21.0	-4.9
دیگر خدمات	-331.3	-274.1	57.2
<b>خدمات کا توازن (خالص)</b>	<b>-533.1</b>	<b>-760.1</b>	<b>-227.0</b>

\* منفی توازن خسارہ اور مثبت علامت کا مطلب فاضل ہے۔  
\*\* مثبت علامت سے مراد خدمات کے کھاتے میں سال بسال بہتری اور منفی اس کے برعکس ہے۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مزید برآں، مشرق وسطیٰ میں غیر ملکی کارکنوں کی ملازمتی حرکیات میں بھی بہتری آ رہی ہے، کیونکہ سفری پابندیاں نرم اور معاشی سرگرمیاں بڑھ گئیں۔ گذشتہ برس سعودی عرب اور قطر کے کفالتہ نظام میں تبدیلی آنے سے کارکنوں کے لیے ملازمتیں تبدیل کرنا قدرے آسان ہو گیا ہے، لہذا کارکنوں کی ملازمت کسی ایک فرم کے کاروباری حالات پر منحصر نہیں رہی ہے۔<sup>4</sup>

کسی حد تک خلیج تعاون تنظیم کی لیبر مارکیٹوں میں ابھرتی ہوئی تبدیلیوں کی عکاسی پاکستانی کارکنوں کے اعداد و شمار میں بھی ہوتی ہے، جو اس خطے میں کام کرنے کے لیے جا رہے ہیں۔ فضائی سفر کی پابندیوں میں نرمی کے بعد اکتوبر 2020ء تا مارچ 2021ء کے دوران خلیج تعاون تنظیم کے ممالک میں جانے والے کارکنوں کی تعداد میں ابتدائی اضافے کے بعد کارکنوں کی نقل مکانی کا رجحان بحال ہو گیا، جس میں

جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران جاری کھاتے میں 3.4 ارب ڈالر کا خسارہ درج کیا گیا جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 0.9 ارب ڈالر تھا۔ جاری کھاتے میں اس بڑھتے ہوئے خسارے کی ایک بڑی وجہ ایشیائی تجارت میں 93.7 فیصد خسارہ ہے، جو سہ ماہی میں 10.2 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ اگرچہ ایشیائی برآمدات میں وسیع البیناد نمود درج کی گئی، تاہم درآمدی ادائیگیوں میں اضافہ تجارتی ایشیا کے بڑے خسارے پر متبہ ہوا۔ خدمات پر تجارتی خسارہ بھی سال بسال بنیاد پر اچھا خاصا بڑھا، جس کی بڑی وجہ خالص بار برداری کی ادائیگیوں میں دگنے سے زائد اضافہ ہو جانا ہے، گو کہ آئی سی سی برآمدات میں مسلسل نمونے بلند ادائیگیوں کا دباؤ جزو آگم کر دیا۔ دریں اثنا، بنیادی آمدن خسارے کی اور ترسیلات زر میں پیہم اضافے نے تجارتی خسارے کی جزوی طور پر تلافی کر دی۔

## کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافہ جاری رہا

جولائی تا ستمبر کارکنوں کی ترسیلات زر 12.5 فیصد بڑھ کر 8.0 ارب روپے تک جا پہنچیں، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 3.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ کوریڈور کے اعتبار سے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ سہ ماہی کے دوران ترقی یافتہ معیشتوں کے ساتھ ساتھ خلیج تعاون تنظیم (جی سی سی) کے چھ میں سے پانچ ممالک سے موصولہ رقوم بڑھ گئیں (جدول 5.2)۔

کووڈ-19 کی وبا چھوٹنے کے بعد سے کثیر فریقی عوامل ترسیلات زر بڑھانے میں کار فرما رہے، جن پر اسٹیٹ بینک کی گذشتہ برس کی معیشت کی کیفیت پر رپورٹوں میں تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ جیسے رقوم کی منتقلی کے لیے ڈیجیٹل چینلز کو اپنانا اور رقوم کی آمد کو باضابطہ بنانا، پاکستان میں رقوم کی بلند آمد کی خاطر بینکوں اور رقوم منتقلی آپریٹرز (ایم ٹی او) کو مراعات کی فراہمی، اور ترقی یافتہ معیشتوں میں مالیاتی مدد۔ جولائی تا ستمبر 2021ء میں ان ہی عوامل کا تسلسل رہا، جنہوں نے پیشتر بڑے خطوں سے ترسیلات زر مستقل بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

<sup>4</sup> قطر میں کفالتہ نظام میں تبدیلیوں کے بعد کارکن اپنے موجودہ آجر کو ایک ماہ کا نوٹس دے کر اپنی ملازمتیں تبدیل کر سکتے ہیں، قبل ازیں انہیں ملازمت تبدیل کرنے کے لیے اپنے آجر سے عدم اعتراض نامہ (این اوسی) حاصل کرنا ہوتا تھا۔ سعودی عرب میں کارکن اب اپنے ملازمتی معاہدے کی تکمیل پر ملازمت تبدیل کر سکتے ہیں، گو کہ اس کے لیے انہیں اپنے موجودہ آجر کی رضامندی حاصل کرنا ہوگی۔

## بیرونی شعبہ

جدول 5.4: جولائی تا ستمبر میں شعبے کے لحاظ سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی خالص رقم  
ملین ڈالر

مطلق	م س 22	م س 21	
-0.9	3.1	4.0	غذا <sup>5</sup>
-5.1	-5.5	-0.4	کیمیکلز
-16.3	10.1	26.4	تجارت
-10.4	47.9	58.3	تیل اور گیس **
2.4	-0.2	-2.6	برقی مصنوعات
-32.3	4.5	36.8	برقی مشینری
-11.7	-17.9	-6.2	ٹرانسپورٹ
-67	131.1	198.1	توانائی
-46.6	59.8	106.4	جس میں کوئلہ
-19.5	25.5	45.0	پن بجلی
90.5	88.4	-2.1	آئی سی ٹی
37	24.2	-12.8	جس میں ٹیلی کام
53.4	64.2	10.8	آئی ٹی
2.5	100.5	98.0	مالی فرمیں
5.5	-96.7	-102.2	دیگر
-18.5	439.1	457.6	مجموعہ

بشمول غذائی پیکنگ \* تلاش اور صفائی \*\*

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بنیاد پر، بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مشغول بیشتر طلبانے کلاسوں کے بالمشافہ انعقاد تک یا سفری اور اقامتی اخراجات بچاتے ہوئے ورچوئل کلاسوں میں شرکت تک اپنا تعلیمی سلسلہ ملٹوی کر دیا تھا۔ ان دونوں صورتوں میں تعلیمی مقاصد کے لیے زر مبادلہ میں ادائیگیاں گزشتہ برس کی نسبت پست رہیں۔ جولائی تا ستمبر 2021ء میں بین الاقوامی سفری پابندیوں میں نرمی اور ویکسین لگانے کے عمل کے

کو وڈوبا کی ڈیلٹا قسم کے پھیلاؤ کے باعث کمی آگئی تھی (شکل 5.3)، اس نے ترسیلات زر کی صورت حال کو توانا بنانے میں کردار ادا کیا۔

باربرداری کی بلند لاگتوں نے خدمات پر تجارتی خسارہ بڑھا دیا جولائی تا ستمبر 2021ء میں خدمات پر تجارتی خسارہ بڑھ کر 760.1 ملین ڈالر تک جا پہنچا، جس کا حجم گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 533.1 ملین ڈالر تھا (جدول 5.3)۔ گزشتہ برس کے برخلاف جب سفری اور ٹرانسپورٹ خدمات کے خسارے نے خدمات پر مجموعی خسارہ گھٹا دیا تھا، ان دوزمروں کے رجحان میں تبدیلی نے اس سال خدمات پر تجارتی خسارہ بلند کرنے میں کردار ادا کیا۔

سہ ماہی کے دوران باربرداری کی خالص ادائیگیاں دگنی سے زیادہ ہو کر 827.4 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ کسی مدت کے دوران درآمدات پر باربرداری اسی عرصے میں ایشیا کی درآمدات پر جزواً منحصر ہوتی ہے؛ چنانچہ جولائی تا ستمبر 2021ء میں ایشیا کی درآمدات میں بڑے فیصدی اضافے نے بھی سہ ماہی کے دوران باربرداری کے بلند خسارے میں اپنا حصہ ڈالا۔<sup>5</sup> مزید برآں، باربرداری کی عالمی لاگت بشمول کنٹینروں کی لاگت کو وڈوبا شروع ہونے کے بعد خاصی بڑی حد تک بڑھ گئی، جس کا سبب عالمی قدری زنجیروں پر متعدد ملکی اور عالمی عوامل کا دباؤ پڑنا تھا۔<sup>6</sup>

دریں اثناء، سہ ماہی کے دوران سفری خدمات کا خالص خسارہ 15.4 فیصد بڑھ کر 113 ملین ڈالر تک جا پہنچا۔ اعداد و شمار کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ سہ ماہی کے دوران تعلیمی اخراجات کے لیے زر مبادلہ کی بلند ادائیگیاں بلند سفری درآمدات کی بنیاد پر وجہ بنیں۔<sup>7</sup> گزشتہ برس جولائی تا ستمبر کے دوران، متعدد منقولی شواہد کی

<sup>5</sup> درآمدات پر باربرداری کا تخمینہ اسٹیٹ بینک کے باربرداری عامل (فریٹ فیکٹر) کے استعمال سے لگایا جاسکتا ہے، جس کا اطلاق مینینے کے دوران ایشیا کی درآمدی ادائیگیوں پر کیا جاتا ہے۔ کسی عرصے میں ایشیا کی درآمدات جتنی بلند ہوگی اتنی ہی بلند درآمدات پر باربرداری کی ادائیگیاں ہوں گی۔ جولائی 2015ء تا جون 2018ء تک باربرداری اشاریہ سال 3.5 تھا؛ جو جولائی 2018ء تا اگست 2021ء کے دوران کم ہو کر 2.7 رہ گیا؛ اور پھر ستمبر 2021ء میں بڑھ کر 3.2 تک جا پہنچا۔ اس اشاریہ سال کو فضا، بحری اور متعلقہ صنعتوں میں نقل و حمل کی مختلف فرموں میں کرائے جانے والے سروسز سے اخذ کیا گیا ہے۔

<sup>6</sup> جولائی تا ستمبر کے دوران بالک ڈرائی اشاریے کے تحت سال بسال گلوبل شیپنگ لاگت دگنی سے زائد ہو گئی (گزشتہ برس کے 1526 اوسط اشاریہ پوائنٹس سے بڑھ کر 3727 پوائنٹس تک پہنچ گئی)۔ جولائی تا ستمبر 2021ء جامع کنٹینر کی نشانیہ باربرداری کے تحت عالمی کنٹینر اشاریہ (ڈیلوئی آئی) کے مطابق 40 میٹرک ٹن شیپنگ کی اوسط لاگت سال بسال بنیاد پر گنگنی سے زائد یعنی 2297 ڈالر سے بڑھ کر 9836 ڈالر تک جا پہنچی (ماخذ: بلومبرگ)۔

<sup>7</sup> جولائی تا ستمبر 2021ء میں، خالص بنیاد پر، تعلیمی اخراجات کی زر مبادلہ میں ادائیگیاں بڑھ کر 56.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 28.5 ملین ڈالر تھیں۔ جولائی تا ستمبر 2019ء میں کو وڈوبا پھیلنے سے قبل زر مبادلہ میں ان ادائیگیوں کا حجم 22.9 ملین ڈالر تھا۔

میں ان ذرائع سے رقوم کی آمد نے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 4.1 فیصد کمی کی تلافی کر دی۔

باعث طلبا کو بیرون ملک جا کر بالمشافہ تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اس رجحان کے تحت زرمبادلہ میں تعلیمی نوعیت کی ادائیگیاں بھی بڑھیں۔

### بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی پاکستان میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم 4 فیصد کم ہو کر 439.1 ملین ڈالر رہ گئیں، جو گذشتہ برس 457.6 ملین ڈالر تھیں (جدول 5.4)۔ تمام شعبوں میں یہ تنزلی قدرے وسیع البینا تھی، اگرچہ بجلی کے شعبے۔ جس کا گذشتہ چند برسوں سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اغلب حصہ تھا۔ کا اس تخفیف میں سب سے بڑا حصہ رہا۔

آخر، اطلاع اور ابلاغی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی خدمات کے حوالے سے ملکی خالص برآمدات میں مسلسل اضافہ ہوا، جو 62.1 فیصد سال بسال نمو کے توسط سے بڑھ کر 498.0 ملین ڈالر ہو گئیں؛ زرمبادلہ کی آمدنی کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسی عرصے میں ملک کو چاول جیسی روایتی برآمدات سے 437.1 ملین ڈالر حاصل ہوئی۔ کوڈو با پھیلنے کے آغاز سے ہی آئی سی ٹی برآمدات مسلسل بڑھ رہی ہیں کیونکہ فصلاتی کام کاج اور ای لرننگ بندوبست کے وسیلے سے پاکستانی فرموں اور فری لانسرز نے ٹیکنالوجی سے متعلق خدمات کی عالمی طلب میں اپنا حصہ لیا۔ اس عرصے میں تقریباً تمام زمروں بشمول سافٹ ویئر کنسلٹنسی، کال سینٹر ز اور ٹیلی کام خدمات میں آئی سی ٹی برآمدات بڑھ گئیں۔ حکومت اور اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک تیزی سے ابھرتے ہوئے اس خدماتی زمرے کو فروغ دینے کے لیے سرگرم عمل ہیں، جس میں برآمدی آمدنی کی رقوم اور ٹیکس میں سہولتیں اور مراعات شامل ہیں۔

بجلی کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 33.9 فیصد کم ہو کر 131.1 ملین ڈالر رہ گئی۔ سہ ماہی کے دوران بجلی کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور بجلی کے زمرے میں آئی۔ یہاں دو عوامل پیش پیش ہیں۔ اول، ملک کے بجلی کے شعبے میں آنے والی بیشتر سرمایہ کاری سی پیک کے پہلے مرحلے میں آئی۔ جیسا کہ یہ منصوبے مکمل ہو کر آپریشنل ہو چکے ہیں، چنانچہ اس شعبے میں چینی سرمایہ کاری کم ہو گئی۔ دوم، دوسرا پہلو ممکنہ طور پر ماحولیاتی تحفظ کے خدشات کے پیش نظر کونسلے کے استعمال میں کمی (بشمول بجلی کی پیداوار) کی سرگرم عالمی پالیسی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ جس سے دنیا بھر، بشمول ممکنہ طور پر پاکستان میں بھی، کونسلے سے چلنے والے بجلی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی ہوئی۔<sup>8</sup>

### 5.3 مالی کھاتہ

جولائی تا ستمبر ملک میں خالص رقوم کا بہاؤ بڑھ کر 5.9 ارب ڈالر تک جا پہنچا، اس کے برعکس آئی ایم ایف کی قرض واپسی کا حساب لگانے کے بعد مجموعی طور پر م س 21ء میں 600 ملین ڈالر کا انخلا ہوا۔ سب سے زیادہ رقوم کا انخلا اگست 2021ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے خصوصی ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) کے اختیصاص (2.8 ارب ڈالر) کے باعث ہوا، اس کے بعد جولائی 2021ء میں یوروبانڈز میں تقریباً 1.0 ارب ڈالر کی ٹیپ اجرا (ٹیپ ایٹوٹس) کا نمبر آتا ہے۔ مزید برآں، ملک میں کثیر فریقی اور کمرشل ذرائع سے بڑی حد تک بلند بیرونی مالکاری حاصل ہوئی، اس کے برخلاف گذشتہ برس خالص واپسی ہوئی۔ اس عرصے

بجلی کے شعبے کے برخلاف ابلاغی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 90.5 ملین ڈالر سال بسال اضافے سے 88.4 ملین ڈالر ہو گئی، گذشتہ برس تھوڑی سی خالص رقوم کا انخلا ہوا تھا۔ آئی سی ٹی کے زمرے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے سبب آئی سی ٹی خدمات کی فرموں میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا، زیادہ تر سرمایہ کاری چین، جرمنی اور متحدہ عرب امارات سے

<sup>8</sup> تحقیقی مرکز برائے توانائی اور شفاف ہوا (Centre for Research on Energy and Clean Air) کی رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ ”جون 2021ء میں جی 7 ممالک نے اعلان کیا تھا کہ وہ اُس سال کے اختتام تک بیرون ملک کونسلے کے تمام منصوبوں کے لیے نئی مالکاری کی فراہمی ترک کر دیں گے، اس کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر ممالک میں پائیدار ترقی کو سہارا دینے کے لیے نکلیں گرین انیٹیٹیو سے متعلق اقدامات پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔۔۔ اپریل 2021ء میں امریکی ماحولیاتی سٹ میں، [چین] نے راہداری منصوبے (بی آر آئی) کے حوالے ماحول دوست تعمیرات کے عزم کا اعادہ کیا۔ ماخذ: اڈویسز کول بریکنگ؛ تحقیقی مرکز برائے توانائی اور شفاف ہوا (2021ء)۔“

## بیرونی شعبہ

پاکستان کے موصلاتی شعبے میں سرمایہ کاری کے خواہاں ہیں، جس کی بڑی وجہ ملک میں ٹیلی کام گنجائیت میں مسلسل اضافے کے ہمراہ عالمی وبا کے باعث ڈیجیٹل خدمات کی طلب بڑھنا ہے۔<sup>9</sup> پاکستان میں زر مبادلہ کے ضوابط میں حالیہ تبدیلی کا مقصد بھی ان خدماتی فرموں اور اسٹارٹ اپس کو سہولت دینا تھا تاکہ وہ اپنے آپریشنز اور عالمی سطح پر موجودگی بڑھا سکیں۔ اس ضمن میں ذیل میں درج باکس 5.1 میں کچھ حالیہ پیش رفتیں بیان کی گئی ہیں۔

آئی۔ آئی ٹی کے شعبے میں جرمنی سے ٹیک انکیوبیٹر میں؛ ایک بڑی ٹیلی کام کمپنی جس کے اکثریتی حصص متحدہ عرب امارات کے پاس ہیں؛ ٹیلی کام اور صارفی استعمال کے برقی آلات ساز چینی ادارے میں سرمایہ کاری آئی۔

اس ضمن میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کی ڈیجیٹل خدمات کی فرمیں اور ٹیکنالوجی انٹرنیٹ پر اپنی برآمدات میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں اور اب ٹیکنالوجی پر مبنی اسٹارٹ اپس کی طرف آنے والی عالمی سرمایہ کاری میں اضافے سے بھی فیضیاب ہو رہے ہیں۔ بالخصوص کووڈ 19 کے پھیلنے کے بعد غیر ملکی سرمایہ کار

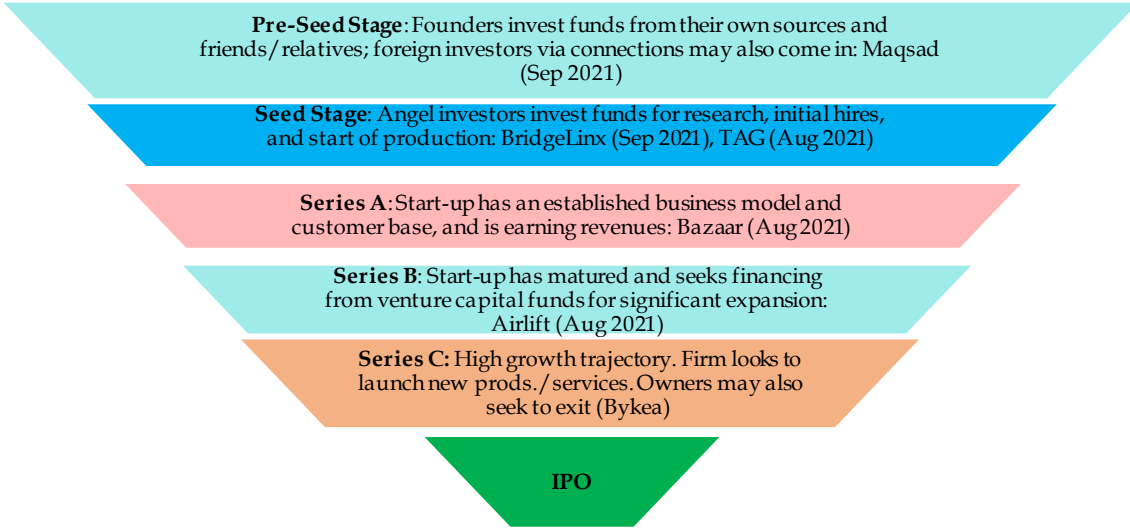
### باکس 5.1: پاکستان میں اسٹارٹ اپ فرمیں۔ بیرونی سرمایہ کاری کو مائل کرنے کا سبب بن رہی ہیں<sup>10</sup>

کووڈ 19 وبا کے پھیلاؤ اور اس کے باعث سماجی فاصلہ اختیار کرنے اور تحدیدی اقدامات کا ایک بڑا نتیجہ ڈیجیٹائزیشن کی رفتار بڑھنے کی صورت میں برآمد ہوا۔ ایک تحقیق کے مطابق وبا شروع ہونے کے بعد صرف جنوبی ایشیا میں 70 ملین افراد ڈیجیٹل صارف بنے۔<sup>11</sup> اگرچہ ای کامرس اور آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز میں انٹرنیٹ کا زیادہ استعمال ہوا، تاہم وبائی حالات نے دیگر اقسام کی خدمات بشمول مالی ٹیکنالوجی (فین ٹیک) اور نقل و حمل (لاجسٹک) کی کمپنیوں کو ڈیجیٹائز کرنے کے عمل کو بھی تحریک بخشا۔ ان میں سے کئی خدمات کا مقصد ترقی پذیر ممالک کے ساختی عدم توازن کے امور، جیسے مالی شمولیت، مالی رسائی میں صنفی تفاوت، اور خردہ شعبے میں کارکردگی کا فقدان اور لاجسٹیکل کنکٹیوٹی کے مسائل حل کرنا ہوتا ہے۔ ان امور میں ڈیجیٹل حل پیش کرنے والی فرمیں بین الاقوامی سرمایہ کاروں کے لیے باعث کشش ہیں اور خاصی بڑی بیرونی مالکاری حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔ اسٹارٹ اپس کے اندر ڈیولپمنٹ کے مختلف مراحل میں، بشمول ابتدائی مراحل، اور وہ جن کے پاس صارفین کی ایک تعداد اور آمدنی ہے، سرمایہ کاری کا بہاؤ آ رہا ہے، جیسا کہ شکل 5.1.1 میں دکھایا گیا ہے۔

<sup>9</sup> م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان میں براڈ بینڈ کی گنجائیت 46.9 فیصد سے بڑھ کر 49.1 فیصد تک جا پہنچا (ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی)۔

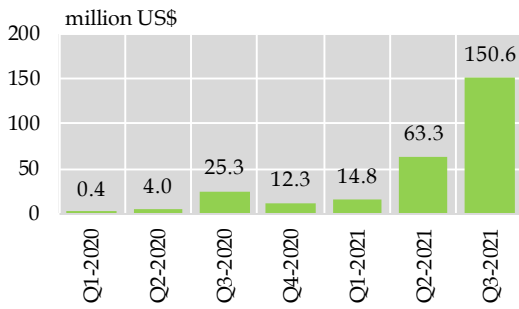
<sup>10</sup> اس باکس میں انویسٹ ٹوانووٹ، (آئی 2 آئی) پاکستان میں اسٹارٹ اپس کو فروغ دینے میں مشغول فرم، کے ڈویل فلور ٹیکر سے حاصل شدہ اعداد و شمار سے استفادہ کیا گیا ہے۔ آئی 2 آئی کا ڈیٹا اور درجہ بندی 15 نومبر 2021ء کی ہیں۔ ان اعداد و شمار میں بنیادی طور پر فرموں کی از خود اعلان کردہ سرمایہ کاری شامل ہے۔ ضروری نہیں ان اعداد و شمار میں پاکستان میں کسی مخصوص عرصے میں آنے والی سرمایہ کاری کی اصل رقم درج ہو۔ اس تجزیے کے تحت جن ڈیٹا میں یہ چار عوامل۔ فرم کا نام، سرگرمی کا شعبہ، اعلان کردہ سرمایہ کاری کی رقم اور غیر ملکی سرمایہ کار کا نام (فنڈ یا انفرادی فریق)۔ نہ پائے جاتے ہوں، وہ ڈویل فلور ٹیکر کے، 15 نومبر تک کے ڈیٹا میں، میں دستیاب نہیں ہیں۔ آخر، چونکہ اس باب کی توجہ بیرونی شعبے کی جانب ہے، اس تجزیے میں ملکی خاطرہ سرمایہ فرموں یا دیگر ملکی سرمایہ کاروں کے سودے شامل نہیں ہیں۔  
<sup>11</sup> رپورٹ کے مطابق ڈیجیٹل صارف، کی تعریف ایسا شخص ہے جس نے گزشتہ 12 ماہ میں کم از کم ایک مرتبہ آن لائن کوئی مصنوعہ خریدی ہو۔ ماخذ: جنوبی ایشیا، دی ہوم فار ڈیجیٹل ٹرانسٹار میٹن (2021ء)۔  
فیس بک اور ٹین اینڈ کمپنی۔

### شکل 5.1.1: اسٹارٹ اپس میں سرمایہ کاری کے حصول کے اہم مراحل



عالمی سطح پر متبادل اثاثوں، بشمول اسٹارٹ اپس، میں بلند سرمایہ کاری ایک بڑی وجہ ترقی یافتہ معیشتوں میں بڑی حد تک زری نرمی ہے، جو عالمی سرمایہ منڈیوں کی سیلیبٹ پر منتج ہوئی۔ بڑی انتظام اثاثہ فرموں (ایسٹ ٹینجمنٹ) کی ذیلی مخاطرہ سرمایہ فرمیں اپنی سرمایہ کاری کو ٹیکنالوجی کے شعبے میں لگاتی ہیں، جبکہ خصوصی اور ٹیکنالوجی پر مبنی مخاطرہ سرمایہ فرمیں اب نئی منڈیوں اور مختلف شعبوں میں اپنے پر پھیلا رہی ہیں۔<sup>12</sup> مالی میدان میں بڑے کمرشل بینک اپنی ڈیجیٹل مصنوعات سازی کے لیے بڑے پیمانے کی ادارہ جاتی کوششیں کرنے کے بجائے پوری کی پوری فن ٹیک کمپنیاں خرید رہے ہیں۔

### شکل 5.1.2: پاکستانی اسٹارٹ اپس میں اعلان کردہ بیرونی سرمایہ کاری\*



\*Data extracted on November 15, 2021. Investment announcements by firms.  
Source: Invest2Innovate (for data)

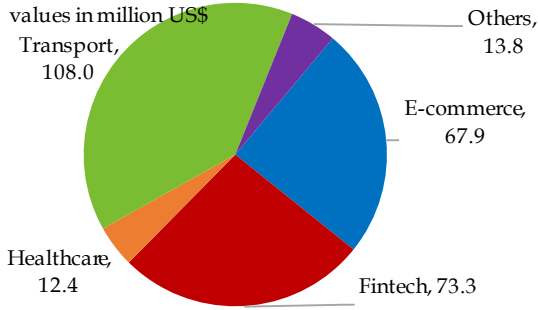
یہ امر خوش آئند اور قابل ذکر ہے کہ کووڈ وبا پھیلنے کے بعد سے پاکستانی فرموں نے مخاطرہ سرمائے کی بین الاقوامی فرموں اور اینجیل انویسٹمنٹ فنڈز کی سرمایہ کاری کے حوالے سے بھرپور رغبت سے فائدہ اٹھایا اور بیرونی کے ساتھ ساتھ ملکی سرمایہ کاروں سے بھی مالکاری حاصل کی۔ انویسٹ ٹو انویسٹ (آئی 2 آئی) کی جانب سے مرتب کردہ اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا ستمبر 2021ء میں کل آٹھ پاکستانی اسٹارٹ اپس نے 150 ملین ڈالر مالیت کی بیرونی سرمایہ کاری کے حصول کا اعلان کیا (شکل 5.1.2)۔<sup>13</sup> مزید برآں، یہ سرمایہ کاری 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں کووڈ وبا پھیلنے کے بعد سے مسلسل بڑھ رہی ہے۔ دریں اثنا، شعبہ وار تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلان کردہ سرمایہ کاری میں سب سے بڑا حصہ شعبہ ٹرانسپورٹ کا ہے (شکل 5.1.3)، اگرچہ یہ ایک فرم کی بڑی مالیت کی ٹرانزیکشن کے باعث ہوا؛ تاہم بیرونی

<sup>12</sup> بیج ٹیک کے ڈیٹا کے مطابق، غیر روایتی مخاطرہ فنڈز کی سرمایہ یہ ہے (جیسے گذشتہ چھ ماہ میں پیش بندی 'ہیج'، میو پیول اور پنشن فنڈز اور امریکہ میں ریاستی ویلیٹھ فنڈز کا حکم 100 ارب ڈالر تک جا پہنچا)۔ اس کی نسبت 2020ء میں اسٹارٹ اپس کے اندر ان فنڈز کا ادخال 103 ارب ڈالر تھا، اور گذشتہ پانچ برسوں میں (2015-19ء) اس کا اوسط حجم 157.8 ارب ڈالر رہا تھا۔

<sup>13</sup> جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ اس جائزے میں صرف بیرونی سرمایہ کاری کے حامل اسٹارٹ اپس کے ڈیٹا کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے، جسے شکل 5.1.2 اور شکل 5.1.3 میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

## بیرونی شعبہ

### شکل 5.1.3: 2020ء کی پہلی سہ ماہی سے 2021ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پاکستانی اسٹارٹ اپس کی اعلان کردہ بیرونی سرمایہ کاری



Source: Invest2Innovate (for data)

سرمایہ کاری کو راغب کرنے والے فرموں کی بڑی تعداد کے اعتبار سے فن ٹیک کا زمرہ غالب رہا، جس کے بعد ای کامرس کا نمبر آتا ہے۔

پاکستانی اسٹارٹ اپس میں اعلان کردہ سرمایہ کاری بڑھانے میں کئی عوامل نے اپنا کردار ادا کیا۔

پاکستانی اسٹارٹ اپس خوردہ فروشی، ٹرانسپورٹ اور نقل و حمل کے زمروں کے مسائل کے حل کے لیے کوشاں ہیں: پاکستانی اسٹارٹ اپس جنہوں نے اب تک سب سے زیادہ غیر ملکی دلچسپی حاصل کی ہے، ان میں بیشتر وہ ہیں جو خوردہ خریداری کے تجربے کو بہتر بنانے کے لیے ڈیجیٹل حل کی پیشکش کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے فرموں کو دو بڑے گروپس میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: وہ جو صارفین کو براہ راست پرچون کے سودے کی فراہمی کی خدمات پیش کر رہے ہیں اور دوسرے جو کاروبار کاروبار (بی ٹو بی) رابطوں اور ٹرانزیکشن میں سہولت کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارموں کی پیشکش کر رہے ہیں۔ دوسرے گروپ

میں زیادہ فرموں کی شمولیت دکھائی دیتی ہے، یہ فرمیں وسیع خدمات فراہم کرتی ہیں، جن میں چھوٹے خوردہ فروشوں کو ایک پلیٹ فارم پر (مختلف رسد کنندگان سے روایتی طور پر انوینٹری کا بندوبست کرنے کے بجائے) بہت سے رسد کنندگان (بشمول ایس ایم ایز) کے منسلک کرنا؛ ویئر ہاؤس کی سہولت؛ اور ڈیجیٹل بک اور مصنوعات کے ریکارڈ کو محفوظ رکھنے کی خدمات کی فراہمی شامل ہے۔ ان فرموں میں سے کچھ فرمیں اپنے پلیٹ فارموں سے آرڈر کی گئی مصنوعات پہنچانے کی خدمات کا بھی بندوبست کرتی ہیں۔

اس حوالے سے ٹرانسپورٹ اور نقل و حرکت کے زمرے سے قریب سے منسلک ہیں: سرمایہ کاری کا حالیہ اعلان بار برداری خدمات کی فراہم کنندہ ایک فرم نے کیا، جو ٹرک آپریٹروں کے فلیٹ کے ذریعے ایشیا ساز اداروں اور صنعتی فرموں - ایف ایم سی جیز، سینٹ اور ٹیکنیکل فرمیں - کو ایک دوسرے سے جوڑتی ہے۔

فن ٹیک فرموں میں بھریور دلچسپی لی جا رہی ہے: جیسا کہ شکل 5.1.3 سے ظاہر ہے، فن ٹیک فرمیں بیرونی سرمایہ کاروں کی سب سے زیادہ توجہ حاصل کرنے والے زمروں میں دوسرے نمبر ہیں۔ یہ فرمیں ملک کے بینکاری منظر نامے میں واضح کمی کو پورا کرنے کے ابتدائی دور میں ہیں۔<sup>14</sup> بہت سے اسٹارٹ اپس نے ڈیجیٹل پلیٹ فارموں کے ذریعے، ایچ بی خریدیں اور ادائیگی بعد میں کریں اور ٹیکنالوجی اجرتوں کی فراہمی کی شکل میں، صارفین کو تلبیل مدتی قرضوں کی پیشکش شروع کر دی ہے۔

دریں اثنا، دو فن ٹیک فرموں نے اسٹیٹ بینک سے برقی زرعی ادارے (ای ایم آئی) کا لائسنس حاصل کرنے کے بعد بیرونی سرمایہ کاروں کی دلچسپی حاصل کر لی ہے اور وہ صارفین کے ساتھ ساتھ کاروباری اداروں کو بھی برقی زر (ای منی) والٹ خدمات کی پیشکش کر رہے ہیں۔ اس قسم کی دیگر فرمیں جنہوں نے بیرونی سرمایہ کاروں سے فنڈز کے حصول میں کامیابی کا اعلان بھی کیا ہے، وہ ابتدائی مراحل میں ہیں، یا تو انہوں نے اپنے منصوبوں کی اصولی منظوری حاصل کر لی ہے یا انہیں آزمائشی آغاز کی منظوری ملی ہے۔ ان فرموں نے ایسے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز بنائے ہیں، جن کے ذریعے صارفین رقم وصول اور منتقل، اور کئی اقسام کی ادائیگیاں کر سکتے ہیں۔ کچھ فن ٹیک فرمیں ٹیکنالوجی اجرت کی سہولت کے تحت صارفین کو کریڈٹ کارڈ کی بھی پیشکش کر رہی ہیں۔

14 اگرچہ پاکستان میں مالی شمولیت بہتر ہوئی ہے، تاہم ہمارا ملک خطے کی دیگر معیشتوں سے اب بھی پیچھے ہے۔ جون 2017ء تک پاکستان میں بینک اکاؤنٹ کی حامل بالغ آبادی (15 سال کی عمر سے زائد) 21.3 فیصد ہے، جو پست اور متوسط آمدنی والے (63.0 فیصد) ممالک اور جنوبی ایشیا (69.6 فیصد) کی اوسط سے بڑی حد تک کم ہے۔ ماخذ: عالمی مالی شمولیت اعداد و شمار، عالمی بینک۔

ملکی آئی ٹی فرموں بشمول اسٹارٹ اپس اور فری لانسرز، کو سہولت دینے کے لیے ضوابطی تبدیلیاں: اسٹیٹ بینک نے ملک کی زرمبادلہ آمدنی کے ذرائع متنوع بنانے اور ڈیجیٹائزیشن کی حالیہ مہم میں سہولت دینے کی غرض سے زرمبادلہ کے ضوابط میں کئی تبدیلیاں کر دی ہیں۔ قابل اطلاق پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، ان بڑی ضوابطی تبدیلیوں سے ملکی فرموں کو درج ذیل امور کی اجازت ملے گی:<sup>15</sup>

- بیرون ملک ہولڈنگ کمپنیاں قائم کر کے بیرون ملک اپنے قدم بہانا؛
  - ابتدائی سرمایہ جاتی اور آپریشنل اخراجات کی ضروریات کے لیے پاکستان سے باہر زرمبادلہ کی ترسیل؛ اور
  - اپنا کاروبار بڑھانے کے لیے غیر ملکی کمپنی میں ایکویٹی حصہ حاصل کرنے کی خاطر پاکستان سے باہر زرمبادلہ کی ترسیل۔
- ایک اور بڑی ضوابطی تبدیلی کسی اسٹارٹ اپ میں ایکویٹی حصہ حاصل کرنے کے لیے بیرونی فنڈز کی بابت آسانی سے متعلق ہے۔ علی الخصوص، مئی 2021ء میں اسٹیٹ بینک نے پاکستانی اسٹارٹ اپس کو قابل منتقل قرضہ جاتی آلات کے ذریعے بیرونی سرمایہ کاروں سے فنڈز کے حصول کی اجازت دیدی، جنہیں بعد میں ایکویٹی حصے میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔<sup>16</sup> دنیا بھر میں ایسی ٹرانزیکشن ہونا عام بات ہے، کیونکہ ابتداً، مخاطبہ فنڈز کے ذریعے اسٹارٹ اپ کو قرضہ ملتا ہے، اور اگر اسٹارٹ اپ توانا ہو جائے اور مستعدی سے آمدنی کے حاصل کرنے کے قابل ہو جائے تو پھر وہ قرضہ ایکویٹی حصے میں بدل جاتا ہے۔ اس ضوابطی تبدیلی سے بیرونی سرمایہ کاروں کو پاکستانی اسٹارٹ اپس میں سرمایہ کاری کی ترغیب دلانے میں مدد ملے گی۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے پاکستانی کاروباری اداروں کے لیے ضوابطی رکاوٹیں ختم کر دی ہیں، تاکہ وہ اپنے صارفین کو بلا تعلق خدمات کی فراہمی کے لیے بڑی عالمی ٹیک فرموں کی خدمات حاصل کر سکیں۔ مرکزی بینک نے فری لانسروں کے لیے مئی ٹرانسفر آپریٹرز جیسے بیٹرن یونین، مئی گرام اور پے یونیر کے ذریعے بیرون ملک سے رقوم کی وصولی بھی آسان بنا دی ہے۔<sup>17</sup>

### بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

ان کی بس تازہ کاری کر دی جاتی ہے۔ ملک کو اپریل 2021ء میں یوروبانڈز سے 2.5 ارب ڈالر کی رقوم حاصل ہوئیں، جو اس نوٹ پروگرام کے تحت جاری کیے گئے تھے۔ جولائی 2021ء میں پاکستان نے ٹیپ ایشوئس کے ذریعے 10،5 اور 30 سالہ بانڈز کے ذریعے رقوم حاصل کیں، جبکہ مارچ 2021ء کی نسبت امریکی ٹریژری بانڈز کی یافت کے نشانیے میں کمی سے فائدہ اٹھایا (جدول 5.5)۔

جولائی تا ستمبر 2021ء میں پاکستان میں 879 ملین ڈالر کی خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری آئی، جبکہ گذشتہ برس 145 ملین ڈالر کا انخلا ہوا تھا۔ اس سال رقوم کی ساری آمد قرضہ جاتی تمسکات سے حاصل ہوئی، جبکہ ایکویٹی تمسکات میں رقوم کا انخلا درج کیا گیا۔

قرضہ جاتی تمسکات کے برعکس سہ ماہی میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے ایکویٹی تمسکات سے رقوم کا انخلا جاری رہا، جس کا حجم 100 ملین ڈالر رہا۔ اس حالیہ رجحان کی وضاحت دو عوامل سے ہوتی ہے۔ اول، ترقی یافتہ معیشتوں بالخصوص امریکہ میں زری پالیسی کی توقعات معمول پر آنا ابھرتی ہوئی معیشتوں، جنہیں قدرے

پاکستان نے عالمی وسط مدتی نوٹ پروگرام کے تحت ٹیپ اجراء کے ذریعے یوروبانڈز سے ایک ارب ڈالر حاصل کیے؛ یہ پروگرام قرضے کے لیے تمسک جاری کرنے والوں کو قدرے مختصر نوٹس پر بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں تک رسائی کے حصول میں مدد دیتا ہے۔ ایسا اس لیے ہے کیونکہ بنیادی قانونی اور ضوابطی دستاویزات کو صرف ایک مرتبہ تیار کرنا پڑتی ہیں، نئے قرضے کے لیے تمسک کے اجراء سے پہلے

<sup>15</sup> فروری 2021ء میں ایف ای سرکلر نمبر 1 برائے 2021ء کے ذریعے تبدیلیاں کی گئیں۔ سرکلر میں فرموں کے لیے تفصیلی معیار اور لین دین کی حد بھی فراہم کی گئی، جن کے ذریعے وہ ضوابطی تبدیلیوں سے استفادہ کر سکتی ہیں۔

<sup>16</sup> اسٹارٹ اپس کے لیے قابل منتقل حدود کے اجراء کے ہمراہ کاروباری کی لاگت اور مدت کی تحدید کی تفصیلات کے حوالے سے الہیت کا معیار ایف ای سرکلر نمبر 4 برائے 2021ء میں درج ہے۔

<sup>17</sup> اسٹیٹ بینک نے فروری 2020ء میں ای پی ڈی سرکلر نمبر 3 برائے 2020ء کے ذریعے پاکستانی فری لانسروں کی بذریعہ مئی ٹرانسفر آپریٹرز رقوم موصول کرنے کی فی ٹن گس ماہانہ حد 1500 ڈالر سے بڑھا کر 25 ہزار ڈالر کر دی۔

جدول 5.5: 2021ء میں پاکستان کے جاری کردہ یورو بانڈز

مدت	کوپن (فیصد)	نشانہ (فیصد)	حاصل شدہ رقم (ارب ڈالر)
<b>مارچ 2021ء</b>			
5 سالہ	6.0	0.8	1.0
10 سالہ	7.4	1.6	1.0
30 سالہ	8.0	2.3	0.5
<b>جولائی 2021ء</b>			
5 سالہ	5.9	0.8	0.3
10 سالہ	7.1	1.3	0.4
30 سالہ	8.5	1.9	0.3

\* یکساں مدت کے یو ایس ٹریژری بانڈز کی اوسط یافت

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن وزارت، یو ای فیڈرل ریزرو

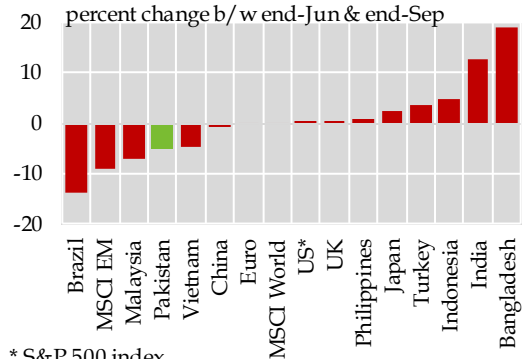
حساب لگانے کے بعد سہ ماہی میں کثیر فریقی اور کمرشل ذرائع سے بڑی رقوم موصول ہوئیں (شکل 5.6)۔

کثیر فریقی ذرائع جیسے ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک سے قرضے کو ڈیویڈنڈ کی خریداری اور بجلی اور انفراسٹرکچر کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے موصول ہوئے۔ اسی اثنا میں، دو طرفہ ماکاری کے اعتبار سے سڑکوں کے جاری انفراسٹرکچر منصوبوں کی بیشتر فنڈنگ کے لیے چین سے قرضے ملے۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کو 457.5 ملین ڈالر (مجموعی طور پر) مالیت کے بھی کمرشل قرضے ملے، جن کا حجم گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 335 ملین ڈالر تھا۔

#### 5.4 زر مبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ

جولائی تا ستمبر 2021ء میں رقوم کی بلند آمد کے باعث ملک میں زر مبادلہ کے ذخائر میں 1.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا اور آخر ستمبر تک ان کا حجم 26.0 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ اعداد و شمار کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر میں 2.0 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا، جبکہ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 0.4 ارب ڈالر کی کمی آئی۔

شکل 5.4: جولائی تا ستمبر 2021ء میں ایکویٹی منڈی کی کارکردگی



\* S&P 500 index

Source: Bloomberg

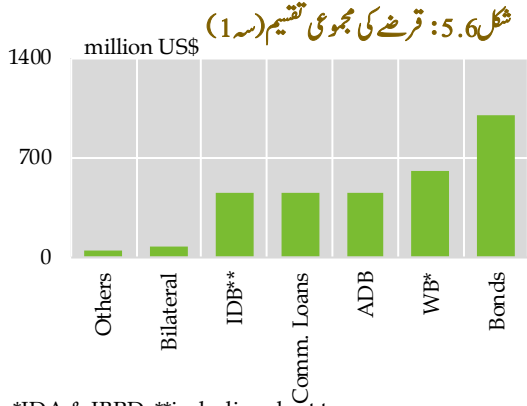
خطرے کا حامل سمجھا جاتا ہے جیسے پاکستان، سے سرمائے کے انخلا کی وجہ بنا۔<sup>18</sup> دوم، جولائی تا ستمبر 2021ء میں چند ترقی یافتہ معیشتوں کے ہمراہ کچھ ابھرتی ہوئی معیشتوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جس سے عالمی سرمایہ کاروں کو پاکستان اسٹاک ایکس چینج کی بہ نسبت سرمایہ کاری کے زیادہ پُرکشش مواقع میسر آئے (شکل 5.4)۔

در حقیقت سہ ماہی کے دوران آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی سے متعلق غیر یقینی صورت حال، جاری کھاتے سے ابھرنے والے دباؤ اور مہنگائی کے باعث پاکستان اسٹاک ایکس چینج پر دباؤ آگیا۔ مزید برآں، نیشنل کلیئرنگ کمپنی پاکستان کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد بڑے شعبوں، جیسے بینکوں، سینٹ اور کھاد، سے پاکستانی تہسکات فروخت ہوئے (شکل 5.5)۔ تاہم، سہ ماہی کے دوران فہرستی آئی سی ٹی فرمیں غیر ملکی سرمایہ کاروں کو بڑی حد تک اپنی طرف راغب کرتی دکھائی دیں۔

#### خالص واجبات

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان میں بیرونی قرضوں اور واجبات کی خالص رقوم کی آمد 4.3 ارب ڈالر تک جا پہنچی، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 0.02 ارب ڈالر کی خالص واپسی کی گئی تھی؛ آئی ایم ایف کو واجب الادا واپسی کا

<sup>18</sup> مثلاً، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کے لیے پانچ سالہ قرضہ ڈیٹا ٹینڈل (سی ڈی ایس) کی شرح اوسطاً 423.8 بیس پوائنٹس ہے، جو اسی عرصے میں ترکی (394.7 بی بی ایس)، چین (39.2 بی بی ایس) اور بھارت (80.2 بی بی ایس) سے زیادہ تھی (بلمبرگ)۔

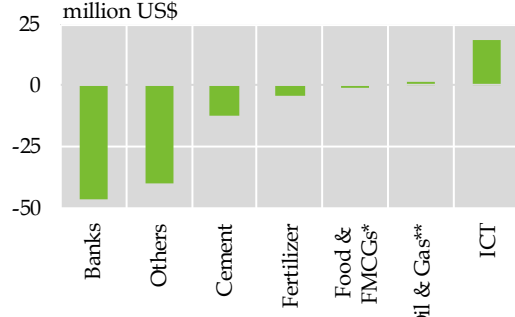


\*IDA & IBRD; \*\*including short term  
Source: Economic Affairs Division, Ministry of Finance

کی قدر میں اضافہ ہوتا رہا۔ بلند مہنگائی کے پیش نظر فیڈرل ریزرو کی جانب سے زری بہاؤ میں کمی کی توقعات نے ڈالر کو دوسری کرنسیوں کے مقابلے میں مضبوط کیا۔ جب 2021ء کے اوائل سے آخر ستمبر کے تھوڑے سے وسیع تر منظر نامے میں دیکھا جائے تو روپے کی قدر میں کمی دیگر ترقی پذیر معیشتوں کی نسبت قدرے معتدل معلوم ہوتی ہے (شکل 5.7 الف)۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ اوسط برابری کی بنیاد پر جنوری تا ستمبر 2020ء کی نسبت جنوری تا ستمبر 2021ء میں روپے کی قدر میں اوسطاً 1.9 فیصد اضافہ ہوا (شکل 5.7 ب)۔

جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران حقیقی موثر شرح مبادلہ کے حوالے سے ابھرتی ہوئی منڈیوں نے تھوڑی سے ملی جلی تصویر کشی کی، یعنی کچھ معیشتوں کی کرنسیوں کی قدر میں اضافہ ہوا اور دیگر میں کمی آئی (شکل 5.8)۔ سہ ماہی کے دوران بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں بشمول پاکستان میں قیمتیں بڑھ گئیں، جس کی عکاسی نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) سے ہوتا ہے۔ تاہم نامیہ موثر شرح مبادلہ نے حقیقی موثر شرح مبادلہ کی سمت کے تعین میں بظاہر اغلب کردار ادا کیا۔ پاکستان میں بھی نامیہ موثر شرح مبادلہ میں کمی نے قیمتوں کے نسبتی دباؤ میں اضافے کو زائل کر دیا، جو سہ ماہی کے دوران حقیقی موثر شرح مبادلہ میں کمی پر منتج ہوا۔

**شکل 5.5: جولائی تا ستمبر 2021ء میں بیرونی سرمایہ کاروں کی پاکستان اسٹاک ایکس چینج میں خریداری (+) / فروخت (-) کی شعبہ وار تفصیل**



\*incl. personal care items; \*\*OMCs & exploration firms  
Source: National Clearing Company of Pakistan Ltd.

اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بنیادی طور پر یورو بانڈز کی ٹیپ ایٹونس اور آئی ایم ایف کی جانب سے ایس ڈی آر کے اضافی اختصاص کے باعث مجموعی طور پر 3.8 ارب ڈالر کی رقوم ملنے سے بڑھے۔ ان رقوم، مع دستیاب کثیر فریقی اور کمرشل مالکاری، کے باعث اسٹیٹ بینک کو سہ ماہی کے دوران قرضوں کے واجبات کی ادائیگی کا موقع ملا۔

دوسری جانب، سہ ماہی میں کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ کے ذخائر میں تھوڑی سی کمی آئی۔ اس کا بنیادی سبب سہ ماہی میں بینکوں کے پاس موجود غیر ملکی کرنسی (ایف ای-25) ڈپازٹس سے بلند درآمدات کی ادائیگی ہے،<sup>19</sup> جبکہ آخر جون اور آخر ستمبر 2021ء کے درمیان ڈپازٹس کی سطح تقریباً برقرار رہی۔<sup>20</sup>

دریں اثناء، جیسا کہ پہلے تذکرہ کیا گیا ہے، سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کے بلند خسارے کے باعث بین البینک منڈی میں روپے کی قدر کو دباؤ کا سامنا رہا۔ اسی موقع پر کئی ابھرتی ہوئی منڈیوں اور معیشتوں کی کرنسی کے مقابلے میں امریکی ڈالر

<sup>19</sup> کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر، ان کے پاس موجود زرمبادلہ کے وہ ذخائر (ایف ای-ڈپازٹس) ہوتے ہیں، جن میں برآمد کنندگان اور / یا درآمد کنندگان کو ان کی جانب سے زرمبادلہ میں فراہم کردہ تجارتی مالکاری کی رقم شامل نہیں ہوتی۔

<sup>20</sup> آخر جون اور آخر ستمبر 2021ء کے دوران بینکوں کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 369 ملین ڈالر کمی آئی۔ تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایف ای-25 ڈپازٹس میں 98 ملین ڈالر کی تخفیف ہوئی، جبکہ اس عرصے میں بینکوں کی تجارتی مالکاری میں 271 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔

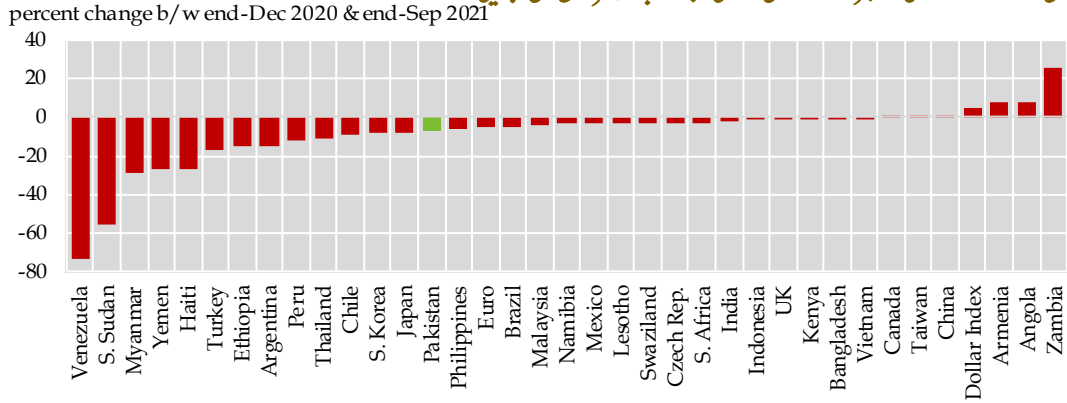
## بیرونی شعبہ

گذشتہ سال کے برعکس م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں برآمدات 27.9 فیصد کے سال بسال اضافے سے بڑھ کر 6.9 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، جس میں ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل دونوں زمروں میں اضافہ ہوا۔ مثبت قیمتوں کے اثرات اور کپاس کی بلند قیمتیں ٹیکسٹائل مصنوعات کے بلند حجم کی وجہ بنیں۔ مزید برآں، سہ ماہی کے دوران وبائی دھچکے کے بعد اشیائے سازوں اور برآمد کنندگان کے لیے حکومت کی سہولتی پالیسیوں نے بھی مجموعی برآمدی کارکردگی میں کردار ادا کیا۔

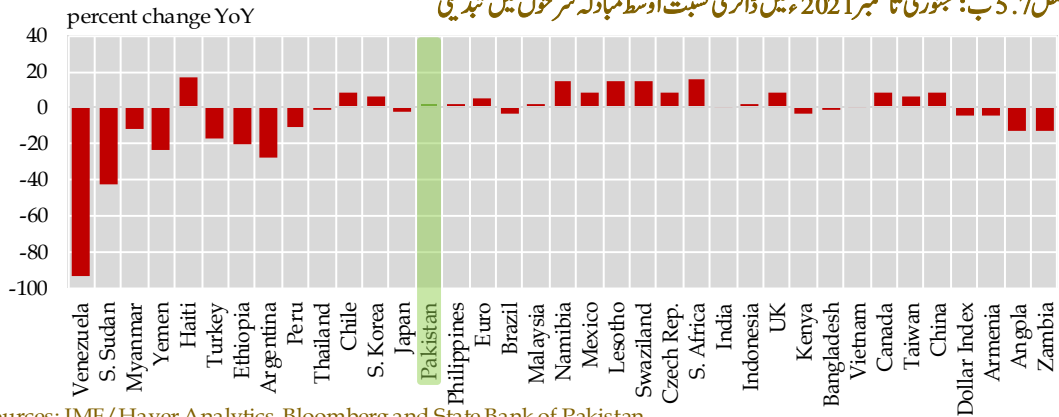
## 5.5 تجارتی کمانہ<sup>21</sup>

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں تجارتی خسارہ 102.8 فیصد سال بسال اضافے سے 11.8 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں کووڈ وبا سے متعلق تجارتی سٹ روئی کے باعث تجارتی خسارہ کم ہو کر 5.8 ارب ڈالر رہ گیا (شکل 5.9)۔ م س 16ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد یہ دوسرا سب سے کم ترین تجارتی خسارہ ہے، جو م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں محدود درآمدی نمو (0.8 فیصد) اور برآمدات میں تھوڑی سی کمی (منفی 0.7 فیصد) سال بسال کے توسط سے حاصل ہوا تھا۔

## شکل 5.7 الف: جنوری تا ستمبر 2021ء میں ڈالر کی نسبت مبادلہ شرحوں میں تبدیلی



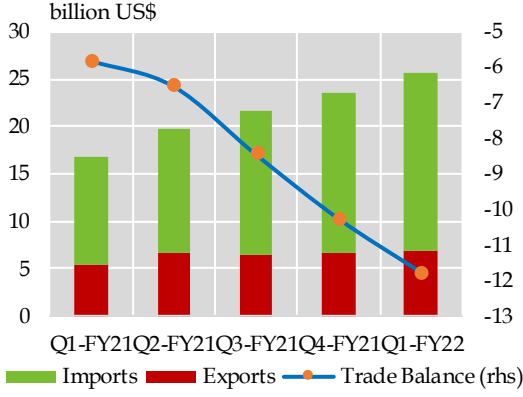
## شکل 5.7 ب: جنوری تا ستمبر 2021ء میں ڈالر کی نسبت اوسط مبادلہ شرحوں میں تبدیلی



Sources: IMF/Haver Analytics, Bloomberg and State Bank of Pakistan

<sup>21</sup> یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کی رپورٹ کردہ اعداد و شمار کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس سیکشن کی معلومات ادا نیگیوں کے درج شدہ اعداد و شمار سے میل نہیں کھاتی، جسے سیکشن 5.1 میں رپورٹ کیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے ان دو سلسلوں میں فرق سمجھنے کے لیے ضمیمہ برائے اعداد و شمار کی توضیح ملاحظہ کیجیے۔

شکل 5.9: تجارتی توازن کی تفصیلات



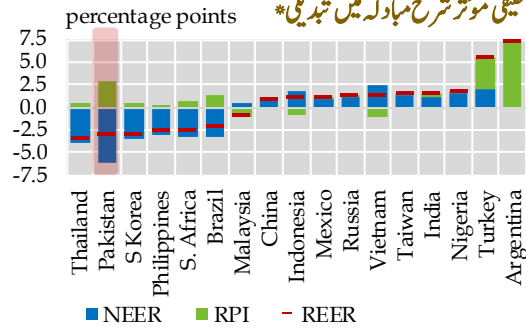
Source: Pakistan Bureau of Statistics

ٹیکسٹائل گروپ کی نمایاں مصنوعات میں: ملبوسات، گھریلو ٹیکسٹائلز اور دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات، سوتی دھاگہ اور کپڑا اور مصنوعی ریشے والی ٹیکسٹائل مصنوعات شامل ہیں۔ دوسری طرف نان ٹیکسٹائل زمرے کی اہم مصنوعات: چاول، پھل اور سبزیاں، کیمیائی اجزا اور ادویات؛ تیل کے بیج اور مغزیات شامل ہیں۔

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی طور پر اس کارکردگی کی وجہ برآمدی باسکٹ، بالخصوص ٹیکسٹائل شعبے سے؛ کی کچھ اہم مصنوعات کی بلند اکائی مالیتیں ہیں، تاہم کئی ایک مصنوعات کا برآمدی حجم بھی گزشتہ برس سے زائد تھا (شکل 5.11)۔

ٹیکسٹائل کے شعبے میں سال بسال بلند اکائی مالیتوں کو خام مال کی بلند لاگت سے منسوب کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر کپاس کی ملکی اور عالمی منڈی میں قیمتیں، اس کے ساتھ ساتھ خام مال کی درآمدات پر باربرداری کے بین الاقوامی چارجز میں اضافے کے جزوی اثرات۔ پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں بلند اکائی مالیتوں کی وضاحت خام تیل کی بلند عالمی قیمتوں سے ہوتی ہے۔ خام تیل کی بلند قیمتیں کیمیائی اجزا اور پلاسٹک کے سازوسامان کی بلند یونٹ مالیتوں کی بھی وجہ بنیں۔

شکل 5.8: جولائی تا ستمبر کے درمیان بڑی ابھرتی ہوئی معیشتوں میں حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تبدیلی\*



\*JP Morgan Effective Ex. Rate Indices (CPI-deflated)  
Source: Haver Analytics

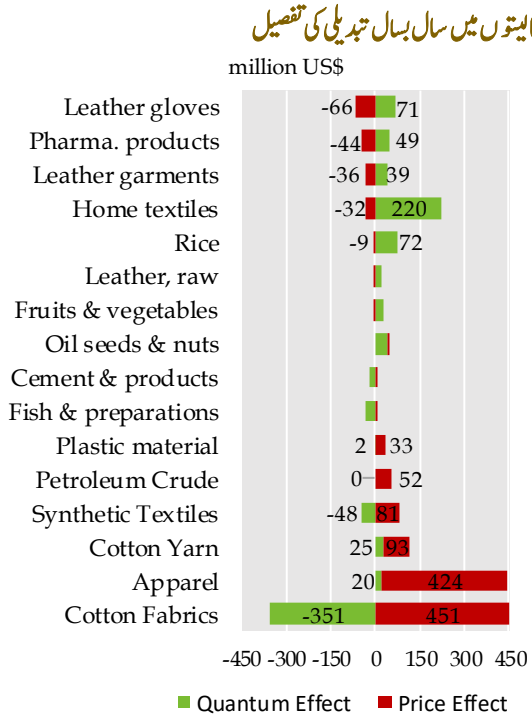
برآمدات میں معقول بہتری کے باوجود دوسری جانب درآمدات میں بڑا اضافہ ہوا، جس نے م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں تجارتی خسارہ بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ درآمدات میں 66.1 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں توانائی کی مصنوعات، اور زرعی و کیمیائی مصنوعات کے گروپس (بشمول ادویات کی مصنوعات) نے درآمدی نمو میں اپنا بڑا حصہ ڈالا۔ اس کے ساتھ ساتھ مشینری کی درآمدات، غذا اور ٹرانسپورٹ گروپس بلند سطح پر رہے۔

#### برآمدات

کسٹم کے اعداد و شمار کے مطابق 27.9 فیصد سال بسال اضافے سے برآمدات 7.0 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، اس کے برخلاف گزشتہ سال اس کے حجم میں 0.7 فیصد کمی تھوڑی کمی آئی تھی۔ یہ برآمدات قبل از کووڈ وبا (م س 18ء تا م س 20ء) کے اوسط 5.3 ارب ڈالر کے حجم سے بھی 31 فیصد زائد ہیں، تاریخی طور پر یہ کسی بھی سہ ماہی میں دوسری بلند ترین برآمدات تھیں۔

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں برآمدی نمو وسیع البنیاد تھی کیونکہ اس میں اضافے کی وجہ ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل مصنوعات دونوں تھیں۔ اگرچہ ٹیکسٹائل برآمدات میں گزشتہ برس کی 2.9 فیصد کی نسبت 27.4 فیصد کی نمو آئی، تاہم نان ٹیکسٹائل برآمدات نے بھی گزشتہ چند سہ ماہیوں کی بہ نسبت مجموعی نمو میں بڑا کردار ادا کیا (شکل 5.10)۔

شکل 11.5: م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم مصنوعات کی برآمدی

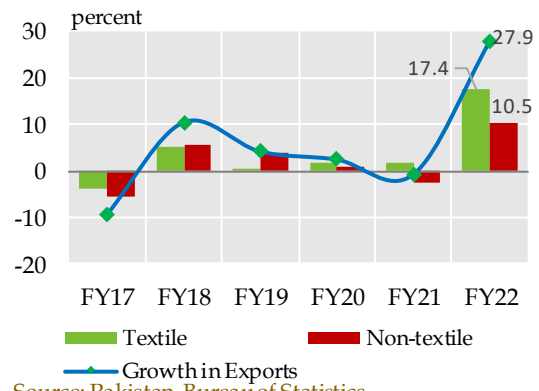


Source: Pakistan Bureau of Statistics

زیادہ ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ م س 21ء میں سیلز ٹیکس کی کل ریہیٹ 208 ارب روپے رہیں، جو پچھلے سال کے 116 ارب روپے سے دگنی سے بھی زیادہ تھیں۔ نتیجتاً، برآمد کنندگان کی سیالیت کی صورت حال بہتر ہو گئی تھی، جس کے باعث وہ بیرونی آرڈرز پورے کرنے کے بحسن خوبی قابل ہو گئے تھے۔

بلحاظ منازل پاکستان کی بڑی برآمدات جیسے ملبوسات اور چاول نے امریکہ، یورپی یونین کے 27 ممالک (ای یو-27)، برطانیہ، چین اور افریقہ کی روایتی منڈیوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم افغانستان میں غیر یقینی سیاسی صورت حال کی وجہ

شکل 10.5: مجموعی برآمدات میں نمو کی تفصیل (سہ)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

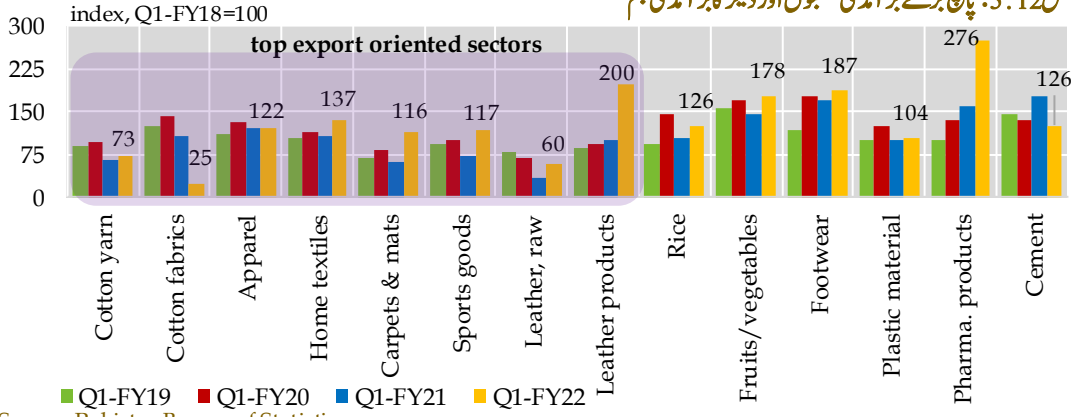
ایشیائی بشمول ٹیکسٹائل، کیمیائی اجزاء اور دویہ سازی کی صنعتوں میں استعداد کاری کے نتیجے میں بلند برآمدی حجم حاصل ہوا۔ جس میں اسٹیٹ بینک کی سستی نو مالکاری سہولتوں برائے معین سرمایہ کاری - عارضی معاشی نو مالکاری اسکیم (ٹرف) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) - نے جزوی کردار ادا کیا۔<sup>22</sup> دوسری جانب، طلبی لحاظ سے، ٹیکسٹائل برآمد کنندگان بین الاقوامی خریداروں سے اضافی آرڈرز حاصل کرنے میں کامیاب رہے تھے۔

سہ ماہی کے دوران حکومت نے پانچ بڑے برآمدی شعبوں کے لیے بجلی اور گیس پر زراعت کی فراہمی کا سلسلہ جاری رکھا، جس کا مقصد انہیں خطے میں مسابقت کے قابل بنانا ہے۔ بجلی کے نرخ 9 سینٹس فی کلو واٹ گھنٹہ اور گیس کی فی ایم ایم پی ٹی یو قیمت 6.5 ڈالر مقرر کی گئی۔ اس پالیسی کی وجہ سے کئی مصنوعات کے برآمدی حجم میں اضافہ ہوا اور کچھ میں تو قبل از کووڈ سالوں (م س 19ء اور م س 20ء کی پہلی سہ ماہیوں میں) سے بھی زیادہ بہتر کارکردگی درج کی گئی (شکل 5.12)۔

برآمد کنندگان کی سیالیت کی مجموعی صورت حال سیلز ٹیکس کے بلند ریفرنڈز کی وجہ سے بھی بہتر ہوئی۔ عبوری اعداد و شمار کے مطابق م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ان ریفرنڈز کی مجموعی مالیت 51.8 ارب روپے رہی جو گذشتہ برس سے 17.8 فیصد

<sup>22</sup> آخر جون 2021ء تک ٹرف کے تحت کل 435 ارب روپے کی منظور شدہ مالکاری میں سے تقسیم شدہ رقم کا حجم 139 ارب روپے تھا۔ شعبہ ٹیکسٹائل 69.5 ارب روپے کی رقم وصول کر کے اس سہولت کا بڑا استفادہ کنندہ رہا۔ ماخذ: معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے م س 21ء۔

شکل 5.12: پانچ بڑے برآمدی شعبوں اور دیگر کابری آمدی حجم



Source: Pakistan Bureau of Statistics

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ملبوسات 28.4 فیصد کی نمو سے 2.0 ارب ڈالر تک جا پہنچے، جبکہ گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات 22 فیصد اضافے سے بڑھ کر 1.0 ارب ڈالر ہو گئیں، جو گذشتہ برس کی 9.5 فیصد کی نمو سے زیادہ ہے۔ نیم تیار مصنوعات، سوئی کپڑے اور دھاگے نے مجموعی برآمدات میں 846 ملین ڈالر کا حصہ ڈالا جو گذشتہ برس کے 218 ملین ڈالر کے حجم سے زائد ہے۔

ملبوسات، گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات (صرف تولیے) اور نیم تیار مصنوعات (سوئی کپڑا اور دھاگہ) میں قیمتوں کے اثرات مثبت رہے۔ جہاں تک حجم کا تعلق ہے، ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائلز کی کھپوں میں اضافہ ہوا اور نیم تیار مصنوعات (سوئی کپڑا) نے ان اثرات کو جزو آرائی کر دیا۔

#### ٹیکسٹائل برآمدات پر بلند مالیتوں کا بھاری اثر رہا

پاکستان کی بڑی ٹیکسٹائل مصنوعات کی بلند اکائی مالیتوں کو کپاس کی قیمتوں کے رجحان سے منسلک کیا جاسکتا ہے جو ملکی اور بین الاقوامی منڈی میں گذشتہ سال کی نسبت بلند تھیں (شکل 5.13 اور 5.14)۔ بنگلہ دیش جیسے کچھ حریف ممالک میں بھی برآمدات کی اکائی مالیتیں بڑھ گئی ہیں۔<sup>24</sup>

سے سرحد پار تجارت بند ہونے کے باعث وہاں برآمدات میں کمی آئی۔<sup>23</sup> اس سے قطع نظر دیگر ممالک میں بہتر کارکردگی نے اس کی بھرپائی کر دی۔

#### ٹیکسٹائل برآمدات

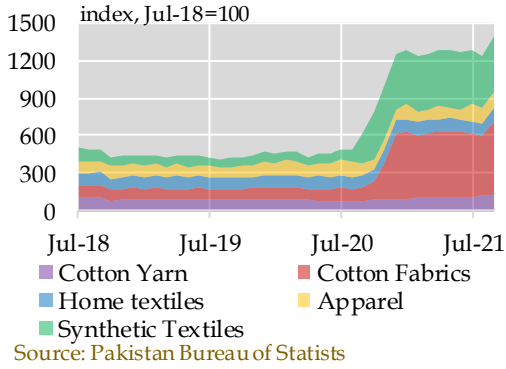
م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات 27.4 فیصد نمو سے 4.4 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 2.9 فیصد اضافے سے زیادہ ہے۔ برآمدی ٹیکسٹائل مصنوعات میں 'نئی ہوئی مصنوعات ملبوسات، تیار ملبوسات، بستروں کی چادریں، تولیے، سوئی کپڑا اور دھاگہ، مصنوعی ریشے والی ٹیکسٹائل ایشیا اور ٹیکسٹائل مصنوعات (جیسے جھاڑن یا صفائی کا کپڑا) نے خاصی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ملبوسات (بٹنے ہوئے اور تیار ملبوسات) اور گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات (بستروں کی چادریں وغیرہ اور تولیے) بلند قدر اضافی مصنوعات سمجھی جاتی ہیں؛ جبکہ سوئی کپڑا اور سوئی دھاگہ پست قدر اضافی کی اہم مصنوعات کہلاتی ہیں۔

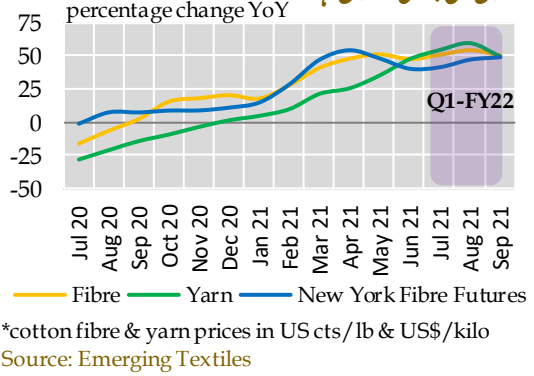
<sup>23</sup> م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں امریکہ، برطانیہ، یورپی یونین کے 27 ممالک، اور چین کے لیے پاکستان کی مجموعی برآمدات 1.0 ارب ڈالر بڑھ کر 4.5 ارب ڈالر تک جا پہنچی؛ جبکہ افغانستان کے لیے برآمدات گذشتہ برس کے 255 ملین ڈالر سے کم ہو کر اس سال 151 ملین ڈالر رہ گئیں۔

<sup>24</sup> [بنگلہ دیش] کی برآمدات میں مالیت کے لحاظ سے اچھا کاسب خام مال کی لاگت بڑھنے کے سبب قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ مہینے سوئی ریشے اور دھاگے کی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہوا۔ بنگلہ دیش میں بھی دوسرے ممالک کی طرح توانائی کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ 'ماخذ: بنگلہ دیشی ملبوسات کی سہ ماہی برآمدی رپورٹ بتاریخ 5 نومبر 2021ء، ابھرتی ہوئی ٹیکسٹائلز

شکل 14. 5: جولائی 18ء تا ستمبر 21ء میں پاکستان کی اہم ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدی یونٹ مائیتوں میں اضافہ



شکل 13. 5: پاکستان اور عالمی سطح پر کپاس کے ریٹے اور دھاگے کی قیمتوں میں بلندی کا رجحان رہا\*



دوم، جیسا کہ عالمی ٹیکسٹائل صنعت بعد از وبا مضبوط بحالی کی طرف گامزن ہے، کپاس کی طلب نہ صرف بڑھ رہی ہے، بلکہ یہ رسد سے بھی زیادہ ہو رہی ہے۔ یہ امر عالمی اسٹاک کے گھٹنے اور قیمتوں کے بڑھنے پر متنب ہو رہا ہے۔<sup>27</sup> چین کے ساتھ ساتھ پاکستان، بنگلہ دیش اور ویت نام سے بھی کپاس کی بلند طلب دیکھنے میں آ رہی ہے۔

سوم، نقل و حمل کے عالمی بحران اور بار برداری کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے پاکستان میں درآمدی کپاس کی لاگت مزید بڑھادی، جو بالآخر ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل جیسی تیار مصنوعات کی برآمدی اکائی قیمتوں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔<sup>28,29</sup>

کپاس کی نئی فصل کی آمد سے قبل ذخائر ختم ہو جانے کی وجہ سے ملکی منڈی میں کپاس کی قلت پیدا ہو جانے کے سبب غیر ملکی آرڈرز کو پورا کرنے کے لیے پاکستانی ٹیکسٹائل فرموں کی درآمدی طلب ایک ایسے وقت میں بڑھ گئی جب عالمی قیمتوں میں بھی اضافے کا رجحان تھا۔ اس سہ ماہی میں پاکستان میں خام کپاس کی درآمدات 65 فیصد اضافے سے 343 ملین ڈالر تک جا پہنچیں، جو س 21ء کے بڑھتے ہوئے رجحان کی ایک کڑی ہے۔<sup>25</sup>

عالمی منڈی میں قیمتوں میں اضافے کی ایک بڑی وجہ چین کی مضبوط طلب ہے، کیونکہ دسمبر 2020ء میں امریکہ کی جانب سے سٹیلیانگ کی کپاس سے تیار کردہ چینی ٹیکسٹائل مصنوعات پر پابندی عائد ہونے کے بعد چین نے کپاس کی رسد بیرون ملک سے حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔<sup>26</sup>

<sup>25</sup> س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان نے امریکہ سے 153 ملین ڈالر کی کپاس درآمد کی، جو گذشتہ برس سے 67 ملین ڈالر زیادہ تھی۔

<sup>26</sup> ماخذ: امریکی کسٹمز اور سرحدی تحفظ، پریس ریلیز بتاریخ 22 ستمبر 2021ء

([www.cbp.gov/newsroom/national-media-release/cbp-issues-detention-order-cotton-products-made-xinjiang-production](http://www.cbp.gov/newsroom/national-media-release/cbp-issues-detention-order-cotton-products-made-xinjiang-production))

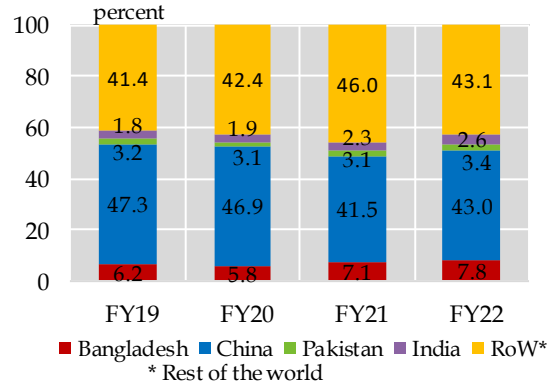
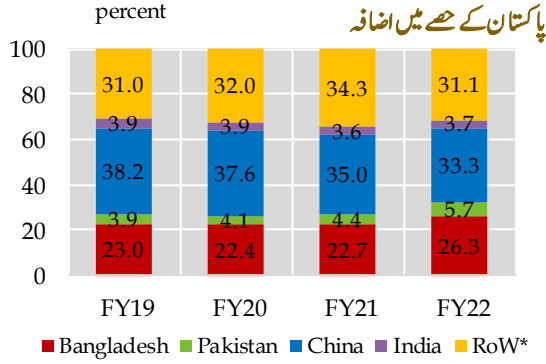
<sup>27</sup> ماخذ: ورلڈ کلائن انٹرنیشنل مارکیٹ اینالسز، پیکنگ، حجم، رجحانات اور معلومات کی تازہ کاری: کووڈ-19 کے اثرات، انڈیکس باکس

<sup>28</sup> مثلاً، جولائی 2020ء اور جولائی 2021ء کے درمیان، عالمی کنٹینر بار برداری شرح اشاریہ 1762 ڈالر سے چار گنا بڑھ کر 8848 ڈالر تک جا پہنچا۔ ماخذ: اسٹیٹسٹا

([www.statista.com/statistics/1250636/global-container-freight-index/#statisticContainer](http://www.statista.com/statistics/1250636/global-container-freight-index/#statisticContainer))

<sup>29</sup> نشاط چونیالینڈ کی مالی رپورٹ 2021ء کے مطابق: 'ملکی کپاس کی عدم دستیابی نے کپنی کو کپاس درآمد کرنے پر مجبور کیا۔ بنیادی عوامل کی وجہ سے بار برداری کی لاگت میں بڑا اضافہ ہو گیا ہے؛ تیل کی قیمتوں میں اضافہ کرپہ جانے والی شیپمنٹس کے لیے نقل و حمل کے چارجز اور دنیا بھر میں کنٹینروں کی کمی کی وجہ سے کھینچا تائی بڑھ رہی ہے جو بحری بار برداری کے چارجز بڑھانے پر متنب ہو رہا ہے۔ تاہم، دھاگے کی قیمتیں چونکہ منڈی کی حرکیات پر منحصر ہیں اس لیے ان میں بڑی حد تک اضافہ ہو گیا ہے، جس سے کپنی کو متذکرہ بالا خام مال کی لاگت میں بڑا اضافہ اپنے صارفین کو منتقل کرنے کا موقع ملا۔'

شکل 5.15 الف: سہ ماہی امریکی درآمدات میں پاکستان کے حصے میں اضافہ  
شکل 5.15 ب: سہ ماہی یورپی یونین کے 27 ممالک کی درآمدات میں



Source: Eurostat

گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات کی بلند طلب بھی ای یو-27 کی بڑی منڈیوں کے باعث پیدا ہوئی، یورو اسٹیٹ کے مطابق ان منڈیوں نے جولائی تا ستمبر کے دوران پاکستان سے 24.4 فیصد زائد درآمدات کیں۔

ملک کی تمام ٹیکسٹائل رسد میں ایک تحریک پیدا ہو گیا تھا کیونکہ تیار مصنوعات کے بلند غیر ملکی آرڈرز بھی ٹیکسٹائل کی نیم تیار کردہ مصنوعات یعنی سوئی کپڑے اور دھاگے کی بھاری طلب پر منتج ہوئے تھے۔ اسی بنا پر قدرتی زنجیر کے ہمراہ استعداد کاری کی ضرورت پیدا ہو گئی تھی۔ وبا کے تناظر میں حکومت کی مددگار پالیسیوں اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی نوامکاری اسکیموں (ٹرف اور ایل ٹی ایف ایف) سے استعداد کاری میں سہولت ملی۔<sup>32</sup> یہ امر اس بات سے عیاں ہے کہ م س 21ء میں ٹیکسٹائل صنعت کے مجموعی قرضوں میں سب سے بڑا حصہ معین سرمایہ کاری قرضوں کا تھا، ان قرضوں کا استعمال گذشتہ برس کی نسبت 54 فیصد زیادہ تھا۔<sup>33</sup>

Source: Office of Textiles & Apparel (US)

ٹیکسٹائل کی بلند برآمدی مالیتوں کو حجم سے بھی سہارا ملا۔ ملبوسات کی کھپوں نے گذشتہ سال کی سطح عبور کر لی، جس کا اندازہ امریکہ، ای یو-27 اور برطانیہ کے بڑی حد تک بلند درآمدی حجم سے لگایا جاسکتا ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں امریکہ اور ای یو-27 اور برطانیہ میں پاکستانی برآمدات تھوڑی سی بڑھ گئیں جبکہ ان منڈیوں میں چین کا حصہ سکتا رہا ہے (شکل 5.15 الف اور 5.15 ب)۔<sup>30</sup> مزید برآں، م س 21ء میں موصولہ بلند آرڈرز کا تسلسل اسماں بھی رہا۔ مجموعی طور پر م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں تیار ملبوسات کی کھپوں میں بھاری کمی آنے کے بعد، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان میں خوب بحالی ہوئی، جس سے ملبوسات کا مجموعی حجم بڑھ گیا۔ 2021ء میں عالمی سطح پر کووڈ سے متعلق نقل و حرکت پر پابندیوں میں باعوم کمی اور بیشتر کارکنوں کی اپنے کاموں پر واپسی کی وجہ سے فارمل ملبوسات کی طلب بڑھنا اس کا ایک بڑا سبب ہے۔<sup>31</sup>

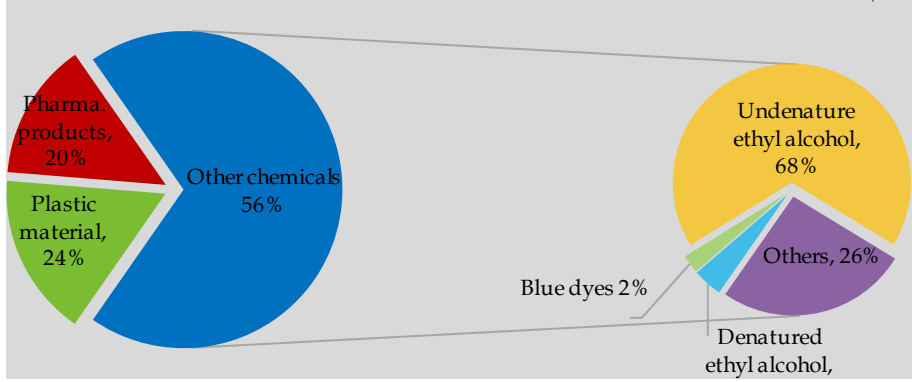
<sup>30</sup>۔۔۔ 2015ء سے 2020ء تک، چین کا عالمی ملبوسات کی برآمدی (تقریباً 7.8 فیصدی پوائنٹس) منڈی میں جو حصہ کم ہوا، وہ اس کے ایشیا بشمول آسٹریلیا اور کان (4.4 فیصدی پوائنٹس کا اضافہ)، بنگلہ دیش (1.3 فیصدی پوائنٹس)، اور پاکستان (0.3 فیصدی پوائنٹس کا اضافہ) میں حریفوں نے مشترکہ طور پر حاصل کیا۔ یہی رجحان کووڈ 19 کی وبا کے بعد بھی دنیا میں جاری رہنے کا امکان ہے۔ ماخذ: [www.just-style.com/features/world-textiles-and-apparel-trade-amidst-a-pandemic-statistical-review-2021/](http://www.just-style.com/features/world-textiles-and-apparel-trade-amidst-a-pandemic-statistical-review-2021/)

<sup>31</sup> نثار طر لمینڈ کی مالی رپورٹ 2021ء میں اس پہلو کا تذکرہ کیا گیا ہے: 'دوران کام استعمال کے کپڑوں کی فروخت بھی بڑھ گئی کیونکہ دنیا بھر میں لاک ڈاؤن میں نرمی کے فوری بعد طلب میں اضافہ ہو گیا تھا۔'

<sup>32</sup> مثلاً، جیسا کہ انٹرویو لپ لمینڈ کی مالی رپورٹ برائے م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ذکر کیا گیا ہے: '۔۔۔ سازگار سرکاری پالیسیوں کے ہمراہ بڑے برآمدی آرڈرز نے ٹیکسٹائل کمپنیوں کو اپنی پیداواری استعداد بڑھانے کی ترغیب دلائی، جس سے مستقل قریب میں پاکستانی برآمدات میں اضافہ متوقع ہے۔'

<sup>33</sup> صنعت نے ان قرضوں کا بیشتر حصہ ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں استعمال کیا۔ م س 21ء اور م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس مشینری کی درآمدات میں بالترتیب 35 فیصد اور 145 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔

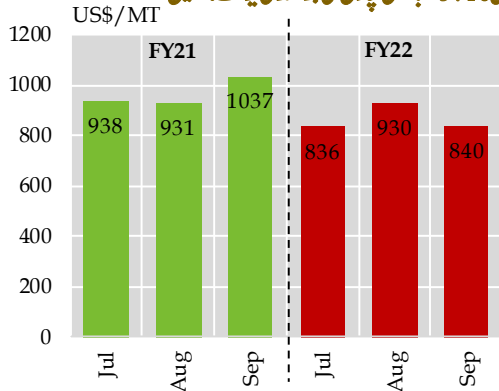
شکل 5.17: م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ادویہ اور کیمیائی مصنوعات کی برآمدی تفصیلات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مجموعی طور پر گزشتہ سال کی یہ نسبت باسستی چاول کی برآمدات 33 ملین ڈالر زیادہ ہوئی اور 154 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ پاکستان نے جن ممالک کو باسستی چاول کی بلند کھپائیں روانہ کیں ان میں ایک بڑا نام قازقستان ہے، جس نے گزشتہ برس کی نسبت اس سہ ماہی میں 16 گنا زیادہ چاول درآمد کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ افریقی ممالک بنیادی طور پر کینیا اور صومالیہ، کی طلب بھی بلند تھی۔<sup>34</sup> پاکستانی باسستی چاول کی قیمت میں گزشتہ برس کی نسبت کمی کا رجحان رہا، جس نے اسے عالمی منڈی میں زیادہ مسابقت کا حامل بنا دیا۔<sup>35</sup> چاول کی پست برآمدی پونٹ مالیتوں سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 5.16)۔

شکل 5.16: باسستی چاول کی برآمدی پونٹ مالیتیں



Source: Pakistan Bureau of Statistics

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پست قدر اضافی ٹیکسٹائل ایشیا میں سوتی دھاگے کی کھپائیں بحال ہوئیں، جس کی بنیادی وجہ گزشتہ برس کا پست اساسی اثر ہے۔ تاہم ایسا سوتی کپڑے کی کھپائیوں کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ ان میں گزشتہ برس سے مستقل کمی آرہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ سوتی کپڑے کا ملکی صرف ہے، جس سے سہ ماہی میں اضافی برآمدی ذخیرے کی کمی آئی۔

تاہم، یہ بات قابل ذکر ہے کہ سوتی کپڑے کی بلند اکائی مالیتوں نے اس کے پست حجم کے منفی اثرات کی تلافی کر دی اور اس کے نتیجے میں سوتی کپڑے کی برآمدی مالیتیں 21.9 فیصد بڑھ کر 557 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔

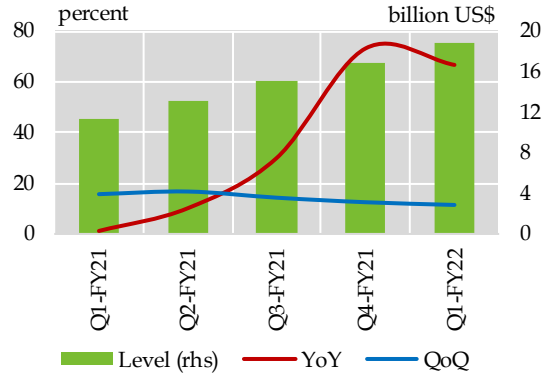
### چاول کی برآمدات

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں چاول کی برآمدات 17.5 فیصد بڑھ کر 423 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں اس نمو کو جزواً پست اساسی اثر سے منسوب کیا جاتا ہے، جب برآمدات ایک چوتھائی گر گئی تھیں۔ حجم کا اثر مثبت اور خاصا بڑا تھا، جبکہ قیمتوں کے اثرات منفی اور کم تھے۔

<sup>34</sup> پاکستان نے، بلحاظ مالیت، سہ ماہی کے دوران 25 ملین مالیت کے باسستی چاول قازقستان اور 29 ملین ڈالر کے افریقہ کو برآمد کیے۔

<sup>35</sup> جولائی تا ستمبر م س 22ء میں پاکستان کے باسستی چاول کے برآمدی اعداد و شمار گزشتہ برس کی نسبت 24 فیصد کم تھے۔ ماخذ: ایف اے اور انس پرائس اپ ڈیٹس۔

شکل 5.18: پاکستان کی حالیہ سہ ماہی وار درآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

کیمیکلز اور ادویہ

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں کیمیکلز اور ادویہ کی برآمدات 139 ملین ڈالر بڑھ کر 363 ملین ڈالر تک جا پہنچیں۔ ادویہ سازی اور پلاسٹک کی مصنوعات بنانے والے کیمیکلز کے علاوہ دیگر کا حصہ بلند ترین تھا (شکل 5.17)۔ ان کی برآمدات کی مالیتیں 94 فیصد سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 202 ملین ڈالر ہو گئیں۔ اگرچہ کیمیکل برآمدات کی موصولہ رقم بلند حجم کی مرہون منت تھیں، ملکی و عالمی منڈی میں خام تیل کی بلند قیمتوں سے بھی انہیں سہارا ملا۔<sup>37</sup>

پھل اور سبزیاں

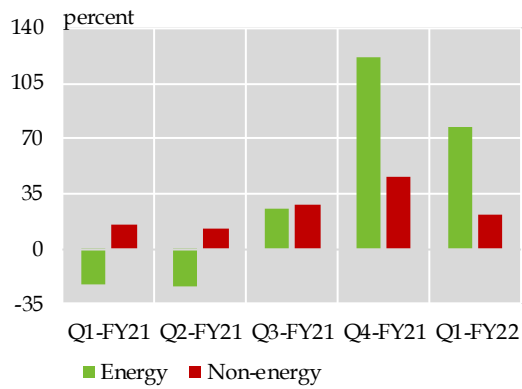
م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پھلوں اور سبزیوں کی برآمدات 22 فیصد اضافے سے 165 ملین ڈالر تک جا پہنچیں، جس کی بنیاد وجہ بلند حجم ہے۔ اس میں بڑا حصہ پھلوں، خاص طور پر آم، کا ہے، جن کی برآمدات بڑھ کر 87 ملین ڈالر ہو گئیں، جو گذشتہ برس سے 24 ملین ڈالر زیادہ ہے۔ متحدہ عرب امارات، قازقستان اور ازبکستان کے لیے برآمدات خاصی بلند تھیں۔

دوسری جانب پہلی سہ ماہی میں غیر باسستی چاول برآمدات 12.8 فیصد بڑھ کر 270 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ زیادہ کھسیں چین برآمد کی گئیں، کیونکہ وہاں صرف میں اضافے کے باعث طلب مضبوط ہوئی تھی، اور وہاں کی ملکی قیمتوں کی نسبت ایشیائی چاول کی درآمدی قیمتیں کم تھیں۔<sup>36</sup> اس کے ساتھ ساتھ پاکستان نے افریقی ممالک خصوصاً ڈگاسکر، کینیا اور کوٹ ڈی آئیوری، میں بھی بلند حجم برآمد کیا۔

درآمدات

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات بڑھ کر 18.7 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ درآمدات میں یہ اضافہ تمام بڑے گروپس میں درج کیا گیا۔ اگرچہ بلحاظ سہ ماہی یہ اضافہ ریکارڈ بلند ہے تاہم گذشتہ سہ ماہی کی نسبت اس کی نمو کمی آئی (شکل 5.18)۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات یکدم بڑھنے میں کئی عوامل نے اپنا کردار ادا کیا۔

شکل 5.19: توانائی اور غیر توانائی اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمو

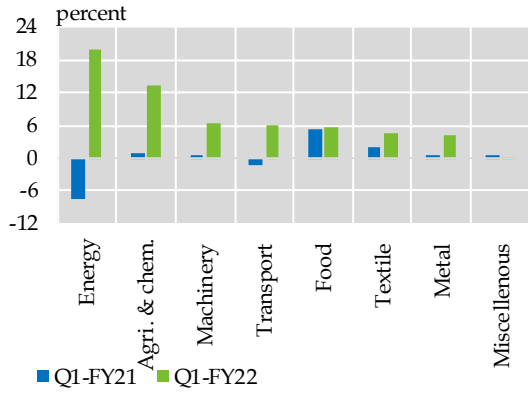


Source: World Bank

<sup>36</sup> ماخذ: پوائس ڈسے اے 2021ء۔ عالمی زرعی پیداواری رپورٹ۔ جولائی کا شمارہ، واشنگٹن، ڈی سی: امریکی محکمہ زراعت

<sup>37</sup> خام تیل اور اس کی ماخوذیات کو پیٹرولیم کیمیکلز (جیسے اینٹھائلین) بنانے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ خام تیل کی برحق ہوئی قیمتوں نے پیٹرولیم کیمیکلز کی لاگت بڑھانے کے ساتھ ساتھ کیمیکل سے بننے والی کئی نیم تیار مصنوعات اور پلاسٹک کی ایشیا کی قیمتیں بڑھادیں۔ (ماخذ: [www.ihsmarkit.com/research-analysis/understanding-how-fluctuating-crude-oil-prices-impact-petrochemical-investment-strategies.html](http://www.ihsmarkit.com/research-analysis/understanding-how-fluctuating-crude-oil-prices-impact-petrochemical-investment-strategies.html))

شکل 20.5: پہلی سہ ماہی کی درآمدات میں گروپ کے لحاظ سے حصہ

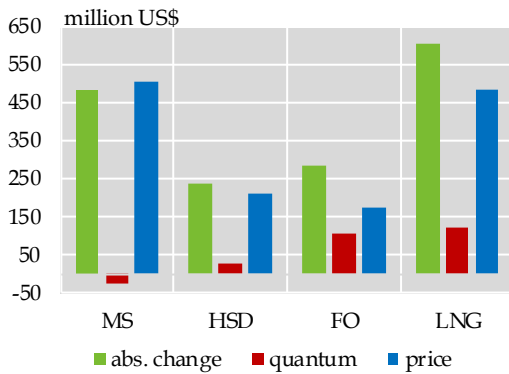


Source: Pakistan Bureau of Statistics

معاشی سرگرمیوں کی بحالی نے بھی درآمدی طلب میں اضافہ کیا

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی پالیسی ماحول سازگار رہا اور معیشت کو متحرک کرنے کے مختلف اقدامات سے معاشی سرگرمیوں کو جلا ملتی رہی، جس سے درآمدی طلب میں مضبوطی آئی۔ مثال کے طور پر حکومت کی اعلان کردہ ہاؤسنگ اسکیم کے تحت منظور شدہ قرضوں پر رقوم کی فراہمی اور م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں کووڈ وبا

شکل 21.5: م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایندھن کی درآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں نے درآمدی حجم بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا

2021ء میں اجناس کی عالمی قیمتیں۔ توانائی اور غیر توانائی دونوں۔ بلند سطح پر رہیں۔ عالمی رسد اور رسدی زنجیر میں کووڈ سے متعلق تعطل، خصوصاً شپنگ اور منسلک خدمات میں، اور عالمی طلب کی بحالی نے اجناس کی قیمتوں پر اوپری دباؤ ڈالا (شکل 19.5)۔

2021ء کے پہلے نو ماہ میں زمرہ وار اشاریے کے اعتبار سے غیر توانائی ایشیا کی قیمتوں میں اوسطاً 31.5 فیصد اضافہ ہوا، اور اپریل تا جون اور جولائی تا ستمبر 2021ء میں بالترتیب 27.8 فیصد اور 45.5 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ دوسری طرف توانائی کی قیمتوں کا اشاریہ زیادہ تغیر پذیر رہا، جس میں جنوری تا ستمبر 2021ء کے دوران اوسطاً 74.7 فیصد اضافہ ہوا۔ اپریل تا جون اور جولائی تا ستمبر 2021ء میں توانائی اشاریہ 121.1 اور 77.1 فیصد سال بسال بڑھا۔

ترقی یافتہ ملکوں میں معیشت کی بحالی کی رفتار مستحکم ہونے، تیل کے عالمی انونٹریز میں کمی، اوپیک پلس کے ارکان کا متفقہ موقف اختیار کرنا اور امریکہ میں شیل پیدا کنندگان کا خام تیل نکالنا، تیل کی قیمتوں کو بلند سطح پر لے گیا۔ اسی طرح قدرتی گیس کے عالمی ذخائر میں کمی، موسم کی خرابی اور برازیل میں پن بجلی کی پیداوار میں کمی جیسے ملکوں کے اپنے مسائل نے یورپی قدرتی گیس کی قیمتوں کو ستمبر 2021ء میں تاریخی بلندی پر پہنچا دیا۔<sup>38</sup>

پاکستان پر بھی اجناس کی عالمی قیمتوں کے اثرات پڑے، خصوصاً توانائی کی قیمتوں پر۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات کی 66.1 فیصد نمو میں توانائی نے 20.0 فیصدی پوائنٹس کا حصہ ڈالا، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 0.8 فیصد کی درآمدی نمو میں توانائی کا حصہ منفی 7.5 فیصدی پوائنٹس تھا (شکل 20.5)۔

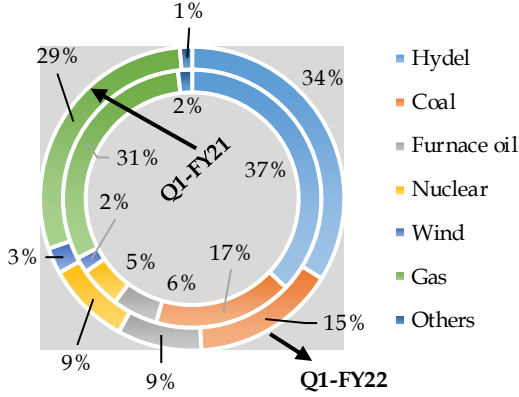
<sup>38</sup> ماخذ: عالمی اقتصادی صورت حال، اکتوبر 2021ء۔ اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں پر مزید تفصیلات کے لیے باب 3 کا باکس 3.1 بھی ملاحظہ کریں۔

جدول 5.6: م 22ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم توانائی اجناس کی درآمدات کی تفصیل

ملین ڈالر	اڑا	تہدیلی	حجم کا اڑ	قیمت کا اڑ
پیٹرولیم مصنوعات	1049.6	122.7	926.9	
خام تیل	562.2	9.1	553.1	
ایل این جی	604.7	-16.2	620.9	
کولڈ	365.0	38.7	325.8	

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

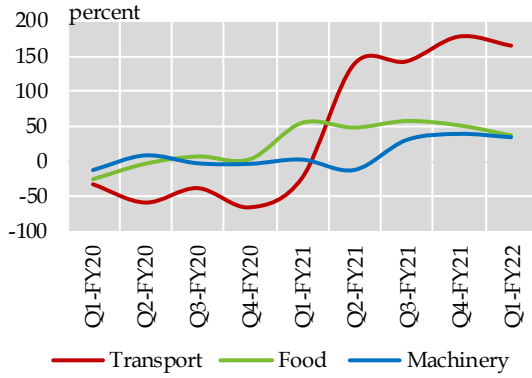
شکل 5.22: بجلی کی پیداوار میں اہم ایندھنوں کا حصہ



Source: National Electric Power Regulatory Authority

دھیمی رسد کے اثرات زائل کر دیے۔

شکل 5.23: ٹرانسپورٹ، غذا اور مشینری کی درآمدی نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

کے دھچکے کے تناظر میں اسٹیٹ بینک کی اعلان کردہ سابقہ اسکیمیں جاری رہیں۔<sup>39</sup> مزید برآں، ہو سکتا ہے کہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے سے پائیدار صارفین درآمدی اشیاء کے لیے گھرانوں کی قوت خرید بھی بڑھی ہو۔<sup>40</sup>

### توانائی کی درآمدات

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، م 22ء کی پہلی سہ ماہی میں توانائی کی درآمدات بڑھنے کی بڑی وجہ توانائی کی عالمی قیمتوں میں اضافے ہے۔ خام تیل کی درآمدات اور ایل این جی عالمی قیمتوں کے اثرات کو ظاہر کرتی ہیں، جبکہ بلند حجم نے بھی پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں اضافے کی راہ ہموار کی (جدول 5.6)۔ نمونہ پیر معاشی سرگرمیوں، علی الخصوص ٹرانسپورٹ اور توانائی کے شعبوں میں، کی وجہ سے ہائی اسپینڈ ڈیزل (ایچ ایس ڈی) اور فرنس آئل کی طلب برقرار رہی، حالانکہ ان مصنوعات کی ملکی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہو چکا تھا۔<sup>41</sup>

توانائی کی پیداوار میں 6.9 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، حالانکہ دریاؤں میں پانی کا بہاؤ کم ہو جانے کی وجہ سے پن بجلی میں تخفیف ہوئی تھی اور متغیر عالمی قیمتوں نے ایل این جی کی درآمدی ترتیب کو متاثر کر دیا تھا (شکل 5.22)۔<sup>42</sup> فرنس آئل کے اضافی استعمال اور جوہری پیداوار نے توانائی کے شعبے کو پن بجلی میں کمی اور ایل این جی کی

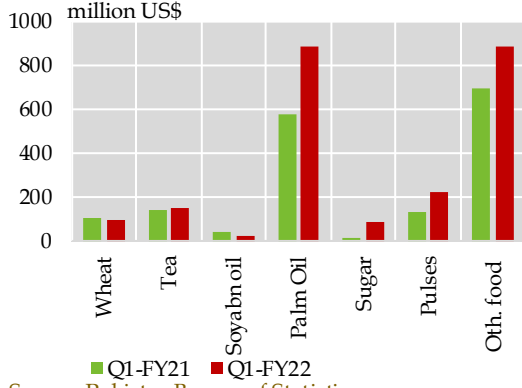
<sup>39</sup> م 22ء کی پہلی سہ ماہی میں میرا پاکستان میرا گھر اور ٹرف اسکیموں کے تحت منظور شدہ قرضوں کے عوض 11.7 ارب روپے اور 60.2 ارب روپے کی رقوم تقسیم کی گئیں، جبکہ م 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں بالترتیب 4.6 ارب روپے اور 64.6 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔

<sup>40</sup> م 22ء کی پہلی سہ ماہی میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں 12.5 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔

<sup>41</sup> م 22ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے عالمی قیمتوں میں اضافے کے اثرات تیل کی ملکی قیمتوں میں منتقل کر دیے، گو کہ جزواً، جس سے ہائی اسپینڈ ڈیزل اور فرنس آئل کی ملکی قیمتوں میں بالترتیب 13.4 فیصد اور 53.6 فیصد اضافہ ہوا۔

<sup>42</sup> م 22ء کی پہلی سہ ماہی میں منگہ ڈیم پر دریائے جہلم اور تربیلا ڈیم پر دریائے سندھ کے پانی کے بہاؤ میں 4.0 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (ماخذ: واپڈا)۔

شکل 5.25: غذائی درآمدات کے کلیدی اجزائے ترکیبی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

درآمدات 311 فیصد سال بسال نمو سے بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل کے شعبے میں بھاری طلب کے سبب کیمیکل کی درآمدات بھی بڑھیں۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی طور پر ان دونوں زمروں میں اضافے سے اس گروپ کی درآمدات کے عروج کی وضاحت ہوتی ہے (جدول 5.7)۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹ، غذا اور مشینری کی درآمدات غیر توانائی درآمدات میں بڑی حد تک وسیع البینا اضافے کا باعث بنے (شکل 5.23)۔

ٹرانسپورٹ

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ کے شعبے میں نمو کا سلسلہ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی تک دراز ہو گیا، جس سے ٹرانسپورٹ شعبے کی درآمدات 166.6 فیصد سال بسال نمو سے بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔ مکمل ساختہ یونٹ اور الگ الگ پڑزوں کی شکل دونوں میں درآمدات بڑھیں۔ اس کے برعکس گذشتہ برس کے اسی عرصے میں ٹرانسپورٹ شعبے کی درآمدات میں 23 فیصد سال بسال کمی آئی تھی۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں موٹر سائیکلوں، کاروں اور بڑی گاڑیوں کی طلب میں اضافے کی وجہ سے الگ الگ پڑزوں کی شکل میں / نیم ساختہ درآمدات بڑھ گئیں (شکل 5.24)۔

اگرچہ حالیہ معاشی بحالی نے بڑی گاڑیوں بشمول بسوں اور ٹرکوں کی طلب بڑھانی ہے، تاہم ہو سکتا ہے کہ کارکنوں کی ترسیلات زر سے آمدن میں اضافہ اور روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس میں رقوم کی آمد سے گھرانوں کی قوت خرید بڑھ گئی ہو، جس سے

جدول 5.7: پاکستان کی اہم درآمدات  
ملین ڈالر

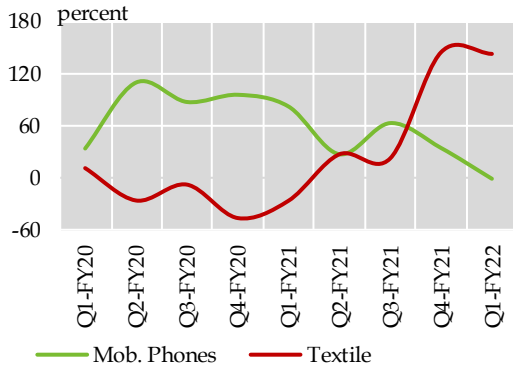
اجزا	م س 21ء	م س 22ء	جددلی
<b>توانائی گروپ</b>	<b>2,328</b>	<b>4,593</b>	<b>2,265</b>
پیٹرولیم مصنوعات	1,126	2,176	1,050
خام تیل	693	1,255	562
ایل این جی	420	1,025	605
<b>زرعی اور کیمیکلز</b>	<b>1,923</b>	<b>3,419</b>	<b>1,496</b>
کھاد	150	256	106
پلاسٹک کاسمان	519	755	236
طبی مصنوعات	279	1,148	868
دیگر کیمیکلز	928	1,224	295
<b>ٹرانسپورٹ گروپ</b>	<b>414</b>	<b>1,105</b>	<b>690</b>
کاریں	164	503	339
مکمل ساختہ یونٹ	39	96	56
الگ الگ پڑزوں کی شکل	125	407	283
ٹرک اور ٹریلر	72	230	159
ٹیلس اور بحری جہاز	87	205	118
<b>دھاتی گروپ</b>	<b>1,084</b>	<b>1,542</b>	<b>458</b>
اسٹیل اسکریپ	485	501	16
لوہا اور فولاد	375	710	335
<b>غذائی گروپ</b>	<b>1,712</b>	<b>2,364</b>	<b>652</b>
گندم	102	99	-2
چائے کی پتی	142	151	9
پام آئل	579	891	312
تینی	13	91	78
<b>ٹیکسٹائل گروپ</b>	<b>677</b>	<b>1,189</b>	<b>512</b>
خام کپاس	208	343	135
مصنوعی ریشے کا دھاگہ	141	226	86
<b>مشینری گروپ</b>	<b>2,105</b>	<b>2,848</b>	<b>743</b>
توانائی کی پیداوار	424	530	106
برقی	324	492	168
تعمیرات	31	39	7
موبائل فون	493	495	2
دیگر مشینری	526	747	222
<b>ٹھام و نگہ اجزا</b>	<b>772</b>	<b>1,387</b>	<b>615</b>
کوئلہ	241	605	365
<b>مجموعی درآمدات</b>	<b>11,286</b>	<b>18,773</b>	<b>7,487</b>

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

غیر توانائی کی درآمدات

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر توانائی درآمدات 58.3 فیصد سال بسال اضافے سے 14.1 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔ جس میں زرعی اور کیمیکل گروپ کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں وبائی ضروریات کے باعث ادویات کی

شکل 5.26: ٹیکسٹائل مشینری اور موبائل فون کی نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 5.8: م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں منتخب غیر توانائی اجناس کی درآمدات کی تفصیل

تفصیل	تبادلہ	تبادلہ	تبادلہ
کھاد	106.0	-1.4	107.5
پلاسٹک کاسمان	236.0	-13.0	249.0
طبی مصنوعات	868.0	109.3	759.0
فولادی اسکرپ	16.0	-184.1	199.7
لوہا اور فولاد	335.0	134.3	200.6
پام آئل	312.0	-85.7	397.9
خام کپاس	135.0	55.7	79.0
مصنوعی ریشے کا دھاگہ	86.0	24.6	61.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

درآمدات بڑھنے کی رفتار میں 0.4 فیصد سال بسال کی تھوڑی سی کمی آئی، کیونکہ ملک میں کووڈ وبا کی صورت حال میں بہتری سے آن لائن سرگرمیوں کی نمو میں کمی آرہی ہے۔ جس سے موبائل فون کی طلب کچھ محدود ہوئی ہے۔

#### مشینری

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مشینری کی درآمدات 35.3 فیصد سال بسال وسیع البینا اضافے سے 2.8 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔ تاہم، دو مختلف خصوصیات غور طلب ہیں (شکل 5.26)۔ اول، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں موبائل فون کی

کاروں اور موٹر سائیکلوں کی طلب میں اضافہ ہو گیا ہو۔<sup>43</sup> الگ الگ پرزوں کی شکل میں / نیم ساختہ پونٹ درآمدات کی طرح کاروں اور بڑی گاڑیوں میں مکمل ساختہ پونٹ کی درآمدات میں بھی اضافہ دیکھا گیا (شکل 5.24)۔

#### غذا

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں غذائی درآمدات 38.1 فیصد بڑھ کر 2.4 ارب ڈالر تک جا پہنچی (شکل 5.25)۔ گذشتہ فصلی چکر (آخر اپریل) میں گندم کی پیداوار میں بڑے اضافے اور اس فصلی چکر (آغاز اکتوبر) میں چینی کی پیداوار میں معقول اضافے کی پیش گوئی کے باوجود، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے ایشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر قابو پانے کے لیے گندم اور چینی کی درآمد جاری رکھی۔<sup>44</sup> خاص طور پر چینی کی رسدی زنجیر میں تعطل نے چینی کی قیمتوں میں اضافے کا دباؤ بڑھا دیا، جس سے حکومت کو یہ جس درآمد کرنی پڑی۔

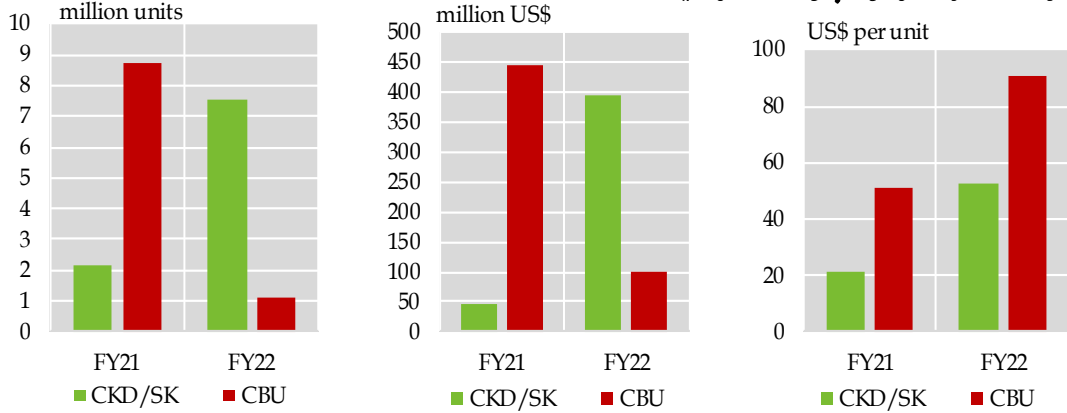
مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پام آئل کی درآمد بڑھنے کا سلسلہ جاری رہا اور حجم میں کمی کا جو فائدہ ہوا تھا، اسے بلند قیمتوں نے زائل کر دیا (جدول 5.8)۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا میں کووڈ وبا سے متعلقہ رسدی تعطل اور بھارت اور چین سے پام آئل کی طلب میں اضافے نے اس جنس کی قیمت کو بلند سطح پر رکھا۔<sup>45</sup> مزید برآں، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں اجناسی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ چائے کی بقی، دالوں اور دیگر غذائی ایشیا کا درآمدی حجم بڑھنے سے غذائی درآمدات کی مجموعی مالیت بڑھ گئی (شکل 5.25)۔

<sup>43</sup> م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک میں تیار ہونے والی کاروں کی فروخت میں 80.6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ بسوں، ٹرک اور چھوٹی کمرشل گاڑیوں کی فروخت 93.2 فیصد بڑھی۔ اس کی نسبت م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں کاروں، بسوں، ٹرکوں اور چھوٹی کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں بالترتیب 2.7 فیصد اور 24.8 فیصد کا اضافہ ہوا تھا (جواب 2)۔

<sup>44</sup> م س 21ء میں پاکستان میں 27.3 ملین ٹن گندم کی پیداوار ہوئی۔ تاہم یہ پیداوار 29.5 ملین ٹن گندم ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھی۔ مزید برآں، افغانستان کو گندم اور آٹے کی اسمگلنگ سے کچھ دباؤ پڑا۔ اس کے برعکس گنے کی پیداوار 8.2 فیصد کے اضافے سے 87.6 ملین ٹن تک پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جس کا سبب زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہے (ماخذ: ایم این ایف ایس آر)۔

<sup>45</sup> معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے م س 21ء

شکل 5.27: پہلی سہ ماہی میں موبائل درآمدات کی تفصیلات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اسٹیٹ بینک کے سستے قرضوں کے توسط سے ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات 146.6 فیصد سال بسال اضافے سے 214.5 ملین ڈالر تک پہنچ گئی تھیں۔

موبائل فون اور ٹیکسٹائل مشینری کے ساتھ ساتھ بجلی پیدا کرنے کی مشینری کی درآمدات ملک میں بجلی کی پیداوار کے جاری منصوبوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔<sup>47</sup> مزید برآں، صنعتی سرگرمی میں حالیہ اضافے، بالخصوص ٹیکسٹائل صنعت اور شعبہ ٹرانسپورٹ میں، نے سوچ سمجھ کر اور بجلی کے دیگر آلات کی طلب بڑھادی، جو بجلی کی مشینری کی بلند طلب پر منتج ہوا۔

مشینری کی بلند طلب کے علاوہ ٹیکسٹائل کے برآمدی شعبے کی نمونہ پذیر طلب کے باعث خام کپاس کا درآمدی حجم بڑھ گیا، حالانکہ اس کی عالمی قیمتیں بلند تھیں۔ ملک میں کپاس کی پیداوار میں متوقع اضافے کے ہمراہ اس جنس کی عالمی قیمت کے اثرات کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں کپاس کی درآمدات کچھ محدود ہو گئی ہوں۔ کپاس کی پیداوار میں 33.1 فیصد اضافے سے اس کا حجم 9.4

یہ امر اہم ہے کہ موبائل ڈیوائس مینوفیکچرنگ پالیسی (ایم پی ایم ڈی) 2020ء کی مراعات کی مدد سے الگ پڑزوں کی شکل میں / نیم ساختہ یونٹ کی درآمدات میں اضافے نے مکمل ساختہ یونٹ کے فون کی درآمدات کو تعداد اور حجم دونوں میں پیچھے کر دیا (شکل 5.27)۔ مزید برآں، ان درآمدی موبائل فونز کی یونٹ مالیت بھی گذشتہ برس کی نسبت بڑھ چکی ہے، گوکہ الگ الگ پڑزوں کی شکل میں / نیم ساختہ یونٹ میں یہ اور بھی تیزی سے بڑھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان آلات کی درآمدات کا رخ مہنگی ایشیا کی جانب ہو رہا ہے۔ اگرچہ مکمل ساختہ یونٹ مہنگے برانڈز کی طرف بڑھ رہے ہیں، تاہم ملکی موبائل صنعت بھی عالمی منڈی میں مسابقتی کردار حاصل کرنے کے لیے اپنے خام مال کے معیار کو بڑھا رہی ہے۔ یہ بات اس امر سے عیاں ہے کہ ملکی صنعت نے اپنی چند مصنوعات فروخت کرنا شروع کر دی ہیں۔<sup>46</sup>

دوم، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد 144.8 فیصد سال بسال اضافے سے 230.9 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ ٹیکسٹائل شعبے بشمول ملبوسات سازوں نے ٹرف اور ایل ٹی ایف ایف کے تحت قرضوں کی مد میں 31.8 ارب روپے حاصل کیے، ہو سکتا ہے اس وجہ سے ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں اضافہ ہو گیا ہو۔ یہ پیش رفت م س 21ء کی چوتھی سہ ماہی کا تسلسل ہے، جب

<sup>46</sup> جولائی تا اگست م س 22ء کے دوران پاکستان نے 2.3 ملین ڈالر مالیت کے موبائل فونز برآمد کیے۔

<sup>47</sup> پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے م س 21ء

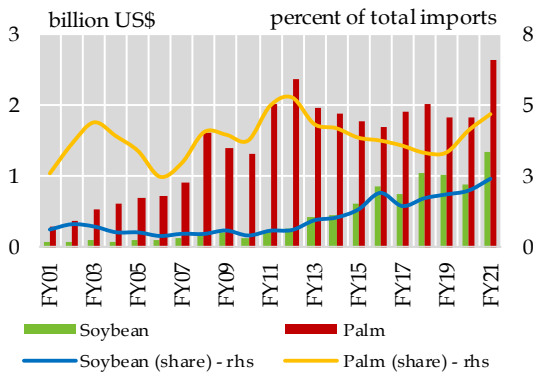
ملین گانٹھیں ہو جانے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔<sup>48</sup> مزید برآں، بلند قیمتوں کے باوجود ٹرانسپورٹ کے شعبے میں پھلتی پھولتی طلب لوہے اور فولاد کی درآمدات میں بڑی حد تک اضافے کا باعث بنی، جسے حجم کے اضافے نے بھی مزید بڑھا دیا۔ تاہم لوہے اور فولاد کی اسکرپ کی درآمدات کے حوالے سے درآمدی حجم میں کمی کے فائدے کو قیمتوں پر مبنی اضافے نے زائل کر دیا۔

<sup>48</sup> ماخذ: پاکستان سینیٹرل کاؤن کمیٹی (پی سی سی سی)۔

## خصوصی سیکشن: پاکستان کی پام اور سویا بین کی بڑھتی ہوئی درآمدات: روغنی بیج کی ملکی پیداوار کے محرکات اور چیلنجوں کی تفہیم<sup>1</sup>

خوردنی تیل اور روغنی بیج کی ملکی طلب پوری کرنے کے لیے درآمدات پر پاکستان کے انحصار میں گذشتہ دو دہائیوں سے مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ 2020ء میں ملکی خوردنی تیل کے 86 فیصد استعمال کو درآمدات سے پورا کیا گیا، جو 2000ء کے 77 فیصد سے زیادہ ہے، جبکہ روغنی بیج کے معاملے میں 2000ء میں درآمدات کا حصہ 58 فیصد رہا جو 2020ء میں 20 فیصد تھا۔ خوردنی تیل اور روغنی بیجوں کے زمرے میں پام اور سویا بین کی درآمدات کا حصہ مالیت کے لحاظ سے مجموعی زمرے کی درآمدات کا 90 فیصد اور مقدار کے لحاظ سے 87 فیصد ہے۔ تاہم، ان دونوں زرعی اجناس پر پالیسی توجہ کا فقدان رہا ہے۔ اس خصوصی سیکشن میں پام اور سویا بین کی بڑھتی ہوئی درآمدات کے محرکات پر روشنی ڈالی گئی ہے، ایسی صورت حال میں جب کہ بڑھتی ہوئی آبادی، بڑھتے ہوئے فی کس استعمال اور مرغبانی صنعت کی بتدریج جدت طرازی کے سبب طلب کا دباؤ ملکی رسد کے مقابلے میں بڑھ چکا ہے، کیونکہ پالیسی میں روغنی بیجوں کی فصلوں پر مناسب توجہ نہ دینے کی وجہ سے کی اس کی رسد میں کمی آرہی ہے۔ ملک میں روغنی بیج کی پیداوار میں حائل بڑی رکاوٹوں پر بحث کرتے ہوئے اس خصوصی سیکشن میں پام اور سویا بین کے امکانات بھی دریافت کیے گئے ہیں، جس کا اہم نتیجہ یہ سامنے آیا ہے کہ قلیل تا وسط مدت میں پاکستان میں پام کے زیادہ پیداواری امکانات نہیں ہیں، جبکہ اگر مناسب پالیسی اعانت فراہم کی جائے تو وسط مدت میں بڑے پیمانے پر سویا بین کی پیداوار حاصل ہو سکتی ہے۔ سیکشن کے آخر میں، جامع پالیسی سمتیں دی گئی ہیں، جنہیں دریافت کر کے خوردنی تیل اور غذا کے لیے اس کی بڑھتی ہوئی درآمدات پر انحصار کے معاملے کے طویل مدتی حل تک پہنچا جا سکتا ہے۔

### شکل 1.1: پاکستان کی پام اور سویا بین کی درآمدات کا رجحان



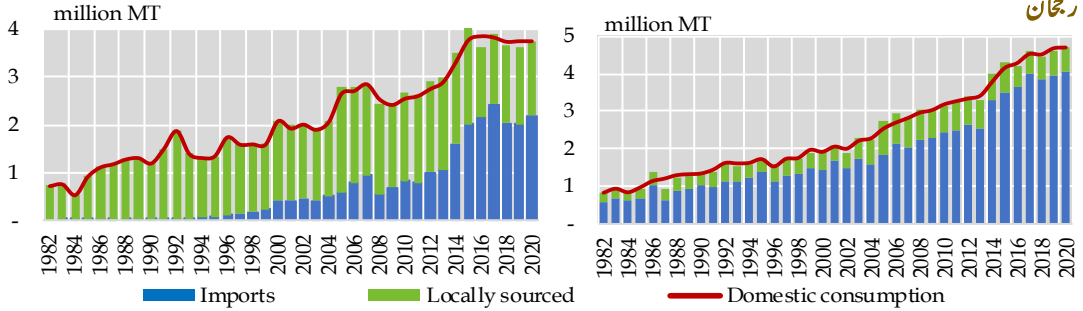
Source: Pakistan Bureau of Statistics

### 1.1.1 تعارف

مالی سال 21ء میں پاکستان کی پام اور سویا بین سے متعلق درآمدات کی مالیت 4 ارب امریکی ڈالر تھی، جس میں سال بسال بنیادوں پر 47 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ 20 برسوں کے دوران اس میں 12.3 فیصد کی مرکب اوسط شرح نمو ہوئی تھی۔ اس اضافے کا جزوی سبب بین الاقوامی اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں، تاہم پام اور سویا بین کی درآمدات میں اضافہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے۔ گذشتہ 20 برسوں کے دوران پام اور سویا بین کی مشترکہ درآمدات میں قابل ذکر اضافہ ہوتا رہا ہے اور مجموعی درآمدات میں اس کا حصہ مالی سال 01ء کے 3.2 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 21ء میں 7.1 فیصد پر آ گیا ہے (شکل 1.1)۔ فی الوقت پام اور سویا بین کی

1 اس خصوصی سیکشن میں ان متعلقہ فریقوں کے ساتھ بحث و تھمیں سے استفادہ کیا گیا: پاکستان آئل سیڈ بورڈ (سابقہ پاکستان آئل سیڈ ڈویلپمنٹ بورڈ)، فیڈرل سیڈ سرٹیفیکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈپارٹمنٹ، نیشنل ایگریکلچر ریسرچ سینٹر، ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سندھ کوشل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ایس سی ڈی اے)، ڈاکٹر سمیل جہانگیر ملک انویٹیو ڈویلپمنٹ انسٹیٹیوٹ، ڈاکٹر یوسف ظفر سابق چیئر مین پاکستان ایگریکلچر ریسرچ کونسل، ڈاکٹر اے ڈبلیو گاندھی اعزاز میٹیر برائے ایس سی ڈی اے، پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن، آل پاکستان سولویٹ ایکسپریٹس ایسوسی ایشن، پاکستان ایڈمنسٹریٹو ریفارمز ایسوسی ایشن، انٹرنیشنل فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹیٹیوٹ۔

شکل خ 1.2 الف: پاکستان میں خوردنی تیل کی طلب اور رسد کا تاریخی رجحان



Imports in this graph refers to imported oil & meals as well as oil & meals locally produced by crushing imported oilseeds. Locally sourced only includes oil & meals locally produced by crushing oilseeds grown in Pakistan.  
Note: The figure does not account for variation due to beginning and ending stocks.

Source: Foreign Agriculture Service, United States Department of Agriculture

خوردنی تیل اور روغنی بیجوں کی مصنوعات (جانوروں کی فید کی غذا سمیت) کی بڑھتی ہوئی طلب کی رفتار سے ہم آہنگ ہونے میں ناکام رہی ہیں۔ گزشتہ 15 برسوں میں خوردنی تیل کی مقامی پیداوار میں 1.2 فیصد کی منفی سالانہ اوسط نمودار کی گئی ہے، جبکہ فی کس طلب میں 2.3 فیصد<sup>3</sup> اضافہ ہو چکا ہے جو خوردنی تیل اور غذائی اجزاء دونوں کی درآمدات میں بڑھتے ہوئے انحصار پر منتج ہوا ہے (شکل خ 1.2)۔<sup>4</sup>

تاہم، پام اور سویا بین پر پاکستان کا بڑھتا ہوا انحصار خوردنی تیل اور غذا کے عالمی صرف کے رجحانات سے ہم آہنگ ہے جس میں خوردنی تیل کے زمرے میں پام آئل اور سویا بین آئل جبکہ غذا کے زمرے میں سویا بین کی بالادستی قائم ہے (شکل خ 1.3 الف اور ب)۔

حتیٰ کہ وہ ممالک بھی جو تیل / کیویلا اور سورج مکھی، جو دنیا میں نباتی تیل کے استعمال کے حوالے سے تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں، کے سب سے بڑے پیدا کار ہیں، ان کے متعلقہ خوردنی تیل کے استعمال میں بھی پام اور سویا بین آئل کا حصہ قابل

مصنوعات کا شمار ملک میں درآمد کی جانے والی 10 سرفہرست اجناس (8 ہندسی بیج ایس کوڈیول پر) میں ہوتا ہے۔<sup>2</sup>

طلب اور رسد کے بعض عوامل پام اور سویا بین کی درآمدات میں اضافے کا سبب ہیں۔ پام اور سویا بین کا پاکستان کے روغنی بیجوں اور ان کی مصنوعات کی مجموعی درآمدی مالیت اور حجم دونوں لحاظ سے بڑا حصہ ہے۔ مالیت کے لحاظ سے خوردنی تیل اور روغنی بیجوں کی مجموعی درآمدات میں پام اور سویا بین کی مصنوعات کی درآمدات کا حصہ 90 فیصد ہے۔ مقدار کے لحاظ سے مالی سال 21ء میں روغنی بیجوں اور اس کی مصنوعات کی مجموعی درآمدات 7 ملین میٹرک ٹن سے تجاوز کر گئیں، جن میں 87 فیصد پام اور سویا بین پر مشتمل تھیں۔ بقیہ 13 فیصد تل، سورج مکھی، موگ پھلی، کھوپرے اور دیگر روغنی بیجوں اور متعلقہ مصنوعات پر مشتمل ہے۔

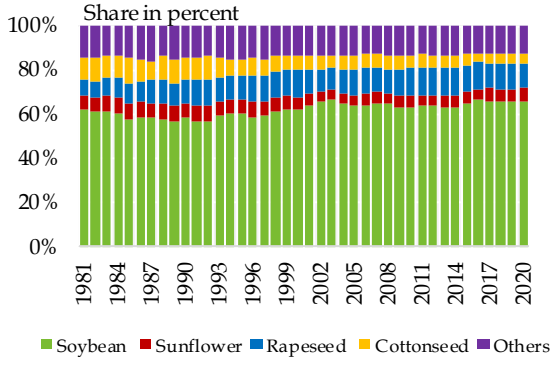
ایک جانب، بڑھتی ہوئی آبادی، آمدنی کی سطحوں میں اضافہ اور گلہ بانی صنعت خصوصاً مرغیانی کی بتدریج جدت طرازی کے سبب خوردنی تیل اور روغنی بیج کی مصنوعات کی طلب بڑھ رہی ہے۔ دوسری جانب، مقامی روغنی بیجوں کی پیداوار

<sup>2</sup> ہارمونائزڈ سسٹم (ایچ ایس) کوڈ ایک عالمی سطح پر قبول شدہ نظام ہے، جس کا مقصد بعض زمروں اور ذیلی زمروں میں قابل تجارت اجناس کو کوڈ کی شکل میں لانا ہے، جس میں دو ہندسی ایچ ایس کوڈ کا مطلب بنیادی زمرہ اور آٹھ ہندسی ایچ ایس کوڈ سے مراد سب سے چھوٹا جڑ ہے۔

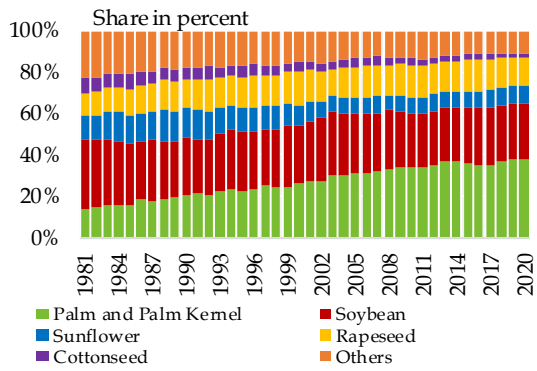
<sup>3</sup> پاکستان آئل سیڈ ڈولپمنٹ بورڈ (2019ء)۔ نیشنل آئل سیڈ توسیع پروگرام، امبریل پالیسی دن برائے پلاننگ کمیشن آف پاکستان۔ اسلام آباد: پاکستان آئل سیڈ ڈولپمنٹ بورڈ، وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق۔

<sup>4</sup> یو ایس ڈی اے کے ڈیٹا کے مجموعوں پر مبنی تمام اعداد و شمار، افعیٰ مور پر سال میں اکتوبر تا ستمبر کی مدت کی نمائندگی کرتے ہیں، جس میں 2020ء، اکتوبر 19ء تا ستمبر 2020ء کی مدت پر مشتمل ہے۔

شکل خ 1.3 ب: روغنی بیج کی غذا کے عالمی استعمال کی تفصیل



شکل خ 1.3 الف: خوردنی تیل کے عالمی استعمال کی تفصیل



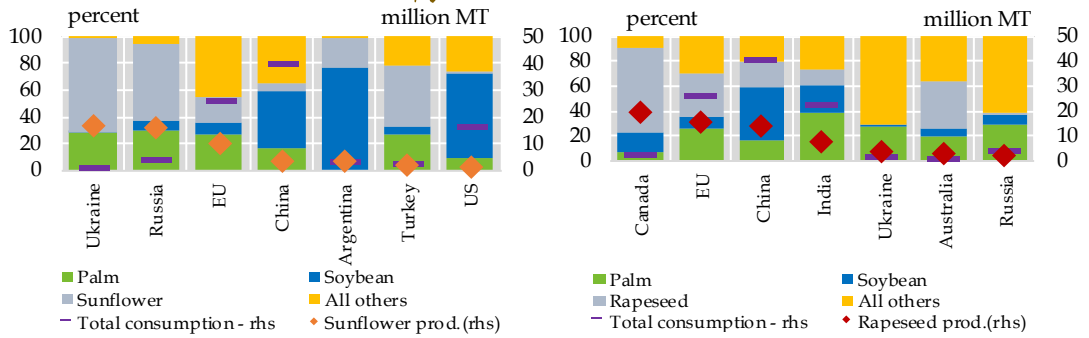
Source: Foreign Agriculture Service, United States Department of Agriculture

عالمی رجحانات کے برعکس پاکستان میں پام اور سویا بین پر بہت کم پالیسی توجہ دی گئی ہے۔ 1955ء سے بنائے گئے مختلف پانچ سالہ منصوبوں میں سویا بین اور دیگر روغنی بیجوں پر توجہ مرکوز کرنے کو اجاگر اور تجویز کیا گیا ہے۔ تاہم، پائیدار پالیسی کا فقدان روغنی بیجوں کی فصلوں خصوصاً سویا بین کی ترقی میں رکاوٹ رہا ہے۔ دوسری جانب، پام پر ابتدائی سروے اور پائلٹ منصوبوں کا آغاز نوے کی دہائی کے وسط میں ہوا تھا لیکن پالیسی دستاویز میں اس کا ذکر 2005ء کے بعد ہی ملتا ہے۔ تاہم آئل پام کے لیے اب تک طویل مدتی مرتکز پالیسی کوششیں نہیں کی گئیں۔

ذکر ہے۔ یہ ان ممالک پر بھی لاگو ہوتا ہے جہاں خوردنی تیل کا استعمال کم ہے اور وہ تل اور سورج مکھی کے بڑے پیدا کاروں میں شامل ہیں (شکل خ 1.4)۔

صرف کے عالمی رجحانات پام اور سویا بین کے وسیلے کے استعمال کی بلند کارکردگی پر مشتمل ہیں، جن کی پیمائش تیل کے لیے اس کی فی ہیکٹر یافت، اور غذا کے معاملے میں پروٹین کی یافت کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے پام اہمیت کا حامل ہے، جبکہ سویا بین، گلہ بانی (مرغیانی، مویشی اور دیگر) شیعے میں غذا کے لیے ضروری ہے کیونکہ پروٹین پر مبنی غذا گلہ بانی کے مولیٹیوں کو تیز رفتار اور صحت مند افزائش کے قابل بناتی ہیں (شکل خ 1.5)۔<sup>5</sup>

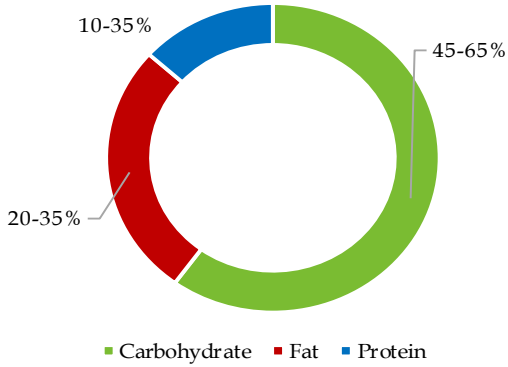
شکل خ 1.4 الف: 2020ء میں تو ریا پیدا کرنے والے سرفہرست 7 ممالک میں پام اور سویا بین آئل کے استعمال کا حصہ



Source: Foreign Agriculture Service, United States Department of Agriculture

5 مختلف کھانوں میں غذائی اجزائے ترکیبی مختلف ہوتے ہیں۔ غذا میں پروٹین کا جز اپنی ہائے کی صلاحیت اور امینو ایسڈ کے آیزے کے ساتھ گلہ بانی میں اس کے استعمال کا سبب ہے۔

شکل خ 1.6: قابل قبول کلی غذائیت بخش تقسیم کی حد



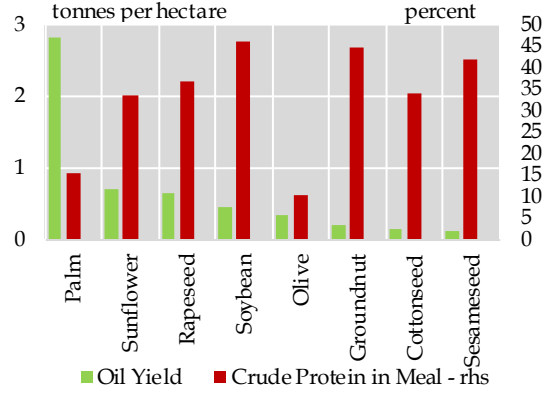
Source: National Academy of Medicine, USA

### 1.2 خ طلب کے محرکات

روغنی بیج انسانی خوراک کا لازمی جز ہیں، جس کی وجہ سے غذائی سلامتی کے لحاظ سے ان کا شمار اہم فصلوں میں کیا جاتا ہے۔ عام طور پر تسلیم شدہ اہم غذائی جز کی تقسیم کی قابل قبول حد کو پروٹین اور چکنائی کی ایسی صحت مند خوراک پر مشتمل ہونا چاہیے، جس کی مجموعی کیلوریز میں ان کا حصہ 35 تا 55 فیصد تک ہو (شکل خ 1.6)۔ ان دونوں بنیادی غذائی اجزاء کے اہم ذرائع میں سے ایک روغنی بیج ہیں۔ روغنی بیجوں سے اخذ کی جانے والی دو مصنوعات خوردنی تیل اور ان سے بچے کچھے اجزاء ہیں، جنہیں یا تو براہ راست غذایاروغنی بیج پر مبنی کھانے میں پروسیس کیا جاتا ہے۔ تیل انسانی استعمال کے لیے چکنائی کا براہ راست ذریعہ ہیں، جبکہ غذائی اجزاء کو مرغیانی، مویشیوں اور دیگر گلہ بانی، اور آبی حیات کے لیے بطور غذائی اجزاء استعمال کیا جاتا ہے، جو حیوانی پروٹین اور انسانی خوراک میں استعمال ہونے والے دیگر ضروری صحت بخش اجزاء کا بنیادی ذریعہ ہیں (شکل خ 1.7)۔

روغنی بیجوں کے تیل کو غذائی اور غیر غذائی صنعتوں دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے جن میں بسکت اور چائے سفید کرنے والا پاؤڈر، صابن، کاسمیٹکس، ادویات، پیسٹ، کھاد اور حیاتی ڈیزل جیسی مختلف اقسام کی ایشیا شامل ہیں۔<sup>6</sup> خوراک کی ضروریات اور متعدد صنعتی مصنوعات میں اس کے استعمال میں کلیدی کردار کی وجہ سے روغنی

شکل خ 1.5: روغنی بیجوں اور پروٹین کی یافت اور روغنی غذا کا جز



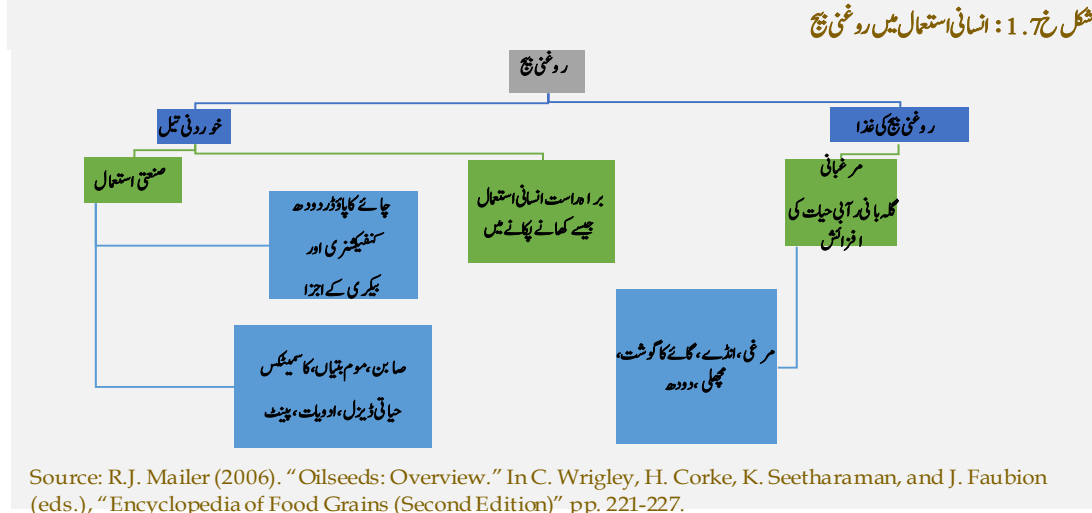
Source: Our World in Data and INRA-CIRAD-AFZ feed tables

ان رجحانات سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا پاکستان ملک میں پام اور سویا بین کی پیداوار کر سکتا ہے۔ لہذا، اس خصوصی سیکشن میں پہلے خوردنی تیل اور روغنی بیجوں (سیکشن خ 1.2) کی طلب کے محرکات کا جائزہ لیا گیا ہے، جن میں آبادی اور فی کس آمدنی میں اضافہ شامل ہیں، اور توقع ہے کہ اگلے 20 برسوں میں مزید اضافہ ہو گا۔ رسدی عوامل پر سیکشن 1.3 میں بحث کی گئی ہے جس میں توجہ پاکستان میں روغنی بیج کے شعبے کو درپیش بنیادی چیلنجوں پر دی گئی ہے جو پالیسی میں تسلسل کے فقدان اور ادارہ جاتی مشکلات کا نتیجہ ہیں۔ سیکشن خ 1.4 میں ملک میں پام اور سویا بین کی کاشت کے امکانات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ زرعی تحقیق کے مقامی اداروں کے کام پر انحصار کرتے ہوئے، اس سیکشن میں یہ اجاگر کیا گیا ہے کہ پاکستان میں بظاہر 5 تا 10 برسوں کی قلیل تا وسط مدت میں آئل پام کی کاشت کا امکان نہیں ہے، جبکہ اگر پالیسی اعانت فراہم کی جائے تو وسط مدت میں سویا بین بڑے پیمانے پر پیدا کی جا سکتی ہے۔ سیکشن خ 1.5 میں ان نتائج کا خلاصہ دیا گیا ہے اور خوردنی تیل اور روغنی بیجوں کے بڑھتے ہوئے درآمدی اخراجات کے مسئلے کو قلیل تا طویل مدتی حل طور پر حل کرنے کے لیے ضروری جامع پالیسی سمت کا بیان ہے، جسے دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔

<sup>6</sup> اے ایو دون (2017)۔ ”انسانی غذا اور صنعتی استعمال میں روغنی بیج کی فصلوں کا کردار“، نیو جرسی:

- In P. Ahmad (eds.) "Oilseed Crops: Yield and Adaptations under Environmental Stress", New Jersey: Wiley

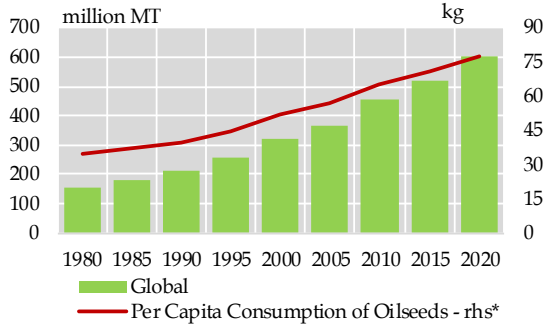
شکل خ 1.7: انسانی استعمال میں روغنی بیج



Source: R.J. Mailer (2006). "Oilseeds: Overview." In C. Wrigley, H. Corke, K. Seetharaman, and J. Faubion (eds.), "Encyclopedia of Food Grains (Second Edition)" pp. 221-227.

پاکستان میں خوردنی تیل کی بڑھتی ہوئی طلب کا ایک اہم سبب زیادہ آبادی کا ہونا ہے۔ ملک کا شمار آبادی کے لحاظ سے دنیا کے پانچویں بڑے ملک کے طور پر ہوتا ہے، جس کی آبادی بڑھنے کی شرح گذشتہ دو دہائیوں میں 2.1 فیصد رہی ہے۔ اگرچہ امریکہ، کینیڈا اور سنگا پور جیسے بلند آمدنی والے ممالک کے مقابلے میں ملک کا تخمینہ شدہ خوردنی تیل کا فی کس استعمال کم سطح پر ہے، تاہم آمدنی کی اتنی ہی سطح والے

شکل خ 1.8: روغنی بیجوں کا عالمی استعمال



\*Calculated by dividing total oilseed consumption data from USDA by total world population data from WB  
Source: Foreign Agriculture Service, USDA and World Bank

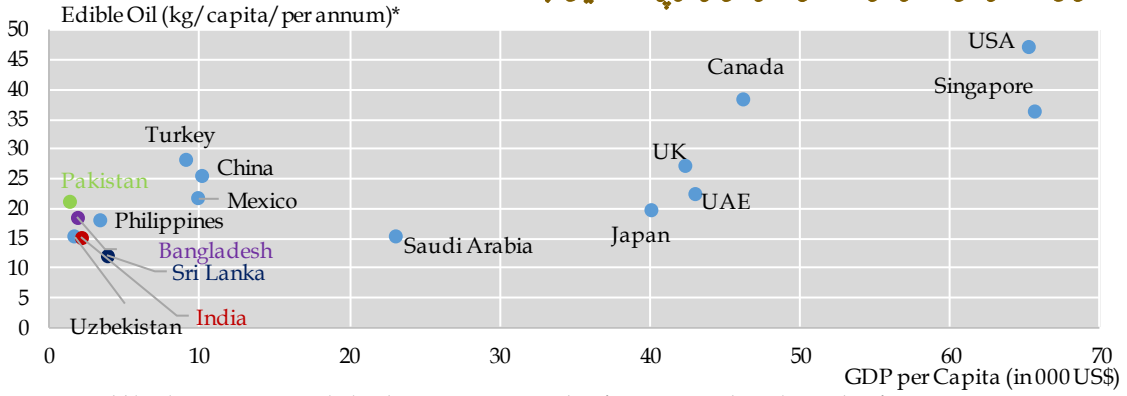
بیجوں کے عالمی استعمال میں 1980ء کی دہائی سے کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے، اور یہ 2019ء میں 600 ملین ٹن استعمال کیا گیا (شکل خ 1.8)۔

اگرچہ روغنی بیج کی عالمی پیداوار میں پاکستان کا حصہ بہت معمولی 1.1 فیصد ہے، تاہم، 1981ء کے مقابلے میں ملکی استعمال میں 3.5 گنا اضافے کے باوجود اس میں نمو کا یہی رجحان برقرار رہا ہے۔ اس اضافے کا اہم سبب خوردنی تیل اور روغنی غذاؤں دونوں کی طلب کا بڑھنا ہے۔

### خوردنی تیل

پاکستان میں خوردنی تیل کا استعمال گذشتہ چند دہائیوں کے مقابلے میں خاصا بڑھ چکا ہے اور یہ 1981ء اور 2020ء کے دوران 0.7 ملین ٹن سے بڑھ کر 4.7 ملین ٹن تک پہنچ گیا ہے۔ اس کے اہم محرکات میں بڑھتی ہوئی آبادی، غذائی ترجیحات اور فی کس آمدنی کا بڑھنا شامل ہیں۔

شکل خ 1.9: فی کس خوردنی تیل کا استعمال اور فی کس جی ڈی پی کے درمیان ربط

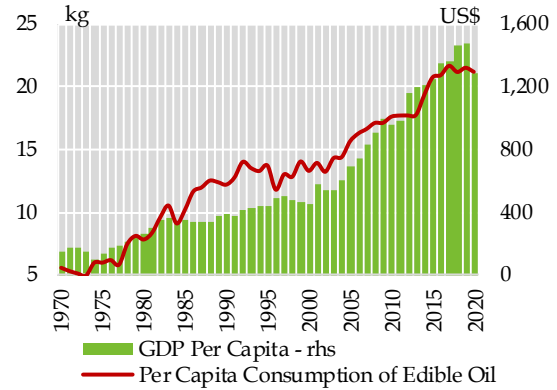


\*per capita edible oil consumption is calculated using consumption data from USDA and population data from WB  
Source: Foreign Agriculture Service, United States Department of Agriculture and World Bank

ممالک کے مقابلے میں پاکستان میں تیل کا فی کس استعمال قدرے بلند سطح پر ہے (شکل خ 1.9)۔

استعمال ہونے والے تقریباً 96 فیصد خوردنی تیل کو غذائی مقاصد<sup>8</sup> کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اور فی کس استعمال میں یہ فرق گھریلو اور کمرشل سطح پر غذا میں تیل کے بلند استعمال کی صاف توجیح کو ظاہر کرتا ہے۔<sup>9</sup>

شکل خ 1.10: پاکستان میں خوردنی تیل کا فی کس استعمال



Source: Foreign Agriculture Service, USDA and World Bank

گذشتہ برسوں کے دوران پاکستان میں خوردنی تیل کے فی کس استعمال میں اضافہ ہوتا رہا ہے اور یہ بڑھتی ہوئی فی کس جی ڈی پی سے ہم آہنگ ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ نباتی تیل آمدنی میں نمو پر زیادہ رد عمل دیتا ہے اور چکنائی اور پروٹین کے سستے ترین ذرائع میں سے ایک ہے (شکل خ 1.10)۔<sup>10</sup>

اس رجحان کی تصدیق گھریلو مربوط اقتصادی سروے (ایچ آئی ای ایس) میں آمدنی کے کوئٹا اعداد و شمار سے ہوتی ہے، جس کی نشاندہی شکل خ 1.11 سے ہوتی ہے۔ تاہم یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ اگرچہ آمدنی میں اضافے کے ساتھ مجموعی طلب بڑھ جاتی ہے، تاہم صرف کے اجزائے ترکیبی مختلف آمدنی کی سطحوں میں مختلف ہیں۔ تیسرے، چوتھے اور پانچویں کوئٹا (سرفہرست 60 فیصد) کے لیے بڑھتی ہوئی آمدنی کے ساتھ گھی کا فی کس استعمال کم ہو جاتا ہے، جبکہ خوردنی تیل کا بڑھ جاتا ہے۔

ملک میں اس کا فی کس استعمال بھارت اور سری لنکا سے بھی زیادہ ہے، جن کی غذائی ترجیحات بھی ایسی ہی ہیں، اور ان کی فی کس جی ڈی پی بھی بلند ہے۔ لہذا، ملک میں

<sup>8</sup> یو ایس ڈی اے کے ڈیٹا کے مجموعوں سے اخذ کردہ۔ صرف کے ڈیٹا میں گھریلو، کمرشل اور صنعتی استعمال شامل ہے۔ خوردنی تیل کے استعمال کے لیے ڈیٹا اور صنعتی استعمال کی غذا وغیرہ میں درجہ بندی الگ سے دستیاب نہیں ہے۔

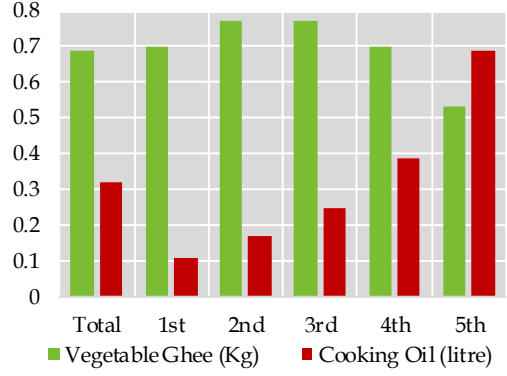
<sup>9</sup> منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ شہری علاقوں میں فاسٹ فوڈ کی چیز میں نمو کے باعث بھی تیل کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔

<sup>10</sup> انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پام آئل ریسرچ (2015ء)۔ وٹن 2050ء۔ نئی دہلی: انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ۔

### خوردنی تیلوں کے اجناس وار استعمال کا رجحان

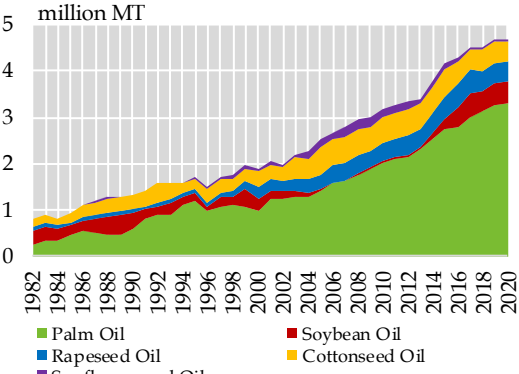
نباتی گھی کے بلند استعمال کی عکاسی خوردنی تیلوں کے استعمال کے زمرہ وار ڈیٹا سے بھی ہوتی ہے۔ اس زمرے کے صرف میں پام آئل کی بلا دستی ہے، جس کا 2020ء میں مجموعی صرف میں حصہ 70 فیصد ہے (شکل 1.12)۔ پام آئل، ایک نیم ٹھوس تیل ہے جو نباتی گھی کی تیاری میں استعمال ہونے والا ایک اہم جز ہے، جس کی تین اہم وجوہات ہیں۔ پام آئل اور اس کی مختلف اقسام کا شمار میٹھی مصنوعات اور مارجرین سے لے کر ٹوٹھ پینسٹوں، گریس اور چھپائی کی روشنائی سمیت مختلف اقسام کی صافنی اور غیر صافنی صنعتی مصنوعات میں ہوتا ہے۔ گھروں میں کھانے بنانے اور بیکنگ میں اس کا وسیع استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ بلند درجہ حرارت پر اس کا استحکام اسے گہرائی کے لیے بھی موزوں بناتا ہے۔<sup>14,15,16</sup>

### شکل 1.11: کوئٹا کلو کے لحاظ سے پاکستان میں ماہانہ فی کس استعمال



Source: HIES 2018-2019, Pakistan Bureau of Statistics

### شکل 1.12: پاکستان میں تیل کا اجناس وار استعمال



Source: Foreign Agriculture Services, USDA

اس سے پتہ چلتا ہے کہ آمدنی کی ایک مخصوص سطح کے بعد گھرانے کی آمدنی میں اضافے کے نتیجے میں وہ گھرانہ نباتی گھی سے معتدل نباتی تیل کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔<sup>11</sup> ایسے رویے کا سبب بنا سستی گھی میں ٹرانس فیٹ کے منفی اثرات کے مقابلے میں معتدل تیل سے منسلک سبھے جانے والے صحت کے فوائد ہو سکتے ہیں۔<sup>12</sup> بلند آمدنی والے گروپوں میں کھانا بنانے کے تیل کی صافنی ترجیحات کے جھکاؤ کے باوجود پاکستان میں گھرانوں کی سطح پر نباتی گھی کا استعمال کوکنگ آئل کے مقابلے میں زیادہ ہے۔<sup>13</sup>

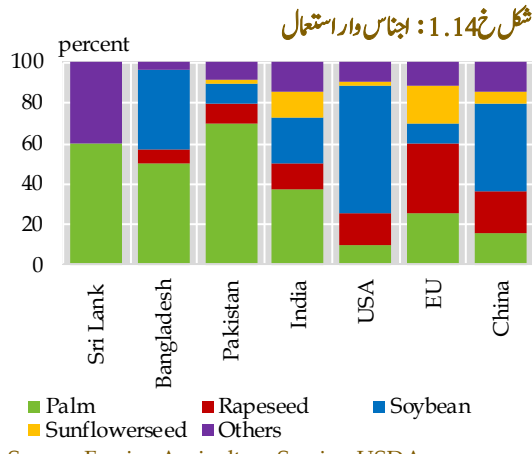
11 نباتی گھی (مکمل یا جزئیاتی) سخت اور نرم تیل کا ہائیڈروجن کا ایک مخلوط مرکب ہے۔ مثلاً، سخت تیل جیسے پام اور ناریل کا تیل کرے کے درجہ حرارت پر نیم ٹھوس ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں سویا بین، سورج مکی، اور توریا جیسے نرم تیل کرے کے درجہ حرارت پر سیال ہوتے ہیں۔ ہائیڈروجن کے مرکب کو سیال بنانے کے عمل یا نیم ٹھوس چربی کو ہائیڈروجن کا اضافہ کر کے ٹھوس چربیوں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔  
12 وی ڈھا کہ، این گولیا، کے ایس ایلوات اور بی ایس کاٹھکر (2011ء)۔ ”ٹرانس فیٹس-ذرائع، صحت کے خطرات اور متبادل طرز فکر- ایک جائزہ“، جرنل آف نوڈسٹنس اینڈ ٹیکنالوجی، 48(5):534-541۔

13 اس کے مقابلے میں دیسی گھی کا استعمال بہت کم ہے۔ ایچ ای آئی ایس 19-2018ء کے مطابق پاکستان میں دیسی گھی کا استعمال 0.01 کلوگرام فی کس تھا، جو 08-2007ء کے 0.02 کلوگرام فی کس سے کم ہے۔ حتیٰ کہ دیہی علاقوں میں یہ اس مدت میں گر کر 0.03 تا 0.01 کلوگرام فی کس پر آ گیا۔

14 او اے ایچ ڈی (2017ء)۔ انسانی خوراک اور صنعتی استعمال میں روغنی بیجوں کی فصلوں کا کردار۔ روغنی بیج کی فصلیں۔ پی ایچ ای (ای ڈی)۔

15 K.G. Berger (2003). "Palm Oil." In B. Caballero (eds.). "Encyclopedia of Food Sciences and Nutrition (Second Edition)" Cambridge, Massachusetts: Academic Press

Fairus, M., Hidzir, M. and H. M. Aspar (2013). The Palm Oil Market in Pakistan. Palm Oil Developments No.59, p9-11<sup>16</sup>



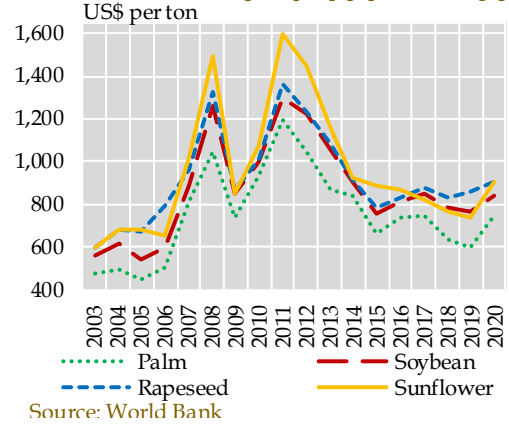
پیداوار کم فی کس آمدنی والے ممالک کے مقابلے میں پام آئل کے کم استعمال کی اہم وجوہات میں شامل ہے۔

#### خوردنی تیل کی طلب کے امکانات

پاکستان میں فی کس خوردنی تیل کا استعمال ان معیشتوں کے مقابلے میں پہلے ہی بلند ہے جن کی آمدنی کی سطح اتنی ہی ہے۔ مزید برآں، آمدنی کی بڑھتی ہوئی سطح کا نتیجہ خوردنی تیل کے فی کس استعمال میں اضافے کی صورت میں نکلتا ہے اور آبادی میں اضافے سے بھی نمو بڑھتی ہے۔ اقوام متحدہ کی عالمی آبادی کے امکانات 2019ء کے مطابق مستقل اتنی شرح پیدائش پر ملک کی آبادی 2025ء میں 245 ملین تک جبکہ 2040ء میں اس کے 328 ملین تک پہنچنے کی توقع ہے۔<sup>20</sup>

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوردنی تیل کی طلب میں آئندہ برسوں کے دوران قابل ذکر اضافہ جاری رہے گا۔ پاکستان آئل سیڈ ڈیپارٹمنٹ کے تخمینوں کے مطابق ملک

#### شکل خ 1.13: روغنی بیج کی عالمی قیمتیں



ہونے کی وجہ سے بھی پام آئل ملک کے لیے زیادہ قابل ترجیح ہے۔<sup>17</sup> خوردنی تیل کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے عرصے کے دوران بھی پام کی قیمت مسلسل کم رہی ہے (شکل خ 1.13)۔

مختلف ممالک کے درمیان تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی طرح، بھارت، سری لنکا اور بنگلہ دیش میں بھی کہیں زیادہ بلند فی کس جی ڈی پی والے ممالک کے مقابلے میں بھی پام آئل کے استعمال کو ترجیح دینے کی سطح بلند ہے اور بلند فی کس جی ڈی پی والے ان ممالک میں پام آئل کے مقابلے میں معتدل تیل کا استعمال زیادہ ہے (شکل خ 1.14)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ یہ پام کے مقابلے میں مہنگا ہوتا ہے لیکن اس میں غیر سیر شدہ چکنائیوں شامل ہوتی ہیں اور یہ امراض قلب کے خطرے میں کمی اور خون میں کولیسٹرول کی سطح بہتر بناتا ہے۔<sup>18</sup> دوسری جانب، چونکہ پام آئل سیر شدہ چکنائیوں سے بھرپور ہوتا ہے، اس لیے عالمی ادارہ صحت نے مجموعی کیلوریز میں اس کا 10 فیصد سے کم استعمال تجویز کیا ہے۔<sup>19</sup> ان ممالک میں صارفی آگاہی کے ساتھ آمدنی کی بلند سطح اور متبادل معتدل تیل کی مقامی

<sup>17</sup> معتدل تیل سیال ہیں، جبکہ سخت تیل کمرے کے درجہ حرارت پر نیم ٹھوس ہیں۔

<sup>18</sup> ہارورڈ، ٹی ایچ چین، اسکول آف پبلک ہیلتھ۔ ([www.hsph.harvard.edu/nutritionsource/what-should-you-eat/fats-and-cholesterol/types-of-fat/](http://www.hsph.harvard.edu/nutritionsource/what-should-you-eat/fats-and-cholesterol/types-of-fat/))

<sup>19</sup> عالمی ادارہ صحت۔ ([www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/healthy-diet#:~:text=Energy%20intake%20\(calories\)%20should%20be,1%2C%20%2C%2030](http://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/healthy-diet#:~:text=Energy%20intake%20(calories)%20should%20be,1%2C%20%2C%2030))

<sup>20</sup> عالمی آبادی کے امکانات 2019ء میں امریکی محکمہ برائے معاشی اور اقتصادی امور کی پیش گوئی کے مطابق کم شرح افزائش پر بھی پاکستان کی آبادی 240 ملین سے بڑھ جائے گی۔

## خصوصی سیکشن

زمرہ وار رجحان سے نشاندہی ہوتی ہے کہ سویا بین کی غذا کا استعمال گزشتہ برسوں کے دوران بڑھ چکا ہے، جبکہ بنولے کے صرف میں کمی آئی ہے۔ 2020ء میں سویا بین کی غذا کا حصہ 49 فیصد تھا، جبکہ مجموعی طلب میں سے صرف 33 فیصد بنولے سے پورا کیا گیا (شکل خ 1.15)۔

### روغنی بیج کھانے کی طلب کے محرکات

#### (i) مرغیانی

سویا بین کے استعمال میں اضافے کا ایک سبب مرغیانی کی صنعت میں نمو کے ساتھ سویا بین پر مبنی غذا کی بلند غذائی قدر ہے۔ سویا بین کی غذا بہتر طور پر ہضم ہو جاتی ہے، اس میں امینو ایسڈ کا معیاری آمیزہ شامل ہوتا ہے اور تمام دیگر روغنی بیجوں کے مقابلے میں اس میں پروٹین کے جز کی بلند ترین سطح شامل ہوتی ہے جو تقریباً 44 تا 50 فیصد ہے۔<sup>23</sup> یہ خصوصیات اسے مرغیانی کے لیے بنولے کے مقابلے میں غذا کا بہتر جز بناتی ہیں۔<sup>24</sup> اس حد کی وجہ سے مرغیانی کی نمو کے نتیجے میں مقامی طور پر پیدا کردہ اور نسبتاً سستے بنولے کی غذا کے استعمال میں اضافہ نہیں ہو سکا ہے۔

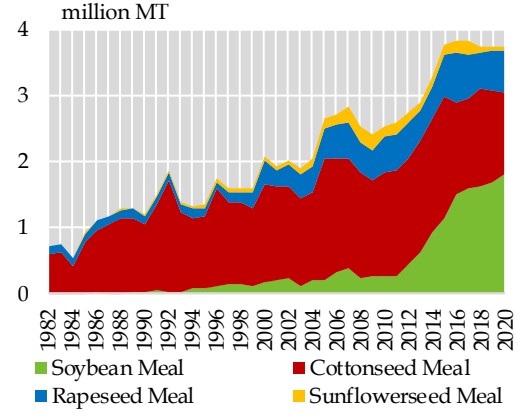
پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن کے 2015-16ء کے تخمینوں کے مطابق مرغیانی کی فیڈ کی پیداوار تقریباً 9.5 ملین ٹن رہی۔<sup>25</sup> اس میں تقریباً 20 تا 30 فیصد روغنی بیج کے غذائی اجزاء پر مشتمل ہے، جس کے اجزائے ترکیبی کا انحصار قیمتوں کے فرق اور بعض غذائی عوامل پر ہے۔<sup>26</sup> 2015-16ء میں مرغیانی صنعت کے غذائی استعمال میں اس کا حصہ 2.8 تا 2.8 ملین ٹن رہا، جو 2016ء میں استعمال شدہ مجموعی غذا کا تقریباً 52 تا 73 فیصد بنتا ہے۔<sup>27</sup>

میں خوردنی تیل کی مجموعی طلب مسلسل نمو کے ساتھ بڑھ کر 2025-26ء میں 5.9 ملین ٹن تک پہنچ جائے گی، جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 4.7 ملین ٹن تھی۔<sup>21</sup>

### روغنی بیج کی غذا

خوردنی تیل کی طلب کے رجحان کی طرح پاکستان میں روغنی بیج کی غذا کے استعمال میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور 1990ء اور 2020ء کے درمیان اس میں تین گنا سے زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔ چونکہ ملک میں استعمال ہونے والی پوری غذا کو حیوانی خوراک<sup>22</sup> میں پودے پر مبنی پروٹین کے ذریعے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اس لیے مرغیانی، گلہ بانی اور ماہی پروری میں نموروغنی غذا کے استعمال میں اضافے کے اہم محرکات ہیں، تاہم اس میں مرغیانی زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

### شکل خ 1.15: پاکستان میں روغنی بیج کا اجناس وار استعمال



Source: Foreign Agriculture Services, USDA

21 سابقہ پاکستان آئل سیڈ ڈویلپمنٹ بورڈ (پی او بی ڈی)۔

22 یو ایس ڈی اے کے ڈیٹا کے مجموعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں تقریباً 100 فیصد روغنی بیج کی غذا کو فیڈ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

23 ڈی ایل بارڈ (2004ء)۔ ”تبادلہ پروٹین کے ذرائع کی پیداوار اور فراہمی میں اختراعی پیش رفتیں“، حیوانی فیڈ کی صنعت کے لیے پروٹین کے ذرائع پر ماہرانہ مشاورت اور ورکشاپ۔ روم: ایف اے او۔

S. Świątkiewicz, A. Arczewska-Włosek and D. Józefiak (2016). "The Use of Cottonseed Meal as a Protein Source for Poultry: An

Updated Review", World's Poultry Science Journal, 72(3), 473-484

25 پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن (www.pakistanpoultrycentral.pk/poultry-status/, accessed on 28th Oct, 2021)

26 پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن (www.pakistanpoultrycentral.pk/research-and-development/poultry-feed-ingredients-dont-get

confused/, accessed on 28<sup>th</sup> Oct, 2021)

27 مجموعی استعمال شدہ غذا کے اعداد و شمار یو ایس ڈی اے کے ڈیٹا سے لیے گئے ہیں۔

مرغبانی کے لیے بڑھتی ہوئی ملکی طلب کے علاوہ مرغبانی کی صنعت کی جدت طرازی اور ترقی، جس کی نشاندہی مرغی کے گوشت کی برآمدات میں اضافے سے ہوتی ہے، بھی مرغبانی فیڈ کی طلب کے آمیزے پر اثر انداز ہوئی ہے جس میں روغنی بیجوں پر مبنی خوراک کے ساتھ 2010ء سے مرغی کی برآمدات میں اضافہ بھی شامل ہے (شکل خ 1.17)۔ امریکی محکمہ زراعت کے مطابق جدت طرازی کے ساتھ پاکستان میں مرغبانی کے کچھ پیداکاروں میں غذا کی شمولیت کی شرح 35 فیصد کے بین الاقوامی معیار تک بھی پہنچ رہی ہے۔<sup>29</sup>

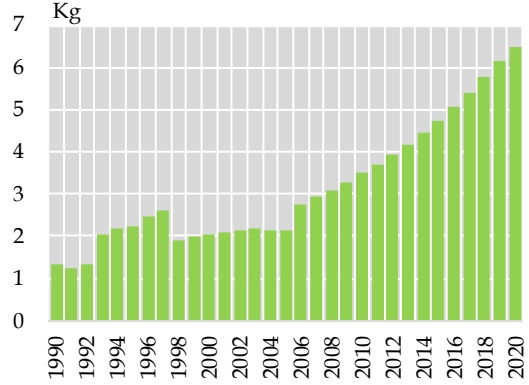
اس شعبے کی مزید ترقی اور نمو مرغی کا گوشت برآمد کرنے والے اہم ممالک کے غذائی استعمال کے رجحان کے مطابق سویا بین کی طلب میں اضافے پر نتیجہ ہو سکتی ہے۔ مرغبانی کے سرفہرست برآمد کنندگان، اس بات سے قطع نظر کہ آیا وہ خاصی مقدار میں سویا بین کی فصل کاشت کرتے ہیں یا نہیں، کے مجموعی صرف میں سویا بین کی خوراک کا بڑا حصہ ہے (شکل خ 1.18)۔

#### (ii) گلہ بانی اور آبی حیات کی افزائش

مرغبانی کے علاوہ مالی سال 02ء تا مالی سال 21ء کی مدت میں گائے کے گوشت کے فی کس استعمال میں نمو اور گلہ بانی کے دیگر موبیٹیوں<sup>30</sup> کی آبادی میں 2.6 فیصد کی مرکب سالانہ اوسط نمو میں اضافے<sup>31</sup> نے بھی ملک میں روغنی بیج کی غذا کی ملک میں طلب بڑھانے میں کردار ادا کیا ہے (شکل خ 1.19)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سویا بین کی غذا گلہ بانی کی خوراک کا ایک اہم حصہ ہے، چونکہ یہ گائے کی مرغوب غذا ہے اور اس میں باسانی جذب ہو جانے والی توانائی کی بلند مقدار پائی جاتی ہے۔<sup>32</sup>

فی الوقت گلہ بانی اور ڈیری کی صنعت بڑی حد تک بے ضابطہ شعبے میں ہے، اور مقامی قسم کی ڈیری یا فیتیں ترقی یافتہ ممالک کی یافتوں کے مقابلے میں 6 تا 8 گنا کم

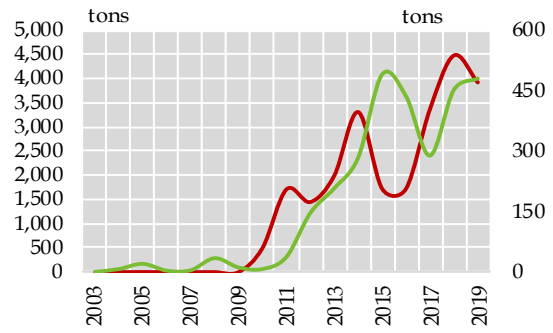
#### شکل خ 1.16: پاکستان میں مرغی کے گوشت کافی کس سالانہ استعمال



Source: OECD-FAO Agriculture Outlook 2021

بنیادی صارف کے طور پر گذشتہ دو دہائیوں سے مرغبانی کی آبادی میں 8.1 فیصد کی مرکب اوسط سالانہ شرح نمو کے ساتھ مرغبانی کی صنعت کا روغنی بیج کے بڑھتے ہوئے استعمال میں بڑا حصہ ہے۔<sup>28</sup> اس صنعت میں نمو کو مرغی کے فی کس استعمال میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے (شکل خ 1.16)۔

#### شکل خ 1.17: پاکستان سے مرغی کی برآمدات



Source: Food and Agriculture Organization, UN

<sup>28</sup> پاکستان اقتصادی سروے، 2021ء۔

<sup>29</sup> یو ایس ڈی اے (2016ء)۔ "Oilseeds and Products Annual." GAIN Report Number PK1607. Washington, D.C.: USDA.

<sup>30</sup> دیگر گلہ بانی بشمول، بھینس، مویشی، بکری، بھیڑ، اونٹ، گدھے، گھوڑے اور خچر۔

<sup>31</sup> پاکستان اقتصادی سروے، 2021ء۔

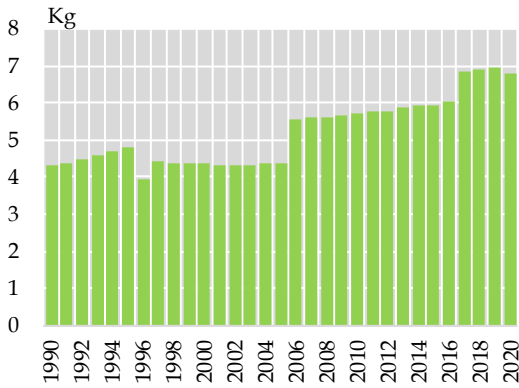
<sup>32</sup> بھارت میں عام دستیاب فیڈ اور چارے کی غذائیت کی قدر (2012ء): گجرات نیمٹیل ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ، بھارت۔

## خصوصی سیکشن

افزائش نسل کی جینیات میں بہتری کے مقصد سے درآمد شدہ) کی بڑھتی ہوئی درآمدات سے بھی گلہ بانی کے شعبے کی بتدریج جدت طرازی کی نشاندہی ہوتی ہے (شکل خ 1.21)۔ ان رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ عالمی غذائی روایات کے مطابق گلہ بانی کی خوراک میں سویا بین کی غذا کا استعمال بڑھ رہا ہے۔

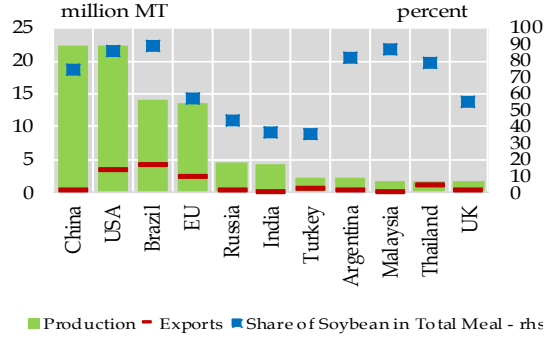
اسی طرح آبی حیوانات کی افزائش تاریخی طور پر ایک چھوٹا شعبہ رہی ہے لیکن حال ہی میں مچھلی کی پیداوار بھی بڑھنا شروع ہو گئی ہے (شکل خ 1.22)۔ تاہم، آبی حیوانات کی افزائش میں بطور فیڈ استعمال کے لیے ملک کے پاس مچھلی کی غذا اور مچھلی کے تیل کی رسد محدود ہے، اور آگے چل کر مچھلی اور دیگر آبی حیوانات کی بلند پیداوار کی پالیسی اعانت کے نتیجے میں اس کی طلب بڑھ جائے گی۔ یہ ضروریات سویا بین کی غذا سے پوری کی جانی ہیں اور یہ امر قابل ذکر ہے کہ فشریز ڈیولپمنٹ بورڈ فیڈ میں پروٹین کے طور پر سویا بین کے ساتھ فیڈنگ کی آزمائش کر رہا ہے۔<sup>37، 36</sup>

## شکل خ 1.19: پاکستان میں گائے کے گوشت کا سالانہ فی کس استعمال



Source: OECD-FAO Agriculture Outlook 2021

## شکل خ 1.18: مرغابی کے سرفہرست برآمد کنندگان اور پیداواروں میں سویا بین کی غذا کا استعمال



Source: Agri Outlook (2021), OECD-FAO

ہیں۔ تاہم، گلہ بانی کے شعبے نے باضابطہ ہونے کا عمل شروع کر دیا ہے، اور گذشتہ 10 برسوں کے دوران باضابطہ شعبے کی ڈیری اور گوشت کے بعض برانڈز سامنے آئے ہیں، اور خصوصاً ان شعبوں میں بڑے مقامی کاروباری گروپس نے قابل ذکر سرمایہ کاری کی ہے۔ آگے چل کر پاکستان کو حلال گوشت کی برآمدات کا مرکز بنانے کے وفاقی حکومت کے منصوبوں، اور مصنوعی تخم ریزی پر توجہ مرکوز کرنے، ثابت شدہ افزائش نسل کی پیداوار اور گلہ بانی کی افزائش نسل میں بہتری جیسے دیگر اقدامات سے ڈیری شعبے کی ترقی میں مدد مل سکتی ہے۔<sup>34</sup>

مزید برآں، صوبائی حکومتیں بھی گوشت اور ڈیری کی صنعت کو باضابطہ اور جدید بنانے کے لیے مختلف پالیسی اقدامات کر رہی ہیں (شکل خ 1.20)۔ ان پالیسیوں کا مقصد مویشیوں کی غذائیت میں بہتری لانا اور افزائش نسل اور گلہ بانی صحت کی دیکھ بھال کے حوالے سے جدید طریقوں کو متعارف کرانا ہے۔ گلہ بانی کی ان پالیسی ترجیحات کی روشنی میں خالصتاً افزائش نسل والی گائیں اور تیل کے نطفے (مقامی

H. Shahid, O. Shafique and A. Shokat (2012). "Dairy Industry of Pakistan", European Journal of Business and Management, Vol 4, No. 18 <sup>33</sup>

Source: (a) Pakistan Halal Authority ([www.pakistanhalalauthority.org.pk/AboutUs.aspx](http://www.pakistanhalalauthority.org.pk/AboutUs.aspx)); (b) Planning Commission of Pakistan, 11th <sup>34</sup>

Five year plan (<https://www.pc.gov.pk/web/yearplan/>)

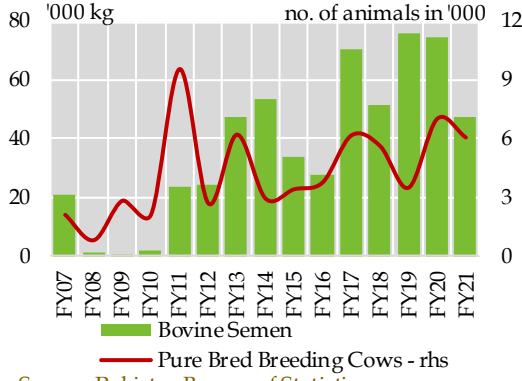
-FAO ([www.fao.org/pakistan/news/detail-events/en/c/1375087/](http://www.fao.org/pakistan/news/detail-events/en/c/1375087/)) <sup>35</sup>

P. Patil, D. Kaczan, J. Roberts, R. Jabeen, B. Roberts, J. Barbosa, and S. Zuberi (2018). Revitalizing Pakistan's Fisheries: Options for <sup>36</sup>

Sustainable Development. Washington, D.C.: WB

<sup>37</sup> وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق۔

شکل خ 1.21: پاکستان میں گلہ بانی کی درآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

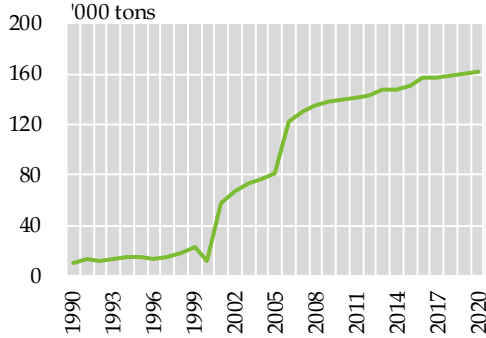
تاہم، پانچ سالہ منصوبوں میں اقدامات تجویز کرنے کے باوجود قومی کمیشن برائے زراعت نے 1988ء میں یہ ذکر کیا کہ 1947ء کے بعد بقیہ زرعی شعبے کے مقابلے میں ابتدائی چار دہائیوں میں ملک میں روغنی بیجوں کی فصلوں کی پیداوار منجمد ہو گئی

شکل خ 1.20: گلہ بانی کے حالیہ قوانین اور ضوابط

Sindh	Punjab
-Sindh Livestock Breeding Act, 2016	-Punjab Breeding Act, 2014
-To introduce Livestock Action Plan under Sindh Agriculture Policy (2018-30)	-The Punjab Animals Feed Stuff and Compound Feed Act 2016
	-Punjab Livestock Policy (to be approved by cabinet)
	-Minimum Pasteurization Law under Punjab Pure Food Regulations, 2018 to come in force by July 2022
Balochistan	KPK
-Balochistan Livestock Policy, 2019.	-KPK Livestock Policy, 2018

شکل خ 1.22: پاکستان میں آبی حیوانات کی افزائش میں مچھلی

کی پیداوار



Source: Agricultural Outlook 2021, OECD-

### 1.3 رسدی عوامل

گذشتہ چھ دہائیوں کے دوران حکومت نے ملک میں روغنی بیجوں کی فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لیے مختلف قسم کے پروگرام شروع کیے اور اقدامات کیے گئے اور اس ضمن میں منصوبہ بندی کی گئی۔ پہلے پانچ سالہ منصوبے سے لے کر حالیہ منصوبہ بندی تک، سب میں درآمدی بل میں کمی اور انسانی و مویشیوں کی غذائیت میں بہتری لانے کی غرض سے روغنی بیجوں کی پیداوار بڑھانے کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ مویشیوں کی غذائیت بڑھانے کا مقصد گلہ بانی کی پیداواریت میں اضافہ کرنا ہے۔<sup>38</sup> اگرچہ بیشتر مجوزہ اقدامات میں زیادہ توجہ سورج مکھی اور تل / کینولا کی پیداوار کو دی گئی ہے، تاہم ساٹھ کی دہائی سے منصوبوں میں سویا بین کو بھی شامل کیا گیا ہے، جبکہ آئل پام کی کاشت پر حال ہی میں توجہ دی گئی ہے (جدول خ 1.1)۔

<sup>38</sup> پلاننگ کمیشن آف پاکستان کے مختلف پانچ سالہ منصوبے ([www.pc.gov.pk/web/yearplan](http://www.pc.gov.pk/web/yearplan))۔

جدول 1.1: پاکستان کے 5 سالہ منصوبوں میں روغنی بیج

پانچ سالہ منصوبے	اقدامات / حکمت عملیاں
پہلا: 1955ء تا 1960ء	مغربی اور مشرقی پاکستان میں سویا بین کی موزوں اقسام کی تیاری کے لیے توسیع شدہ پروگرام۔ مونگ پھلی، توریا، کتان اور ارنڈ کی بلند پیداوار والی اقسام پر زور دیا گیا۔
دوسرا: 1960ء تا 1965ء	سویا بین اگانے کے امکانات کی تحقیق کرنے کے لیے تجربات کی سفارش۔
تیسرا: 1965ء تا 1970ء	روغنی بیجوں کا ذکر موجود نہیں ہے۔
چوتھا: 1970ء تا 1975ء	اس میں کہا گیا ہے کہ روغنی بیجوں کو غذائی اناج کا آٹا بنا کر موجودہ غذا کو تقویت دینے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ارتقا اور ہم آہنگی کے نفاذ اور موجودہ اور نئے روغنی بیجوں کی فصلوں دونوں کی بلند پیداوار کی اقسام متعارف کرانے کے لیے پالیسیاں اور پروگرام تجویز کیے گئے۔ اس میں سویا بین کی امدادی قیمت کی تجویز دی گئی ہے۔ جبکہ منصوبے کی مدت میں غیر کیپاس روغنی بیجوں کی پیداوار میں 79 فیصد اضافے کو ہدف بنایا گیا ہے۔
پانچواں: 1978ء تا 1983ء	طویل مدتی مقصد کی تعریف و وضع کی گئی: اس میں بنائی تیل کی درآمدات شامل ہیں۔ روغنی بیج کی فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ اور افزائش کے جارحانہ پروگراموں سے روغنی بیجوں کی فصلوں کے بیجوں کی اقسام میں بہتری آئی۔ سورج مکھی، سویا بین اور کسم پر تحقیق کو ترجیح دی گئی۔ پہلی بار سویا بین اور سورج مکھی کے لیے امدادی قیمت کا اعلان کیا گیا۔ منصوبے کی مدت میں غیر کیپاس روغنی بیجوں کی پیداوار میں 60 فیصد اضافے کے اہداف۔
چھٹا: 1983ء تا 1988ء	روغنی بیج کی فصلوں میں اصلاحات متعارف کرانے میں مشکلات کا ذکر۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ سویا بین میں مرغیانی اور گلہ بانی کی مستعد نمو کے لیے سب سے زیادہ امید افزا امکانات موجود ہیں۔ انسانی اور حیوانی استعمال کے لیے روغنی بیج کی فصلوں میں تیزی سے توسیع پر زیادہ زور۔ خوردنی تیل کے بیجوں کی زیادہ پیداوار کے لیے ہنگامی پروگرام جس میں سویا بین کی فصل پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا۔ کاشت کاروں کو پیش کوڈ بیٹری بورڈ سے منسلک کرنا۔
ساتواں: 1988ء تا 1993ء	یہ کہا گیا ہے کہ سابقہ منصوبہ روغنی بیج کے ایک جامع منصوبے کی عدم موجودگی کے سبب روغنی بیج کی فصلوں کی پیداوار بڑھانے میں ناکام رہا۔ تقنینی قیمتوں اور مالی / تکنیکی امداد کی شکل میں کاشت کاروں کو ترغیبات فراہم کرنے کی ترغیب دینا۔ بلند پیداوار کی حامل قسم پر تحقیق کو بڑھانا۔
آٹھواں: 1993ء تا 1998ء	یہ درج ہے کہ سابقہ منصوبوں کے نتیجے میں روغنی بیجوں کی پیداوار میں خاطر خواہ بہتری نہیں آسکی۔ اور اس میں روغنی بیجوں کی صورت حال میں تبدیلی اور ان کی پیداوار کو دگنہ کرنے کو ہدف بنایا گیا ہے۔
وسط مدتی ترقیاتی فریم ورک 2005ء تا 2010ء	ملکی روغنی بیج کی پیداوار میں 50 فیصد نمو اس طرح حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا: (الف) بلند یا کمزور والی اقسام اور سورج مکھی / کیڈولا کے لیے بہتر تحقیق / توسیع کی خدمات اور (ب) زیر کاشت رقبے میں اضافہ کرنا، جیسے تاجر سے بوئی گئی گندم کی جگہ سورج مکھی کاشت کرنا۔ سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں آئل پام کی بڑے پیمانے پر کاشت کے ساتھ خیر پختہ نوا اور دیگر موزوں علاقوں میں زیتون کی کاشت کی تجویز بھی دی گئی۔
گیارہواں: 2013ء تا 2018ء	زیتون کو فروغ دینے کے اقدامات تجویز کیے گئے۔ سویا بین پر تحقیق، توسیع اور زیادہ پیداوار کے لیے پروگرام شروع کرنے کی سفارش کی گئی۔ توریا میں 26 فیصد نمو اور سورج مکھی میں 148 فیصد اضافے کا ہدف دیا گیا۔ یہ ذکر موجود ہے کہ پام کی کاشت کے سلسلے میں کوششیں کی جانی چاہئیں لیکن کسی منصوبے کی تجویز نہیں دی گئی۔

ماخذ: پانچ سالہ منصوبے، منصوبہ بندی کمیشن، وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور اصلاحات

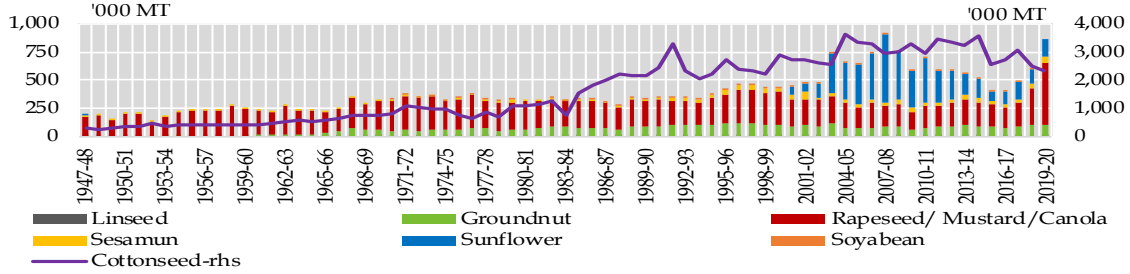
تھی<sup>39</sup> تب سے اب تک صورت حال میں بہتری نہیں آسکی ہے۔ روایتی اور غیر روایتی<sup>40</sup> دونوں قسم کے روغنی بیجوں کی فصلوں کی پیداوار بعض منصوبوں میں مقررہ اہداف کے مطابق نہیں بڑھ سکی ہے، جبکہ روغنی بیج پیدا کرنے والے دیگر ممالک کے مقابلے میں یافتیں بھی کمزور ہیں (شکل 1.23 الف اور ب) (شکل 1.24)۔ مثلاً، 1989ء میں حکومت نے روغنی بیجوں کو فروغ دینے کے لیے ایک 7 سالہ قومی روغنی بیج ترقی پروجیکٹ شروع کیا۔ تاہم، اس منصوبے کو

<sup>39</sup> وزارت خوراک و زراعت، 1988ء، حکومت پاکستان، نیشنل کمیشن برائے زراعت۔

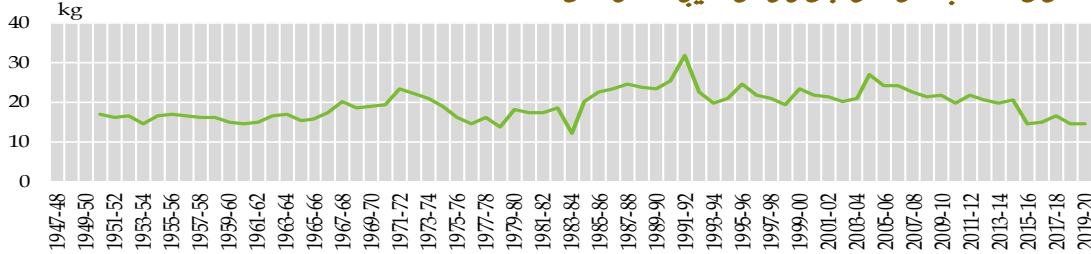
<sup>40</sup> ایک روایتی فصل ایک مقامی قسم ہے جو ایک مخصوص نسل تک محدود ہے یا وہ قسم جسے طویل مدتی پہلے متعارف کرایا گیا تھا اور طویل استعمال کے باعث اب یہ فطری فصل بن کر ایک کمیونٹی کی ثقافت کا حصہ بن چکی ہے (Jane Muthoni & D. O. Nyamongo (2010), Traditional Food Crops and Their Role in Food and Nutritional Security (Maundu, 1997)۔

in Kenya, Journal of Agricultural & Food Information, 11:1, 36-50

شکل خ 1.23 الف: پاکستان میں مختلف روغنی بیجوں کی پیداوار کا تاریخی رجحان



شکل خ 1.23 ب: ملکی روغنی بیجوں کی فی کس دستیابی کا تاریخی رجحان



Source: Agriculture Statistics of Pakistan, MNFS&R

کپاس کے بیج کے مقابلے میں مقامی طور پر پیدا ہونے والے دیگر روغنی بیجوں کا خوردنی تیل اور غذا کی ملکی پیداوار میں حصہ کم ہے۔ چونکہ کپاس کی کاشت میں مسلسل کمی آرہی ہے، اس لیے خوردنی تیل کے مجموعی استعمال میں اس کا حصہ گر کر 2020ء میں 8.7 فیصد رہ گیا ہے، جو 20 برس قبل 17.2 فیصد تھا۔<sup>42</sup> اسی طرح، یو ایس ڈی کے اعداد و شمار کے مطابق ملکی روغنی بیج کی فصلوں کی پیدا کردہ غذا میں اس کا حصہ 2020ء میں کم ہو کر 79 فیصد رہ گیا، جو 2000ء میں 88 فیصد تھا۔

تیل اخذ کرنے میں 42 فیصد اور غذا میں 58 فیصد شرح رکھنے کے باوجود 1967ء اور 2016ء کے دوران توریہ کا زیر کاشت رقبہ بتدریج کم ہوتا گیا۔<sup>43</sup> حالیہ برسوں میں صوبہ پنجاب میں توریہ کے فلاحی پودے (cultivar) جسے کینولہ بھی کہا جاتا ہے، اس کے لیے مالی سال 18ء میں ایک نقد زراعت متکیج متعارف کرایا گیا،<sup>44</sup> جس کے نتیجے میں مالی سال 18ء اور مالی سال 19ء کے دوران اس کا زیر کاشت رقبہ

رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا جن میں بیج کی نامناسب رسد اور خریداری میں مشکلات شامل ہیں اور اس کے نتیجے میں زیر کاشت رقبے اور پیداواری اہداف کو حاصل نہیں کیا جا سکا۔<sup>41</sup>

خوردنی تیل اور روغنی بیج کی غذا کی پیداوار میں استعمال ہونے والی روغنی بیج کی روایتی فصلوں میں کپاس، توریہ، مونگ پھلی، تل، ارنڈ اور اسی، اور کپاس شامل ہیں۔ کپاس بنیادی طور پر ٹیکسٹائل کے ریشے کی فصل ہے اور خوردنی تیل اور روغنی بیج کی غذا کی ملکی پیداوار میں سب سے زیادہ زیر کاشت رقبہ اس کا ہے۔ لہذا، صرف 16 فیصد تیل اخذ کرنے کی شرح رکھنے کے باوجود کپاس کے بیج کا ملکی خوردنی تیل کی پیداوار میں سب سے بڑا حصہ ہے۔

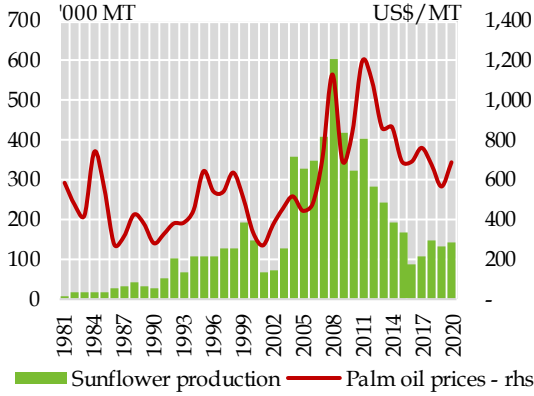
41 پلاننگ کمیشن آف پاکستان (2020ء)، توریہ، سروس کلچر فوڈ اینڈ ٹرانسپارٹیشن اسٹڈی۔

42 کپاس کی کاشت میں کمی کی متعدد وجوہات ہیں جن میں گنے کے لیے کسان کی بڑھتی ہوئی ترجیح، کیزوں کے حملے، اور کم معیار کے بیج شامل ہیں۔ کپاس کے زیر کاشت رقبے اور یافت میں کمی کی تفصیلات کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پرائیٹ بینک کی مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کی سالانہ رپورٹس۔

43 یو ایس اینڈ ڈی، روغنی بیجوں کے ڈیٹا مجموعہ۔

44 یو ایس ڈی اے (2018ء)۔ پاکستان آئل سیڈز سالانہ رپورٹ، واٹکنش ڈی سی: یو ایس ڈی اے۔

شکل 1.25: سورج مکھی کی کاشت اور عالمی پام آئل کی قیمتوں کا رجحان



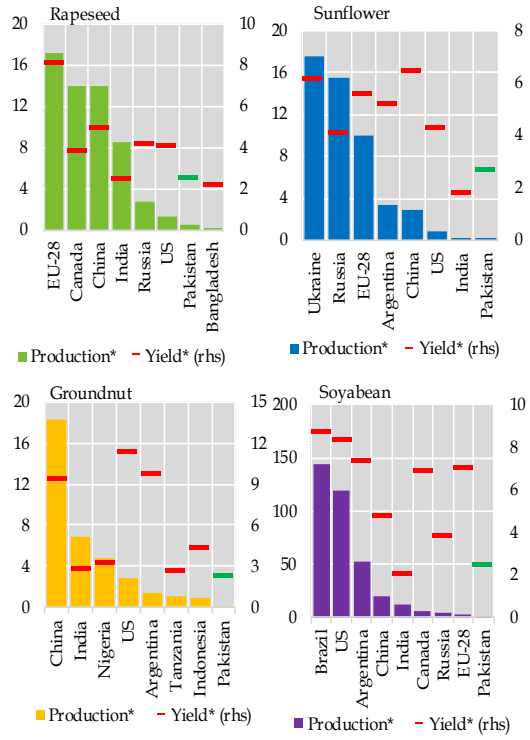
Source: USDA and World Bank

طور پر کی جاتی ہے، تاہم انہیں پاکستان اور کئی دیگر ممالک میں خوردنی تیل اور غذا کی پیداوار کے لیے کاشت نہیں کیا جاتا ہے۔ اس کے بجائے ان کے روغنی بیجوں کو خام شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔

موگ پھلیوں کو زیادہ تر بھنی ہوئی شکل میں اور میٹھی چیزوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور کمرشل خوردنی تیل کی پیداوار میں اس کا حصہ بہت معمولی ہے۔ مزید برآں، اگرچہ، موگ پھلی میں تیل نکلنے کی شرح 43 تا 55 فیصد کی بلند سطح پر ہے، تاہم اس کا تیل خوردنی تیل کی دیگر مصنوعات سے مسابقت نہیں کر سکتا، کیونکہ موگ پھلیوں کی بلند قیمتوں کی وجہ سے اس کی کمرشل پیداوار مالی لحاظ سے قابل عمل نہیں۔<sup>46</sup> اسی طرح، اگرچہ تل میں سے 50 تا 60 فیصد تیل اور 22 فیصد پروٹین ہوتا ہے، لیکن تل کے بیجوں کو زیادہ تر میٹھی چیزوں کی مصنوعات میں استعمال کیا جاتا ہے۔<sup>47</sup>

غیر روایتی فصلوں میں روغنی بیجوں کی تین غیر روایتی فصلیں شامل ہیں، جن میں سورج مکھی، سویا بین اور کسم شامل ہیں، اور انہیں پاکستان میں 1960ء کی دہائی کے سبز انقلاب میں فروغ دیا گیا۔ ان میں سے کاشت کاروں نے کسم (safflower)

شکل 1.24: خوردنی تیل کی فصلوں کے اہم پیداوار ملکوں کی پیداوار اور یافت کا مقابل



Source: Foreign Agriculture Service, USDA

اور پیداوار دونوں دگنی سے زیادہ ہو گئیں۔<sup>45</sup> تاہم، پو ایس ڈی اے کے اعداد و شمار کے مطابق توریہ/کیٹولا میں حالیہ مثبت پیش رفتوں کے باوجود ان فصلوں کا زیر کاشت رقبہ ابھی تک کم ہے، اور توریہ/کیٹولا کی مشترکہ ملکی پیداوار سے حاصل ہونے والے خوردنی تیل سے 2020ء میں ملکی خوردنی تیل کی طلب کا صرف 4 فیصد پورا کیا جاسکا۔

پاکستان میں بنولہ اور توریہ کے مقابلے میں موگ پھلی اور تل کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار بہت کم ہے۔ اگرچہ ان دونوں فصلوں کی درجہ بندی روغنی بیجوں کے

<sup>45</sup> وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق (2019ء)، پاکستان کی زرعی شہادت 2018-19ء، اسلام آباد: وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق۔

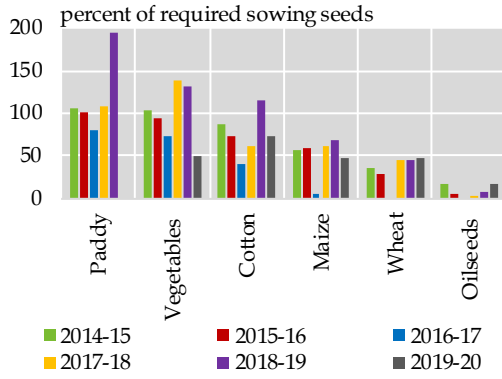
<sup>46</sup> ایوب زرعی تحقیق انسٹی ٹیوٹ، فیصل آباد، حکومت پنجاب۔ Pakistan Agriculture Research Council and (www.aari.punjab.gov.pk/varieties\_groundnut);

www.parc.gov.pk/index.php/en/csi/137-narc/crop-sciences-institute/728-groundnut)

<sup>47</sup> پاکستان زرعی تحقیق کونسل (www.parc.gov.pk/index.php/en/csi/137-narc/crop-sciences-institute/727-sesame)

کی پیداوار میں دلچسپی، جبکہ کم زیر کاشت رقبے کے سبب سویا بین کی کاشت محدود رہی۔<sup>48</sup> معمولی پیداوار کی وجہ سے ملکی خوردنی تیل اور غذا کے صرف میں ان اجزاء کا مشترکہ حصہ 2020ء میں معمولی تھا۔<sup>49</sup>

شکل 1.26: روغنی بیج اور اہم فصلوں کے بیجوں کی دستیابی



Source: Federal Seed Certification & Registration Dept.

### پاکستان میں روغنی بیج کی پیداوار میں درپیش اہم مشکلات

پاکستان میں روغنی بیجوں کی کم پیداوار کے ذمہ دار کچھ عوامل ہیں لیکن اس کا بنیادی سبب ایک ایسی پالیسی کا فقدان ہے، جس پر عملدرآمد میں تسلسل ہو۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں محدود تحقیق (بشمول بیج اور زمین پر) جو کئی اداروں میں محدود سطح پر ہو رہی ہے، زراعت کی توسیع میں نقائص، مارکیٹنگ اور خریداری میں دشواریاں جو قدری زنجیر کے روابط کمزور کرتی ہیں، اور دیہات اور چھوٹے شہروں میں ناقص تیل نکالنا شامل ہیں۔ مثلاً، امدادی قیمتوں کی عدم موجودگی اور روغنی بیجوں کے معاملے میں فصل کی موثر مارکیٹنگ اور قدری زنجیر دو طرح کے اثرات مرتب کرتی ہے۔ ایک جانب کاشت کاروں کو روغنی بیج اگانے کی ترغیب نہیں دی جاتی، اور دوسری جانب، آڑھتی پیداوار کی کم قیمت دے کر، من مانی کٹوتی اور ادائیگیوں میں تاخیر کے ذریعے سورج مکھی جیسے روغنی بیج کے کاشت کاروں کا استحصال کرتے ہیں۔<sup>53</sup>

تاہم سورج مکھی نسبتاً کامیاب رہا اور اس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہو گیا۔ پاکستان میں ملکی خوردنی تیل کی پیداوار میں حصہ ڈالنے والی دیگر تمام فصلوں میں زیر کاشت رقبے اور پیداوار کے لحاظ سے اس کا نمبر تیسرا ہے جبکہ روغنی بیج کی ملکی فصل میں اس کا نمبر دوسرا ہے۔ اگرچہ، سورج مکھی میں بھی خوراک اخذ کرنے کا تناسب 42 فیصد ہے،<sup>50</sup> تاہم یہ غذا خصوصاً فیڈ کے لیے غذائیت کی حامل نہیں، اور اسی لیے فیڈ کی صنعت میں اس کی طلب کم ہے۔

سورج مکھی کی پیداوار اسے متعارف کیے جانے کے بعد سے کمزور رہی ہے۔ 2001ء میں مختصر مدت کے لیے اس میں اس وقت اضافہ ہو گیا تھا جب پام آئل کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھی تھیں، اور آل پاکستان سولویٹ ایکسٹریکٹرز ایسوسی ایشن نے کاشت کاروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے اس کی خریداری تقریباً دگنی کر دی تھی۔ تاہم، بین الاقوامی پام آئل کی قیمتوں میں کمی اور خوردنی تیل کے پیداکاروں کی پام پر منتقلی کی وجہ سے سورج مکھی کی پیداوار اور اس کے زیر کاشت رقبے میں کمی<sup>51</sup> آنا شروع ہو گئی (شکل 1.25)۔ فی الوقت، ملک میں کاشت ہونے والی سورج مکھی کے بیجوں کا ملک میں 2020ء میں خوردنی تیل کے مجموعی استعمال میں حصہ صرف تقریباً ایک فیصد ہے جبکہ 2008ء میں اس کا حصہ 7.5 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھا۔<sup>52</sup>

48 ایم آفتاب، پی، محمود اور ایچ ایس مصطفیٰ (2021ء)۔ پاکستان میں روغنی بیجوں کے امکانات۔ فیصل آباد: اے اے آر آئی، حکومت پنجاب۔

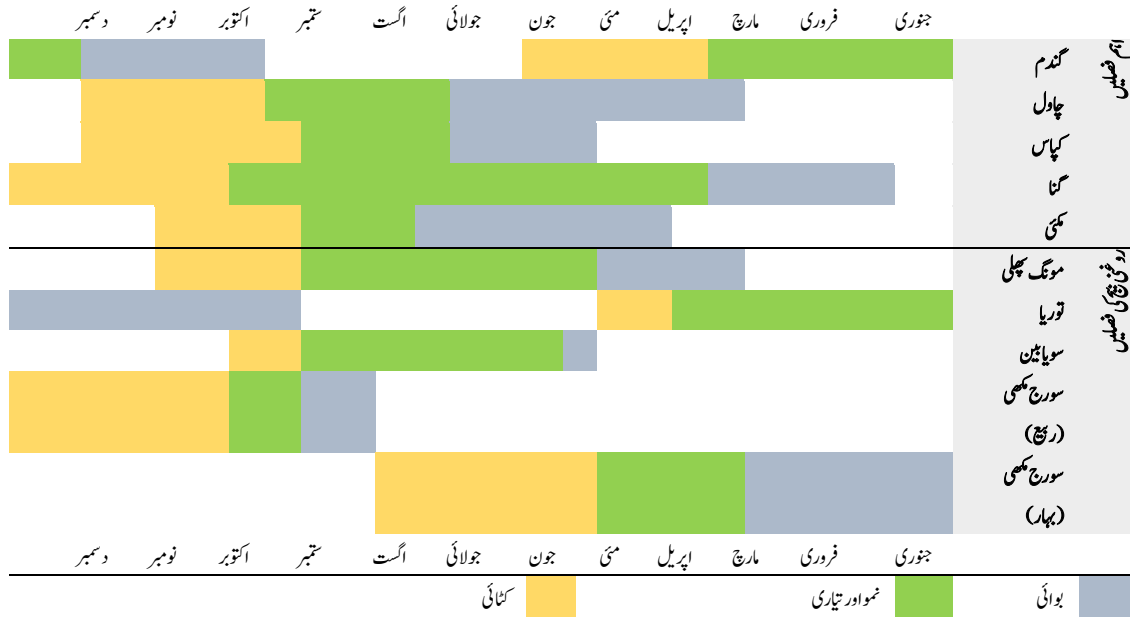
49 یو ایس ڈی اے کے مطابق سورج مکھی اور سویا بین کا 2019ء میں مجموعی خوردنی تیل کے استعمال میں حصہ 11.2 فیصد ہے۔

50 ماخذ: پیداوار، رسد اور تقسیم، پی ایس اینڈ ڈی کے روغنی بیجوں کے ڈیٹا کا مجموعہ، یو ایس ڈی اے۔

51 پاکستان اقتصادی سروے 2007-08، 2015-16 اور 2016-17ء۔

52 ماخذ: پیداوار، رسد اور تقسیم، پی ایس اینڈ ڈی کے روغنی بیجوں کے ڈیٹا کا مجموعہ، یو ایس ڈی اے۔

جدول خ 1.2: اہم فصلوں اور روغنی بیج کی فصلوں کا کیلنڈر



ماخذ: نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف جینیٹکس اور ایڈوانسڈ بائیو ٹیکنالوجی، این اے آر سی۔

استعمال ہے۔ مثلاً، سورج مکھی کے معاملے میں کم معیار کے حامل خام مال کا استعمال، جیسے کھاد کا غیر متوازن استعمال اور خراب زمینوں پر کاشت کا نتیجہ بھی ایک ایسے وقت میں یافت میں کمی کی صورت میں نکلا ہے، جب پام آئل کی گرتی ہوئی قیمتیں زیر کاشت رقبے میں کمی پر منتج ہو رہی تھیں۔<sup>55</sup>

ان عوامل نے کاشت کاروں کو روغنی بیجوں کی یافت کے حصول سے روکا ہوا ہے، جس کی آزمائش مختلف زرعی انسٹی ٹیوٹس اور پاکستان میں جدت پسند کاشت کاروں کو حاصل ہونے والی یافتوں سے ہوتی ہے (شکل خ 1.27)۔ مزید برآں، چونکہ زمین کے لیے مختلف قسم کے روغنی بیجوں کی دیگر فصلوں سے مسابقت ہوتی ہے، جو غذائی اناج کی وافر پیداوار اور برآمدات کے لیے اہمیت کی حامل ہیں، اس لیے اہم

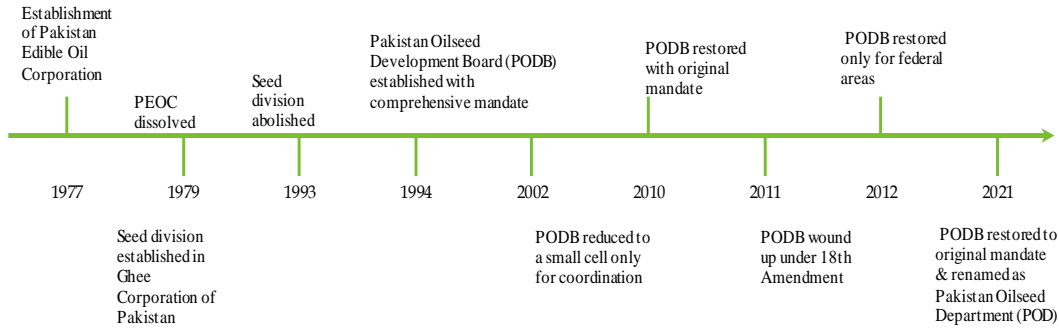
مزید برآں، روغنی بیجوں کے لیے امدادی قیمت کی پائیدار پالیسی کی عدم موجودگی اور پام آئل کی درآمدات کی گرتی ہوئی قیمتوں کے باعث کاشت کو حاصل ہونے والے کم منافع نے بھی گرتی ہوئی روغنی بیج کی پیداوار میں کردار ادا کیا ہے۔ پالیسی توجہ کا فقدان بھی نمایاں ہے کیونکہ بیجوں کی دستیابی محدود ہے، مقامی ماحول کے مطابق موزوں اقسام کے لحاظ سے، اور زیادہ پیداواریت حاصل کرنے کی خاطر بوائی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے سستے نرخوں پر معیاری بیجوں کی دستیابی کے لحاظ سے بھی<sup>54</sup> (شکل خ 1.26)۔

کاشت کاری کے بہترین طریقوں کے استعمال میں دیگر رکاوٹیں بھی حائل ہیں جن میں روغنی بیج کے مخصوص پودے لگانے کی بنیادی سہولت، فصلوں کی کٹائی اور تھریسٹنگ مشینری کی شدید قلت اور دیگر تجویز کردہ پیداواری ٹیکنالوجی کا عدم

54 ماخذ: (الف) ایم آفتاب، ٹی محمود اور ایچ ایس مصطفیٰ (2021ء)۔ پاکستان میں روغنی بیج کی فصلوں کے امکانات۔ فیصل آباد: اے اے آر آئی، حکومت پنجاب، (ب) وزارت خوراک و زراعت (1988ء)۔ نیشنل کمیشن برائے زراعت اسلام آباد کی رپورٹ: وزارت خوراک و زراعت (ج) منصوبہ بندی کمیشن پاکستان (2020ء)۔ توری اور سرسوں کا کلچر فنڈیشنل اینڈ ٹرانسپارٹیشن اسٹڈی، اسلام آباد: منصوبہ بندی کمیشن پاکستان۔

55 آئی بی آئی ڈی۔

شکل 1.28: پاکستان میں روغنی بیج کی ترقی کی مختصر ادارہ جاتی تاریخ



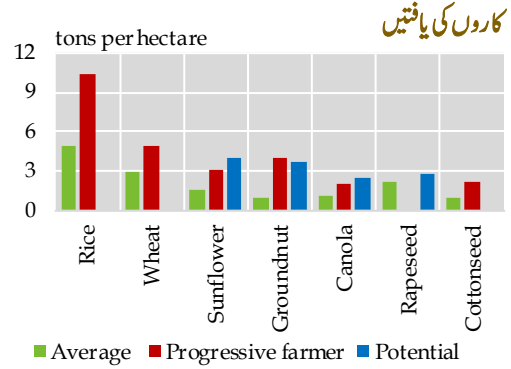
Source: M. Aftab et al., (2021), 'Prospects of Oilseed Crop in Pakistan (2nd Edition)', Ayub Agricultural Research Institute and PODB

بنیادی کام کے بعد اس ادارے کو تحلیل کر دیا گیا۔ اس کی جگہ پر گھی کارپوریشن آف پاکستان میں بیج ڈویژن نے لے لی۔ اس ڈویژن کو 1993ء میں ختم کر دیا گیا۔ 1994ء میں پاکستان آئل سیڈ ڈویلپمنٹ بورڈ (پی او بی ڈی) ایک جامع مینڈیٹ کے تحت قائم کیا گیا، جس کا مقصد روغنی بیجوں کی پیداوار میں اضافہ کرنا تھا۔ متعدد بار معطلی، ہندس، اختیار<sup>56</sup> میں کمی اور 1994ء میں دوبارہ فعال ہونے کے بعد پی او بی ڈی کو جون 2021ء میں پاکستان آئل سیڈ ڈیپارٹمنٹ (پی او ڈی) کے نئے نام سے سابقہ حیثیت میں بحال کیا گیا (شکل 1.28)۔ تاہم اٹھارہویں ترمیم کے بعد پی او ڈی<sup>58</sup> سے صوبوں کو بہت کم حمایت حاصل ہے، جبکہ صوبوں کے پاس روغنی بیجوں کے مخصوص ادارے موجود نہیں ہیں۔

فصلوں کی ممکنہ یافت کے حصول میں ناکامی روغنی بیجوں کے لیے چیلنج بن جاتی ہے کیونکہ ان کی کاشت کے لیے کم فصل رہ جاتی ہے (جدول 1.2)۔

روغنی بیجوں پر پالیسی توجہ کا مسلسل فقدان ادارہ جاتی چیلنجوں کا نتیجہ ہے۔ روغنی بیجوں کو ترقی دینے کا کام جس پہلے ادارے کو سونپا گیا وہ پاکستان خوردنی تیل کارپوریشن (پی ای او سی) تھا جسے 1977ء میں قائم کیا گیا، لیکن دو برسوں کے

شکل 1.27: حاصل شدہ اوسط پائنتیں بہ مقابلہ جدت پسند کاشت



Source: PODB, PARC and Planning Commission

شکل 1.4: پاکستان میں پام اور سویا بین اگانے کے امکانات

جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی ہے پاکستان کی پام آئل اور سویا بین کے بیجوں کی بڑھتی ہوئی درآمدات صرف کے عالمی رجحانات سے ہم آہنگ ہے، جہاں خوردنی تیل کی پیداوار اور روغنی بیج کی غذا کے طور پر استعمال کے باعث ان دونوں اجناس پر انحصار میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ تاہم اب تک دونوں اجناس پر پالیسی توجہ نہیں دی جا رہی۔

56 مینڈیٹ میں شامل ہیں اس کی پالیسیاں تیار کرنا، منصوبے تشکیل دینا، کاشت کاری آگاہی بڑھانا، نجی شعبے کے اشتراک کی حوصلہ افزائی کرنا، انسانی وسائل کی تربیت اور زراعت کے مختلف وفاقی اور صوبائی محکموں سے اشتراک۔

57 ایم آفتاب، ٹی محمود اور ایچ ایس مصطفیٰ (2021ء)۔ پاکستان میں روغنی بیجوں کے امکانات۔ فیصل آباد: اے اے آر آئی، حکومت پنجاب، اور پاکستان آئل سیڈ ڈیپارٹمنٹ (سابقہ پی او ڈی بی)۔

58 منصوبہ بندی کمیشن پاکستان، (2020ء): توری اور سرسوں کا کلچر فوڈ بلٹی اینڈ ٹرانسفارمیشن اسٹڈی، اسلام آباد۔

جدول 1.3: موزوںیت کے زمروں کی تعریف (سندھ میں پام کی کاشت کے لیے موزوں علاقہ)

موزوں	معتدل حد تک بہت موزوں	معتدل حد تک موزوں	معمولی موزوں	موزوں نہیں
دی گئی درجہ بندی	4	3	2	1
روایتی انتظام کے معاملے میں یافت	بلند	معتدل سے بلند	معتدل سے کم	معمولی طور پر موزوں
زمین کے حالات (مادی اور کیمیائی خصوصیات)	بہت سازگار	سازگار	ناسازگار	ناسازگار
زرخیزی کی سطح	بلند	معتدل تا بلند	معتدل	کم
نکاسی آب	بہت سازگار	سازگار	ناسازگار	ناسازگار
ماحولیاتی حالات	بہت سازگار	سازگار	محدود کرنے والا عامل	ناسازگار
انتھے انتظام پر رد عمل	بلند	اچھا	اچھا	کم
جدید انتظام کے معاملے میں یافت	بہت بلند	بلند	معتدل	کم
موزوں علاقہ (ہیکٹر ملین)	0.00	0.10	0.46	1.09
مجموعی علاقہ 3.86 ملین ہیکٹر۔				2.22

ماخذ: راشد اور نظامی (1994ء)۔ ”صوبہ سندھ کے ساحلی علاقوں میں آئل پام اور ناریل کی کاشت۔“ پی اے آر سی۔

بعض علاقوں میں واقع نجی، سرکاری اور چنگلاتی فارموں میں 12200 ایکڑ پر پام کی کاشت شروع کی گئی، تاہم بھرپور نمونے کے ابتدائی برسوں کے بعد پائلٹ پروجیکٹ کو مختلف قسم کی انتظامی اور آپریشنل رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض امور میں شجر کاری کی دیکھ بھال نہیں کی گئی یا اسے نظر انداز کیا گیا، جبکہ دیگر علاقوں میں زسری سے پہلے کے مرحلے میں بیجوں کا مناسب انتظام نہیں ہو سکا اور کھاد کے نامناسب استعمال، پانی کی غیر مستعد تقسیم اور چوہوں کے حملوں جیسے واقعات بھی دیکھنے میں آئے۔ بحیثیت مجموعی اس منصوبے کی کڑی نگرانی نہیں کی گئی، جس کا ایک جزوی سبب ادارہ جاتی مسائل ہیں، جن پر پچھلے سیکشن میں بات کی گئی ہے۔

فارم کا انتظام چلانے میں ان مسائل کے نتیجے میں پائلٹ پروجیکٹ اس بات کی آزمائش میں کامیاب نہیں ہو سکا کہ آیا این اے آر سی کے سروے میں جس نظری امکان کی نشاندہی کی گئی، وہ حقیقت تھی۔ سندھ اور بلوچستان میں 2007ء میں مختلف مقامات پر اس کی شجر کاری کے دورے کے بعد ملائشین پام آئل بورڈ (ایم پی او ڈی) نے بتایا کہ بیشتر درختوں کی افزائش بہت سست اور پھل کی یافت بہت کم

### آئل پام کی شجر کاری<sup>59</sup>

پاکستان میں آئل پام کی کاشت کے امکانات جانچنے کے لیے نیشنل ایگری کلچر ریسرچ کونسل (این اے آر سی) نے سندھ میں 3.86 ملین ہیکٹر زمین کا سروے کیا، جس میں بیشتر ساحلی علاقوں میں تھی۔ سروے میں مختلف متغیرات کی جانچ کی گئی جن میں نمی، زمینی حالات، پانی کی دستیابی اور موجودہ زمین کا استعمال شامل تھے۔ نتائج میں سروے کیے گئے علاقے کی پانچ اہم زمروں میں درجہ بندی کی گئی جو ”بہت موزوں“ سے لے کر ”موزوں نہیں“ پر مشتمل تھے (جدول 1.3)، جس میں تقریباً 1.65 ملین ہیکٹر کو موزوںیت کے مختلف درجوں کے تحت پودے کی کاشت کے لیے موزوں سمجھا گیا اور سروے شدہ باقی علاقے کو کاشت کے لیے موزوں قرار نہیں دیا گیا۔

این اے آر سی کے سروے کی روشنی میں پی او بی ڈی نے 1998ء میں آئل پام کی کاشت بطور پائلٹ پروجیکٹ شروع کی اور 2007ء تک سندھ اور بلوچستان کے

59 یہ ذیلی سیکشن مختلف فریقوں کے ساتھ بات چیت پر مبنی ہے، اور اس میں تین اہم دستاویزات سے مدد لی گئی ہے: (الف) اے راشد، ایم ایم نظامی (1994ء)۔ صوبہ سندھ کے ساحلی علاقوں میں آئل پام اور ناریل کی کاشت۔ اسلام آباد، این اے آر سی۔ (ب) اے جی ایسٹن (2007ء)۔ صوبہ سندھ میں آئل پام کی کاشت پر رپورٹ دیکھیے۔ سیلاگور: ملائشین پام آئل بورڈ، (ج) سندھ کوشل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (2021ء)۔ سندھ کی ساحلی پٹی پر آئل پام کی شجر کاری کی سرکاری پریزینٹیشن، ایس سی ڈی اے، (د) انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پام آئل ریسرچ (2015ء)۔ وٹن 2050ء پی ڈی: ایٹن کونسل آف ایگری کلچرل ریسرچ۔

ہے، جیسے فارم کا مناسب انتظام، آبپاشی کے پانی کی فراہمی، یہ عامل پاکستان میں پام کے امکانات جانچنے میں کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔

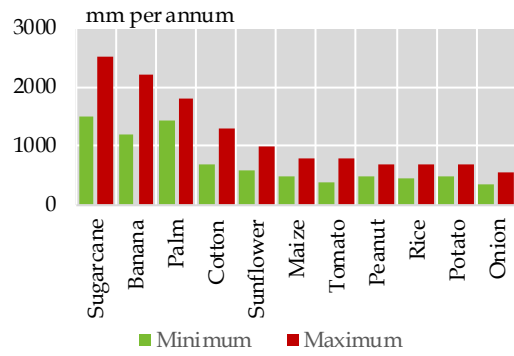
ملائیشیا اور انڈونیشیا میں آئل پام کے بلند یافتوں والے علاقوں میں سالانہ بنیادوں پر 2000 ملی میٹر کی اوسط بارش ہوتی ہے، جبکہ پاکستان کے ساحلی علاقوں میں بارش کی اوسط 32.1 ملی میٹر سالانہ ہے۔<sup>62</sup> چونکہ آئل پام میں پانی کافی ایکڑ استعمال اس وقت سندھ کی ساحلی پٹی پر گئے اور کیلے کی کاشت کے مقابلے میں کم ہے (شکل خ 1.29)، اس لیے ایس سی ڈی اے نے تجویز کیا ہے کہ آئل پام کی شجر کاری کے لیے آبپاشی کے پانی پر انحصار کیا جاسکتا ہے۔ بھارت میں بھی آئل پام کی شجر کاری بڑھانے کے لیے آبپاشی کے پانی کو استعمال میں لایا جا رہا ہے۔<sup>63</sup>

سندھ میں 200 کلو میٹر کی ساحلی پٹی کے علاوہ بلوچستان میں 500 کلو میٹر تک کے ساحلی علاقوں میں آئل پام کی کاشت کے امید افزا امکانات موجود ہیں جو نہری نظام کے ذریعے پانی کی دستیابی سے مشروط ہیں۔<sup>64</sup> تاہم، بلوچستان میں امکانات کی جانچ کے لیے کامیاب پائلٹ منصوبوں پر مبنی سائنسی جائزہ ابھی نہیں لیا گیا۔ اس کے ساتھ سندھ میں زمین کی موزونیت کے لیے تکنیکی جانچ بھی پرانی ہو چکی ہے۔ گذشتہ تکنیکی جانچ این اے آر سی نے 1994ء میں کی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ زرعی تکنیکوں میں پیش رفت (جیسے ماحول اور زمین کے لحاظ سے زیادہ مزاحم نئی اقسام متعارف کرانا) یا ماحول میں تبدیلی کے سبب ہر دس تا پندرہ برس میں زمین کی موزونیت کی جانچ ضروری ہو جاتی ہے۔<sup>65</sup>

نئے سائنسی سروے اور پائلٹوں کی عدم موجودگی میں ملکی آئل پام کی کاشت کے قلیل تاوسط میں زیادہ امکانات نظر نہیں آتے۔ تاہم، طویل مدت میں پام آئل کی

فارم کا انتظام چلانے میں درپیش بعض مسائل پر رائے دینے کے بعد ایم پی او نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ماحول اور زمین کے مسائل سے نمٹنے میں اس وقت دستیاب شجر کاری کے مواد اور ٹیکنالوجی پاکستان میں آئل پام کی کاشت میں کمرشل طور پر مفید ثابت نہیں ہوئی۔<sup>60</sup>

### شکل خ 1.29: مختلف فصلوں کی پانی کی ضروریات



Source: Irrigation Water Management: Irrigation Water Needs, FAO

سندھ کو شل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ایس سی ڈی اے) کی جانب سے آئل پام کو بحال کرنے کی حالیہ کوششوں کے حوصلہ افزا نتائج ظاہر ہوئے ہیں، اگرچہ ایس سی ڈی اے کا پائلٹ پروجیکٹ بہت چھوٹے پیمانے پر صرف 150 ایکڑ پر ہے۔ ایس سی ڈی اے نے پائلٹ پروجیکٹ کا آغاز 2017ء میں کیا تھا، اور جون 2021ء تک یہ اتھارٹی 130 ایکڑوں پر پام کی شجر کاری کی تجدید کر چکی تھی اور 120 ایکڑ پر دوبارہ درخت لگائے گئے۔ اس پائلٹ کی بنیاد پر ایس سی ڈی اے کے جائزے کے مطابق آئل پام کی کاشت بہت کامیاب رہی ہے اور اس پر پھل اگنے کی شرح ملائیشیا<sup>61</sup> میں شجر کاری کے مساوی ہے۔ تاہم اس کے لیے بعض حالات کی موجودگی ضروری

<sup>60</sup> ایسان، اے، جی، 2007ء، صوبہ سندھ میں پام آئل کی کاشت پر رپورٹ، ملائیشیا میں پام آئل بورڈ۔

<sup>61</sup> پائلٹ تجربے کے نتائج کو ملائیشیا اور چائینا ماہرین کی جانب سے بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ ماخذ: سندھ کو شل ڈویلپمنٹ اتھارٹی، 2021ء، حکومت سندھ، سندھ کی ساحلی پٹی پر آئل پام کی شجر کاری کی سرکاری پریزنٹیشن۔

<sup>62</sup> Source: Salma, S et al., (2012), 'Rainfall Trends in Different Climate Zones of Pakistan', Pakistan Journal of Meteorology, Vol. 9, Issue 17

<sup>63</sup> انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پام ریسرچ، 2015ء، وٹن 2050ء۔ انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ۔

<sup>64</sup> ایم آف آف۔ ٹی محمود اور ایچ ایس مصطفیٰ (2021ء)۔ پاکستان میں روغنی بیج کی فصلوں کے امکانات۔ فیصل آباد: اے آر آئی، حکومت پنجاب۔

<sup>65</sup> راشد اے نظامی۔ ایم ایم، 1994ء۔ سندھ کی ساحلی پٹی پر آئل پام کی شجر کاری کی سرکاری پریزنٹیشن۔ نیشنل ایگریکلچرل ریسرچ سینٹر۔

## خصوصی سیکشن

کی ضرورت ہے جو نجی شعبے کے اہم سرمایہ کاروں کے قریبی اشتراک سے ملائیشیا اور انڈونیشیا میں پام کو متعارف کرانے اور اس کی ترقی کے لیے اختیار کی گئی حکمت عملی کے مطابق کام کرے (پاکس خ 1.1)۔ چین کی بیرون ملک زراعت کے شعبے میں سرمایہ کاری میں اضافے کے پیش نظر نجی ٹیکنیکی جانچ اور بڑے پیمانے پر پائلٹ شجر کاری کے لیے چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت چین کے ساتھ حکومت تا حکومت یا حکومت تا کاروبار میں شراکت داری کے تحت زراعت کے شعبے میں اشتراک کیا جاسکتا ہے۔<sup>66</sup>

پاکستان کی بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ بین الاقوامی آئل پام کے مطابق ممکنہ علاقوں میں جامع ٹیکنیکی جانچ اور سروے کرائے جائیں۔

اگر نئے سروے کے نتائج حوصلہ افزا ہوئے تو پھر پام کی شجر کاری کا پائلٹ بڑے پیمانے پر شروع کیا جاسکتا ہے۔ تاہم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ پائلٹ منصوبے نظری امکان کی جانچ کے قابل ہیں، فارم چلانے کا اچھا انتظام کلیدی اہمیت کا حامل ہو گا۔ مزید برآں، پام سے مخصوص ایک مضبوط ادارہ جاتی سیٹ اپ

### پاکس خ 1.1: ملائیشیا، انڈونیشیا اور بھارت میں آئل پام کی ترقی کی مختصر تاریخ

جنوب مشرقی ایشیا اور جنوبی ایشیا میں آئل پام کی مقامی فصل کے کمرشل لحاظ سے ایک کامیاب فصل ہونے کی تاریخ طویل نہیں ہے۔ اسے ملائیشیا اور انڈونیشیا میں انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی الف کے آغاز میں نوآبادیاتی حکومتوں اور مغربی کمپنیوں کی جانب سے متعارف کرایا گیا تھا، وہ مغربی اور وسطی افریقہ سے پام کی بعض اقسام کو ساتھ لائے، جو اس وقت دنیا میں پام آئل کا سب سے بڑا برآمد کنندہ تھا۔ چونکہ پام کو ترقی دینا ایک طویل مدتی منصوبہ ہے اور اس کی افزائش میں بھی طویل عرصہ لگتا ہے، اس لیے نجی شعبے کی شراکت کے ساتھ حکومت کی قیادت میں مسلسل مختلف قسم کی کوششوں کے بعد ملائیشیا اور انڈونیشیا کو اس کی پیداوار میں بالادستی حاصل ہوئی۔ اور بھارت نے بھی اسی راہ پر چلنا شروع کر دیا ہے۔

### ملائیشیا

1920 کی دہائی میں ملائیشیا میں بڑے پودوں کے متبادل کے طور پر پام کی شجر کاری کی گئی۔ تاہم، حکومت کی مربوط کوششوں کے نتیجے میں ملک کی پام آئل کے شعبے میں بالادستی قائم ہو سکی۔ حکومت نے 1956ء میں کاشت کاروں میں زمین تقسیم کرنے کے لیے ایک فیڈرل لینڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ایف ای ایل ڈی اے) تشکیل دی، چھوٹی زمینوں کو اراضی کے بڑے قطعات میں بدلا گیا اور بیرونی سرمایہ کاروں اور محققین کو پام آئل میں سرمایہ کاری کی ترغیب دی گئی۔ حکومت نے 1968ء میں ملائیشیا زرعی تحقیق اور ترقی انسٹیٹیوٹ قائم کیا تاکہ لندن کے ٹرویکیل پروڈکشن انسٹیٹیوٹ کو پام کے مقامی محققین سے منسلک کیا جاسکے اور ایف ای ایل ڈی اے کو اپنے مقاصد کے حصول میں مدد ملے۔ مزید برآں، ملائیشیا کی کمپنیوں نے بھی سرگرمی سے مغربی افریقہ کے سائنسدانوں اور ماہرین کی خدمات حاصل کیں تاکہ پام کے بڑے پیدا کرنے کے عبوری مرحلے کو سہولت بہم پہنچائی جاسکے۔

### انڈونیشیا

1938ء تا 1938ء میں ابتدائی کامیابی کے بعد فارم کے خراب انتظام کی وجہ سے انڈونیشیا میں پام کی شجر کاری ترقی نہیں کر سکی۔ تاہم، پام فارموں کی ملکیت کی حکومت سے نیم سرکاری اور نجی اداروں کو منتقلی کے بعد اس کی پیداوار میں اضافہ شروع ہو گیا۔ حکومت نے 1978ء میں نیوکلیئر اسٹیٹ اسکیم متعارف کرائی جن میں کمپنی فارموں اور ملوں کو مرکزی حیثیت دی گئی اور چھوٹے کاشت کاروں کے کاشت کیے گئے فارم شامل تھے۔ کمپنیوں کو فارم کے انفراسٹرکچر کو ترقی دینے کا کام سونپا گیا، جبکہ حکومت نے ابتدائی برسوں میں غذا اور رہائش کے اخراجات برداشت کیے۔ اس کے ساتھ کاشت کاروں کے لیے قرضوں کی امداد باہمی کی انجمنیں تشکیل دی گئیں، تاکہ بینکوں کے کم لاگت قرضوں تک رسائی کو بہتر بنایا جاسکے۔ حالیہ برسوں میں اس شعبے میں حکومت کا کردار کم ہو کر سازگار ضوابط کی فراہمی تک محدود ہو گیا ہے اور اس میں نجی شعبے کی بالادستی قائم ہو گئی ہے۔

### بھارت میں پام کی شجر کاری کا آغاز

<sup>66</sup> ماخذ: (الف) جی بلز تھ اور ایف گیل (2018ء)، 'چین کی زراعت میں بیرون ملک سرمایہ کاریاں، ای آئی بی 192، آرنکام ریسرچ سروس، یو ایس ڈی اے، (ب) D. Freeman, et al (2008). Holslag, J. (2009). China's foreign farming policy: can land provide security? Asia Paper, Vol. 3 (9) Brussel: Brussel Institute of Contemporary Studies, Universiteit Brussel.

اپنی آئل پام کی درآمدات میں کمی کے لیے بھارتی حکومت پام کی کاشت کو آبپاشی والی فصل کے طور پر فروغ دے رہی ہے اور ضمن میں حکمت عملیاں بنانی جاری ہیں اور شجر کاری اور آبپاشی کے لیے رقوم فراہم کی جارہی ہیں جبکہ ان کوششوں کو انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پام آئل ریسرچ کی تحقیقی معاونت بھی حاصل ہے۔ 92-1991ء سے بھارت کی مرکزی حکومت نے سرکاری، اور سرکاری نجی شراکت داری کے طریقوں کے تحت وقفے وقفے سے بعض اقدامات کیے ہیں، جو تحقیق اور پیداوار جیسے بلند مقاصد کے لیے تھے۔ 15-2014ء میں آئل پام کی پیداواریت اور شجر کاری کو بڑھانے پر خصوصی توجہ دینے کی غرض سے نیشنل مشن برائے آئل سیڈ اور پام آئل قائم کیا، جسے فنڈز دینے کی ذمہ دار مرکزی اور ریاستی حکومتیں تھیں۔ بھارتی حکومت کی جانب سے حال ہی میں پام آئل کی کاشت کے لیے موزوں 1.93 ملین ہیکٹر زمین کی نشاندہی کی گئی ہے، اور ان اقدامات کے نتیجے میں پام کا زیر کاشت رقبہ 92-1991ء کے 8,585 ہیکٹر سے بڑھ کر 2019ء میں 0.32 ملین ہیکٹر تک پہنچ گیا ہے جو مختلف بھارتی ریاستوں میں واقع ہے۔ فی الوقت، بھارت پام آئل کی پیداوار میں اضافے کے لیے سرکاری نجی شراکت داری کو مضبوط بنانے پر کام کر رہا ہے جس میں بہتری لانے کے شعبے پر توجہ دینا اور پام کی بہتر اقسام کے لیے ٹشو کلچر ٹیکنالوجی سے کمرشل طور پر استفادہ کرنا، بیجوں کے نئے بانٹ اور پروسیڈنگ ملوں کا قیام شامل ہیں۔

#### حوالہ جات

الف (Malaysian Palm Oil Board (www.palmoilworld.org/about\_malaysian-industry.html)۔

ب امریکی محکمہ برائے زراعت کی جانب سے پیداوار، رسد اور تقسیم کا ڈیٹا شامل ہے۔

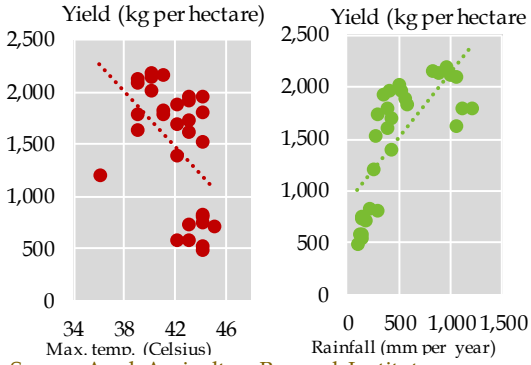
- ج V. Giacomini (2018). "The Transformation Of The Global Palm Oil Cluster: Dynamics Of Cluster Competition Between Africa And Southeast Asia (c. 1900–1970)" Journal of Global History, 13 pp. 374–398.
- د A. Baudoin, P. Bosc, C. Bessou, and P. Levang (2017). Review of the Diversity of Palm Oil Production Systems in Indonesia: Case Study of Two Provinces: Riau and Jambi. Working Paper 219. Bogor, Indonesia: Center for International Forestry Research; and J. F. McCarthy (2009). "Policy Narratives, Landholder Engagement, and Oil Palm Expansion on the Malaysian and Indonesian Frontiers", The Geographical Journal, Vol. 175, No. 2, pp. 112–123.
- ه Indian Institute of Oil Palm Research (2019). Annual Report. New Delhi: Indian Institute of Oil Palm Research, Indian Council of Agriculture Research; Department of Agriculture, Cooperation and Farmers Welfare (2016). Status Paper on Oil Palm. New Delhi: Department of Agriculture, Cooperation and Farmers Welfare, Ministry of Agriculture and Farmers Welfare.; National Food Security Mission (2018). Brief Note on Oil Palm. New Delhi: National Food Security Mission.

اداروں میں بہتری لانا اور پروجیکٹ کی منصوبہ بندی وغیرہ طویل مدتی اقدامات ہیں جن کے لیے مسلسل کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے اور صرف مناسب قسم کی تلاش میں ہی تقریباً دس برس لگ جاتے ہیں۔ پام کا درخت طویل مدت تک فصل دیتا ہے، اور عام طور پر چوتھے تا ساتویں برس کے بعد زیادہ سے زیادہ پھل دیتا ہے اور مختلف عوامل کی بنیاد پر یہ 15 سے 30 برس تک پھل دیتا رہتا ہے۔<sup>67</sup>

ان کوششوں کے لیے طویل مدتی منصوبہ بندی اور عملدرآمد کی ضرورت ہوگی کیونکہ اگر پاکستان میں نئے سائنسی سروے کی بنیاد پر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ پاکستان میں آئل پام کے امکانات اچھے ہیں تو پھر بھی سب سے زیادہ پر امید منظر نامے میں پام کی شجر کاری سے اس کی مناسب پیداوار کے حصول میں 10 سے 15 برس تک لگ سکتے ہیں۔ اس کی وجہ سے یہ ہے کہ تحقیق، تجربات،

<sup>67</sup> ماخذ: (a) H. Herdis, H. A. Negoro, N. Rusdayanti and S. Shara (2020). "Palm Oil Plantation and Cultivation Prosperity and Productivity of Smallholders", Open Agriculture, vol. 5, no. 1, pp. 617–630; (b) Indian Institute of Palm Oil Research, 2015, Vision 2050, Indian Council of Agricultural Research.

شکل خ 1.31: پنجاب میں سویا بین کی اوسط یافت کا درجہ حرارت اور بارش کے لحاظ سے ربط



Source: Ayub Agriculture Research Institute

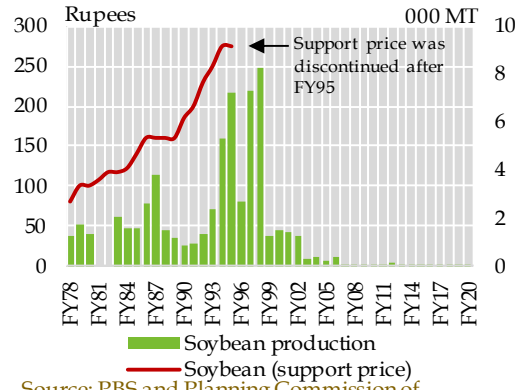
سویا بین کو ایسے معتدل ماحولیاتی حالات میں اگایا جاتا ہے جہاں اکثر و بیشتر بارشیں ہوتی ہوں اور مٹی کی سطح کم ہو۔ صوبہ پنجاب کے مختلف حصوں میں فارم پر کی جانی والی اسٹڈیز یافت اور درجہ حرارت کے درمیان منفی ربط ظاہر کرتی ہیں، جبکہ یافت اور بارش کے درمیان مثبت تعلق پایا جاتا ہے (شکل خ 1.31)۔ مختلف ممالک کے درمیان تقابل سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سویا بین معتدل ماحولیاتی خطوں میں بیٹتا ہے۔<sup>69</sup> اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ بیج کی ایسی اقسام تیار کی جائیں جو ملک کے قابل کاشت اہم علاقوں، خصوصاً جنوبی پنجاب اور سندھ کے ماحولیاتی حالات سے اچھی طرح مطابقت رکھتی ہوں۔

اس کی روشنی میں گرمی کو برداشت کرنے والی ایک قسم فیصل سویا بین تیار کی گئی ہے، اور اس کا پائلٹ آئل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (او آر آئی) فیصل آباد نے 2018-19ء میں تیار کیا۔ اس پائلٹ منصوبے کے تحت پنجاب کو پانچ وسیع جغرافیائی علاقوں میں تقسیم کیا گیا اور مشرقی شمالی پنجاب، مغربی شمالی پنجاب، وسطی پنجاب، مشرقی جنوبی پنجاب کو خوش آئند قرار دیا گیا (شکل خ 1.32)۔

## سویا بین

ماضی میں اس خطے میں سویا بین کاشت کی جا چکی ہے، تاہم اس فصل کو باضابطہ طور پر 1969ء اور اس کے بعد متعارف کرایا گیا اور کمرشل کاشت کے لیے اس کی بعض اقسام کی منظوری دی گئی۔ اگرچہ سویا بین کی فصل کے لیے پالیسی اقدامات 1955ء میں پہلے پانچ سالہ منصوبے میں تجویز کیے گئے تھے، لیکن اس فصل کے لیے امدادی قیمت کا اعلان 1978ء میں کیا گیا۔ امدادی قیمت متعارف ہونے کے بعد اس کا سلسلہ مالی سال 95ء میں منقطع ہو گیا اور فصل کی ترقی کمزور رہی اور تاریخ میں پیداوار کی بلند ترین سطح صرف 8200 میٹرک ٹن تک پہنچ سکی (شکل خ 1.30)۔ اس کا سبب کاشت کاروں کی فصل کے متعلق آگاہی، قدرتی زنجیر کی عدم موجودگی، بیج کی ترقی، پیداواری ٹیکنالوجی اور خریداری کی پالیسی کے حوالے سے تحقیق اور پیداوار کی ایک جامع پالیسی کا فقدان تھا۔<sup>68</sup>

شکل خ 1.30: پاکستان میں سویا بین کی امدادی قیمت اور پیداوار



Source: PBS and Planning Commission of

فیڈ کی صنعت کی جانب سے سویا بین کی غذا کی طلب میں اضافے کے بعد اب حال ہی میں تحقیق کی رفتار میں اضافہ ہونا شروع ہوا ہے، جبکہ اس کی فصل کو درپیش مخصوص چیلنج پاکستان کے ماحولیات کے لحاظ سے موزوں زیادہ بیجوں کی دستیابی کو بڑھانا ہے۔

Hafiz Saad et al., (2021), "Crop Diversification Through Soybean Cultivation in Punjab", Director of Oil Seeds, Ayub Agricultural Research Institute, Government of Punjab

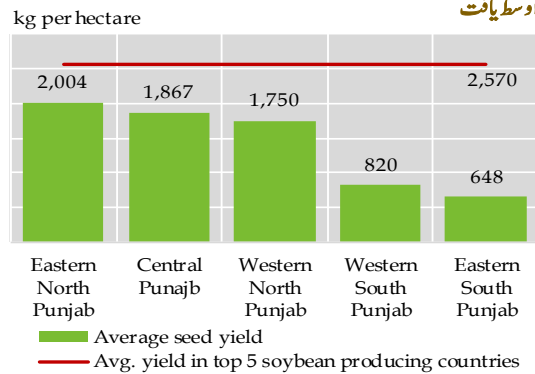
<sup>69</sup> حتیٰ کہ پڑوسی ملک بھارت میں بھی 83 فیصد سویا بین مدھیہ پردیش اور مہاراشٹرا کے معتدل موسم والے علاقوں میں پیدا کیا گیا ہے (ماخذ: سویا بین پروسیسرز ایسوسی ایشن آف انڈیا)۔

مشرقی شمالی پنجاب، وسطی پنجاب اور مغربی شمالی پنجاب کے ممکنہ علاقوں کی نشاندہی او آئی نے کی ہے اور اس کا مجموعی زیر کاشت رقبہ تقریباً 9.5 ملین ہیکٹر (یا 23.45 ملین ایکڑ ہے) ہے،<sup>72</sup> جہاں پر اس وقت مختلف قسم کی فصلیں (گندم اور چاول) اور پھل (جیسے چکوتراہ)<sup>73</sup> اگائے جا رہے ہیں۔ اسی طرح، این اے آر سی کے تخمینوں (جدول 1.4) کے مطابق پنجاب کے پوٹھوہار علاقے، خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان میں تقریباً ایک ملین ایکڑ قابل کاشت اراضی کو ملک میں اس وقت دستیاب سویا بین کی مختلف اقسام کی کاشت میں استعمال کیا جا رہا ہے، بشمول مکئی<sup>74</sup> کے ساتھ فصل کی کاشت، اور نیم بنجر علاقوں میں بھی اس کے کامیاب تجربات ہو چکے ہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک قدامت پسند تخمینے کے مطابق او آئی اور این اے آر سی کی جانب سے جن موزوں علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے اس میں صرف 0.5 ملین ایکڑوں پر ایک ٹن فی ایکڑ اگایا گیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان ممکنہ طور پر 0.5 ملین ٹن اگا سکتا ہے، جو سویا بین کی ملک میں درآمد شدہ مقدار کا 20 فیصد ہے۔<sup>75</sup> تاہم ان امکانات سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ پچھلے سیکشن میں روغنی بیجوں کی فصلوں کو درپیش جن بنیادی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے، انہیں حل کیا جائے۔ خاص طور پر ان امور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے جو کاشت کاروں کی آگاہی بڑھانے، فارم کے انتظام کے بہترین طریقے متعارف کرانے، خریداری کے مؤثر طریقہ کار اور روغنی بیج کی کاشت کو کسانوں اور دیگر فریقوں کے لیے منافع بخش بنائیں۔ مزید برآں، سویا بین کی بوائی کے بیجوں کے مطلوبہ معیار اور مقدار کی دستیابی اس کے امکانات سے استفادے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ سویا بین کی کاشت کے لیے فی

ان علاقوں میں آزمائش شدہ قسم کی فصل 120 دنوں میں تیاری ہوتی ہے، جبکہ برازیل اور امریکہ میں فصل تیار ہونے میں 180 دن لگتے ہیں۔ اس طرح، کاشت کاروں کو بارانی علاقوں میں گندم، سویا بین اور گندم کی فصل کے چکر، اور آبپاشی والے علاقوں میں چاول یا کپاس، سویا بین اور چاول کاشت کیا جاسکتا ہے۔<sup>70</sup> یہ ایک اہم پیش رفت ہے کیونکہ مقامی طور پر تیار کردہ پچھلی اقسام کی مدت طویل اور فصلوں کے مختلف رجحانات میں ان کی جگہ بنانے میں مشکلات درپیش تھیں۔

### شکل 1.32: پنجاب: پائلٹ منصوبوں میں سویا بین کی حاصل شدہ اوسط یافت



Source: ARI (2021) and USDA

مندرجہ بالا پائلٹ منصوبوں کے علاوہ این اے آر سی نے حال ہی میں ایک قلیل مدتی قسم (این اے آر سی 2020ء) وضع کی ہے، جس کا دورانیہ 90 دن ہے اور اس کے پیداواری امکانات 1000 کلوگرام فی ایکڑ تک ہیں،<sup>71</sup> اور اگر مناسب انداز میں اس کی مارکیٹنگ کی جائے تو اس سے ملک میں سویا بین کی پیداوار کو بڑھانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

(a) M. Aftab, T. Mahmood and H.S Mustafa (2021). Prospects of Oilseed Crops in Pakistan. Faisalabad: AARI, Government of Punjab; 70

(b) M. Amjad (2014). Oilseed Crops of Pakistan. Islamabad: Pakistan Agricultural Research Council.

71 ماخذ: نیشنل ایگریکلچرل ریسرچ کونسل 2021ء، پاکستان میں سویا بین کی غذا اور خوردنی تیل کی درآمدات میں کمی کے لیے سویا بین کافروٹ۔ غیر شائع شدہ نظری پیپر۔

72 ماخذ: زمین استعمال کرنے کے اعداد و شمار، سالانہ رقبہ بلحاظ پنجاب کے ڈویژن اور اضلاع برائے سال 20-2019ء، فصل رپورٹنگ کی خدمات، حکومت پنجاب۔

73 او آئی میں بھی سویا بین کے امکانات دریافت کرنے کے لیے دیگر علاقوں کی تجاویز دی گئی ہیں جن میں سندھ میں نوابشاہ، حیدرآباد، تھریار کر اور ٹھٹھہ، اور خیبر پختونخوا میں مردان، نوشہرہ، صوابی، مالاکنڈ، سوات، مانسہرہ اور کوہستان، اور بلوچستان میں قلات اور خضدار شامل ہیں۔

74 Ali Raza, et al., (2021), 'Land productivity and water use efficiency of maize-soybean strip intercropping systems in semi-arid areas: A case study in Punjab Province, Pakistan', Journal of Cleaner Production

75 میونہالی سال 21ء میں پاکستان کی سویا بین کے بیج کی مجموعی درآمد 2.5 ملین ٹن تھی۔

## خصوصی سیکشن

سال 18ء میں آئل سیڈ پروموشن کے تحت جو اقدامات کیے گئے ان میں سورج مکھی اور کینولا کی فصلوں کے کیلنڈر بنانا، ضلع وار اہداف مقرر کرنا، زراعت کی توسیع اور نئی بیج کمپنیوں اور صوبائی محکموں کے ماسٹر ٹرینروں کو تربیت دینا اور زراعت کی فراہمی شامل تھے۔<sup>78</sup> مزید برآں، وفاقی حکومت کے زراعت ایجر جنسی پروگرام کے تحت نیشنل آئل سیڈ توسیع پروگرام (این او ای پی) پر صوبائی محکموں کے اشتراک سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے، جبکہ اس پر عملدرآمد کی ذمہ دار ایجنسی پاکستان آئل سیڈ ڈیپارٹمنٹ ہے۔

پانچ برسوں پر محیط این او ای پی کے اہم اقدامات یہ ہیں: گندم، چاول اور گنے کی پیداواریت میں اضافہ کرنا تاکہ کینولا، سورج مکھی اور تل کی کاشت کے لیے 3.25 ملین ہیکٹر زمین خالی کی جاسکے، کپاس کے زیر کاشت زمین کی یافت اور رقبے میں اضافہ کرنا تاکہ 15 ملین گانٹھوں کی پیداوار حاصل ہو اور کپاس کے بیج کے تیل کی رسد کو بڑھایا جائے اور اس کے ساتھ سورج مکھی اور کینولا کی یافت میں اضافہ۔ آئندہ پانچ برسوں میں 15 ملین گانٹھوں کا ہدف حاصل کرنے سے 0.459 ملین ٹن کپاس کے تیل کی پیداوار ہو سکے گی۔ اسی طرح، این او ای پی کے تحت کاشت کے دیگر اقدامات سے توقع ہے کہ خوردنی تیل کی مزید 2.8 ملین ٹن یافت حاصل ہوگی۔ توقع ہے کہ اس سے درآمدی بل میں 584 ملین ڈالر کمی واقع ہوگی۔<sup>79</sup>

ایکڑ 30 تا 35 کلوگرام کی شرح سے بوائی کے بیجوں کی کافی زیادہ مقدار درکار ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں سورج مکھی اور توریا/کینولا میں بیجوں کی یہ شرح 2 تا 3 کلوگرام فی ایکڑ ہے۔<sup>76</sup>

## 1.5.5 اختتامی کلمات

گذشتہ دو دہائیوں کے دوران پاکستان کی خوردنی تیل کی طلب 2001ء میں 2 ملین ٹن سے بڑھ کر 2020ء میں 4.7 ملین ٹن تک پہنچ گئی۔ 2000ء سے پہلے کی دو دہائیوں میں ایسی ہی نمود دیکھنے میں آئی تھی۔ اس شرح سے آئندہ 20 برسوں میں بڑھتی ہوئی آبادی، اور مرغابی، گلہ بانی اور آبی حیوانات کی افزائش کی صنعتوں کی جدت طرازی، برآمدی ضروریات اور گوشت کے بڑھتے ہوئے ملکی استعمال کے پیش نظر روغنی بیجوں کی طلب میں خاصا اضافہ متوقع ہے۔ مزید برآں، فی کس آمدنی میں اضافے سے توقع ہے کہ خوردنی تیل اور مرغابی، گلہ بانی اور آبی حیوانات کی مصنوعات کے فی کس استعمال میں اضافہ ہو چکا ہے۔ موخر الذکر کے نتیجے میں روغنی بیجوں خصوصاً سویا بین کی غذا کی طلب بڑھے گی کیونکہ 2002ء اور 2020ء کے درمیان اس کی طلب میں 7.9 گنا نمو ہوئی ہے۔<sup>77</sup>

قلیل تا وسط مدت میں کینولا اور سورج مکھی کی پیداوار پر پالیسی کی توجہ مرکوز کرنا ضروری ہے اور فی الحال اس کا پروسیس شروع کیا جا رہا ہے۔ مثلاً، پنجاب میں مالی

## جدول 1.4: سویا بین کی کاشت کے لیے ممکنہ علاقہ

صوبہ	رقبہ / فصل کا نظام	تخمین شدہ رقبے کی دستیابی (ہزار ہیکٹر)
پنجاب	راولپنڈی ڈویژن	202
	دریائی علاقہ (میاں والی، بکھر، لیہ، مظفر گڑھ، ڈی جی خان اور راجن پور)	1
سندھ	زیریں سندھ (ٹھٹھہ اور بدین، سانگھڑ، وغیرہ)	20
خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان	پشاور، مردان، مالاکند اور ہزارہ ڈویژن اور قبائلی اضلاع	202
کل		426

ماخذ: پاکستان میں سویا غذا اور خوردنی تیل کی درآمدات میں کمی کے لیے سویا بین کا فروغ، این اے آر سی بیپر

76 ایم آفتاب، ٹی محمود اور ایچ ایس مصطفیٰ (2021ء)۔ پاکستان میں روغنی بیجوں کے امکانات۔ فیصل آباد: اے آر آئی، حکومت پنجاب۔

77 یو ایس ڈی اے پیداوار، رسد اور تقسیم کے اعداد و شمار۔

78 ایم آفتاب، ٹی محمود اور ایچ ایس مصطفیٰ (2021ء)۔ پاکستان میں روغنی بیجوں کے امکانات۔ فیصل آباد: اے آر آئی، حکومت پنجاب۔

79 ماخذ: (الف) پاکستان آئل سیڈ ڈیولپمنٹ بورڈ، 2019ء، وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق، نیشنل آئل سیڈ توسیع پروگرام، امبریل پالیسی و سوانحی منصوبہ بندی کمیشن پاکستان، (ب) پاکستان آئل سیڈ ڈیپارٹمنٹ (سابقہ پی او ڈی بی)، 2021ء، پاکستان میں روغنی بیج کی صورت حال پر سرکاری پریزنٹیشن۔

سویا بین کی پیداوار کی کارکردگی نے اسے دنیا میں تیل اور غذا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی فصلوں کا درجہ دے دیا ہے۔ لہذا، طویل مدت میں اس بات کی ہنگامی ضرورت ہے کہ پام کی کاشت اور سویا بین کی فصل کی تحقیق، ترقی، فروغ، پیداوار اور خریداری کے طریقے میں سرمایہ کاری کی جائے۔

فوری طور پر طویل مدتی منصوبہ بندی اس لیے بھی اشد ضروری ہے کہ نئی متعارف کی جانے والی فصلوں میں اہم اختراعات اور خاطر خواہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے فارمنگ کے بعض پہلوؤں کے حوالے سے کئی برسوں پر محیط جامع منصوبہ بندی اور اس پر عملدرآمد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان پہلوؤں میں بیج اور زمین پر تحقیق، بیجوں کی دستیابی، کاشت کاروں کی آگاہی اور نفع یابی، زراعت میں توسیع، فارم کی موثر مشینری اور مستعد اور قابل بھروسہ خریداری اور رسدی زنجیر کا قیام شامل ہیں۔ بالفاظ دیگر کسی بھی فصل کی کامیابی کے ضروری ہے کہ کاشت کار فصل کی پیداوار کی طویل مدتی نامیاتی نمونوں میں دلچسپی لیں۔

زرعی پیداوار کی پالیسی کا انحصار متعدد پیچیدہ اور دیگر منسلک عوامل پر ہوتا ہے۔ ان میں غذائیت کے تقاضے، متنوع زرعی ماحولیاتی علاقے اور پیداواری نظام، ماحول، زمین، پانی اور یوٹیلٹی کے دیگر حالات، اور غذائی ترجیحات شامل ہیں، جو ثقافت اور تاریخ سے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ ان عوامل سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی بھی ملک تمام زرعی اجناس میں مکمل خود کفیل ہو سکتا ہے نہ ہی کوئی ملک وہ تمام فصلیں اگا سکتا ہے، جنہیں وہ استعمال کرتا ہے۔ ان عوامل کا ادراک کرتے ہوئے خوردنی تیل کی بڑھتی ہوئی درآمدات کے حقائق و فاقی اور صوبائی حکومتوں اور نجی اور سرکاری شعبے کے متعلقہ فریقوں کے درمیان مربوط غور و خوض کے متقاضی ہیں، تاکہ اس بات کا جائزہ لیا جاسکے کہ پاکستان میں پام اور سویا بین اگانے کے امکانات موجود ہیں یا نہیں۔ اگر پام اور سویا بین اگانے کا امکان موجود ہے تو پھر ماضی کی کوششوں کے برعکس اس عبوری دور کو کامیاب بنانے کے لیے پائیدار پالیسی اور ادارہ جاتی تعاون کی ضرورت ہے۔

یہ اقدامات قومی غذائی سلامتی پالیسی برائے 2018ء کے مطابق ہیں، جن میں چاول، گنے اور دیگر فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں کمی کی تجویز دی گئی ہے تاکہ روغنی بیجوں، دالوں اور باغبانی کی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے اور روغنی بیجوں کے لیے امدادی قیمت متعارف کرائی جائے تاکہ گندم اور چینی کی برآمد پر زراعت کے دینے کے بجائے درآمدی تبدل کو فروغ دیا جائے۔

کیئولا اور سورج مکھی پر توجہ مرکوز کرنا قلیل تاوسط مدتی حل کے لیے اہم ہے کیونکہ سورج مکھی اور توریا/کیئولا کی جڑیں پہلے ہی ملک میں مضبوط ہیں۔ جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی ہے قلیل تاوسط مدت میں پام کے امکانات روشن نہیں ہیں، جبکہ وسط مدت میں سویا بین کے فوائد سمیٹنے کی صلاحیت کا دار و مدار متعدد عوامل پر ہے، جن میں بیج کی دستیابی، کاشت کاروں کی آگاہی اور خریداری کی ایسی مناسب پالیسی شامل ہیں جس میں کاشت کار کے منافع کو ترجیح دی گئی ہو۔

قلیل تاوسط مدت میں سورج مکھی اور توریا/کیئولا کی پیداوار پر توجہ دینے کے علاوہ حکومت درآمد اور طلب کے انتظامی اقدامات پر بتدریج عملدرآمد کر سکتی ہے۔ ان میں درآمدی بیج اور تیل پر کسٹم ڈیوٹی اور گھی پر ٹیکس عائد کرنا تاکہ خوردنی تیل کی پیداوار کے لیے ملکی سورج مکھی اور توریا کی فراہمی کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔ اگرچہ قیمتوں کے نئے قابل فہم طور پر کافی پیچیدہ ہیں، خصوصاً جب ملکی پیداوار مقامی طلب کو پورا کرنے سے قاصر رہے۔ غذائیت کے بارے میں آگاہی بڑھانے کی کوششوں سے کھانا پکانے میں خوردنی تیل کا استعمال کم کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

تاہم، اگلے 20 برسوں میں پاکستان میں بڑھتی ہوئی طلب کے امکانات کے پیش نظر سورج مکھی، کیئولا اور کپاس کے بیج کے تیل کی پیداوار بڑھانے کے لیے سرمایہ کاریوں سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ اس سے طویل مدت میں ملکی ضروریات کے بڑے حصے کو پورا کیا جاسکے گا۔ کیئولا، سورج مکھی اور تیل کی فصلوں میں تیل اور پروٹین کی فی ہیکٹر یافت پام اور سویا بین کے مقابلے میں خاصی کم ہے، جو کہ زمین، پانی اور دیگر ذرائع کی کمی کے باعث ایک اہم ترجیح ہے۔ اسی طرح، آئل پام اور

## ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

(1) **جی ڈی پی:** جاری سال، جس کے لیے اصل جی ڈی پی اعداد و شمار ابھی تک دستیاب نہیں، اسٹیٹ بینک منصوبہ بندی کمیشن کے سالانہ منصوبے میں دیے گئے جی ڈی پی ہدف کو استعمال کر کے جی ڈی پی کے ساتھ مختلف متغیرات مثلاً مالیاتی خسارہ، سرکاری قرضہ، جاری کھاتے کا توازن، تجارتی توازن وغیرہ کے تناسب کا حساب لگاتا ہے۔ یہ تناسب معلوم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک جی ڈی پی سے متعلق اپنے تخمینے استعمال نہیں کرتے تاکہ یکسانیت برقرار رہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تخمینے سال کی مختلف سہ ماہیوں میں بدلتے ہوئے معاشی حالات کے ساتھ مختلف ہوتے ہیں۔ مزید برآں، مختلف تجزیہ کاروں کے تخمینے الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اگر ہر کوئی ایک مختلف جی ڈی پی تخمینے کا بطور نصاب استعمال کرے تو معاشی مسائل پر بحث بہت الجھ جائے گی۔ چنانچہ معاشی مسائل پر باہمی بحث کے لیے ایک مشترک عدد سے مدد ملتی ہے اور منصوبہ بندی کمیشن کا دیا ہوا عدد اس مقصد کو بہتر طور پر پورا کرتا ہے۔

(2) **مہنگائی:** مہنگائی کا حساب لگانے کے لیے عموماً تین اعداد استعمال ہوتے ہیں: (i) مدت کی اوسط مہنگائی، (ii) سال بسال یا سالانہ مہنگائی، اور (iii) ماہ بہ ماہ یا ماہانہ مہنگائی۔ مدتی اوسط مہنگائی کا مطلب ہے جولائی سے لے کر سال کے کسی مہینے تک اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (قومی، شہری اور دیہی) میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں فیصد تبدیلی۔ سال بسال مہنگائی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی کو کہتے ہیں جبکہ ماہانہ مہنگائی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں گذشتہ مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی ہے۔ مہنگائی کی ان تعریفوں کے کلیے ذیل میں دیے گئے ہیں۔

$$\text{Period average inflation } (\pi_{Ht}) = \left( \frac{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-i}}{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-12-i}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{YoY inflation } (\pi_{YoYt}) = \left( \frac{I_t}{I_{t-12}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{Monthly inflation } (\pi_{MoMt}) = \left( \frac{I_t}{I_{t-1}} - 1 \right) \times 100$$

جہاں  $I_t$  سے مراد سال کے  $t^{\text{th}}$  مہینے میں صارف اشاریہ قیمت ہے۔ صارف اشاریہ قیمت قومی، شہری یا دیہی ہو سکتا ہے۔ طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے براہ کرم دیکھیے:

<http://www.pbs.gov.pk/content/methodology-2>

(3) **قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی بمقابلہ مالیاتی خسارے کی مالکاری:** مجموعی سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی وزارت خزانہ کے فراہم کردہ مالیاتی مالکاری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ مختلف عوامل ہیں جن میں یہ شامل ہیں: (i) قرضے کے اسٹاک میں حکومتی قرض گیری کی مجموعی قدر شامل ہوتی ہے جبکہ مالکاری کا حساب لگاتے وقت حکومتی قرض گیری کی بینکاری نظام میں اس کی امانتوں سے مطابقت کی جاتی ہے، (ii) روپے اور دیگر کرنسیوں کی امریکی ڈالر کے مقابلے میں شرح مبادلہ کی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی قرضے کے اسٹاک میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جس سے بیرونی قرضے کی روپے میں قدر متاثر ہوتی ہے۔

(4) حکومتی قرض گیری: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی مختلف شکلیں ہیں اور ہر شکل کے اپنے خواص اور مضمرات ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

#### (الف) اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری:

اسٹیٹ بینک سے قرض: وفاقی حکومت براہ راست اسٹیٹ بینک سے 'ویز اینڈ میز ایڈوانس' (Ways and Means Advance) کے راستے یا پارکیٹ ریلیمنڈ ٹریژری بلز (ایم آر ٹی بیز) کی (اسٹیٹ بینک کے ہاتھوں) خریداری کے ذریعے قرض لے سکتی ہے۔ ویز اینڈ میز ایڈوانس سے حکومت ایک وقت میں سال میں 10 کروڑ روپے تک 4 فیصد سالانہ کی شرح سود پر قرض لے سکتی ہے۔ اس سے زیادہ رقم اسٹیٹ بینک کی جانب سے بہ وزن اوسط یافت پر ششماہی ایم ٹی بیز کی خریداری کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ اس یافت کا تعین ٹریژری بلز کی حالیہ ترین پندرہ روزہ نیلامی سے کیا جاتا ہے۔

صوبائی حکومتیں اور حکومت آزاد جموں و کشمیر بھی اپنے ڈیٹریٹمنٹس (اور ڈرافٹ) جس کی ان کے لیے طے شدہ حدود ہیں براہ راست اسٹیٹ بینک سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان قرضوں پر شرح سود ششماہی ایم ٹی بیز کی سہ ماہی اوسط یافت ہوتی ہے۔ اگر اور ڈرافٹ حدود کی خلاف ورزی ہو تو صوبے پر 4 فیصد سالانہ کی اضافی شرح سے ہر جانہ لیا جاتا ہے۔ تاہم 29 جون 2020ء کو وفاقی حکومت نے اسٹیٹ بینک سے صوبائی حکومتوں کو براہ راست قرض دینے کا کام خود لے لیا ہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت نے چاروں صوبائی حکومتوں اور اسٹیٹ بینک (بطور ایگزیکٹیوٹری) کے ساتھ وفاقی حکومت سینٹرل اکاؤنٹ نمبر 1 (غیر غذائی) سے ویز اینڈ میز قرضے دینے کے لیے 29 جون 2020ء کو ایک سہ فریقی معاہدہ کیا ہے۔

جدولی بینکوں سے قرض: یہ قرض زیادہ تر (i) سہ ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) کی پندرہ روزہ نیلامی؛ (ii) 3، 5، 10، 15، 20 اور 30 سال کے معینہ شرح کے پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کی نیلامی؛ (iii) 3، 5، 10 سال کے رواں شرح کے پی آئی بیز؛ (iv) صکوک اور (v) صکوک کے بیج مو جمل (موخر ادا ہنگی کی بنیاد پر) کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ تاہم صوبائی حکومتوں کو جدولی بینکوں سے قرض لینے کی اجازت نہیں۔

#### (ب) اجناسی مالکاری:

وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں دونوں اجناسی مثلاً گندم، چینی وغیرہ کی خریداری کے لیے جدولی بینکوں سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان اجناس کی فروخت کی آمدنی بعد میں اجناسی قرض کی واپسی میں استعمال ہوتی ہے۔

(5) اعداد و شمار کے مختلف ماخذوں کے اختلافات: مختلف متغیرات مثلاً حکومتی قرض گیری، بیرونی تجارت وغیرہ کے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شماریات کی فراہم کردہ معلومات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ شماریاتی تعریفوں، کوریج وغیرہ کے اختلافات ہیں۔ اس کی بعض صورتیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

(الف) بجٹ خسارے کی مالکاری (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار): وزارت خزانہ کی فراہم کردہ مالیاتی کارروائیوں کی سہ ماہیوں کی جدولوں اور اسٹیٹ بینک کے زرعی سروے میں دیے گئے اعداد و شمار میں اکثر فرق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزارت خزانہ حکومت کے بینکوں سے قرض کے

اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زرعی سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے یعنی اس میں ٹی بلز پر جمع شدہ سودی ادائیگیاں شامل کی جاتی ہیں۔

(ب) **بیرونی تجارت (اسٹیٹ بینک بمقابلہ پاکستان دفتر شماریات):** توازن ادائیگی میں اسٹیٹ بینک کے تجارتی اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مرتب کردہ شماریات بینکاری اعداد و شمار پر مبنی ہوتے ہیں جن کا انحصار زر مبادلہ کی اصل وصولی اور ادائیگی پر ہوتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شماریات اجناس کی اصل نقل و حرکت (کسٹم ریکارڈ) کے مطابق اعداد و شمار ریکارڈ کرتا ہے۔

## فرہنگ (انگریزی-اردو)

accommodative monetary policy	نرم زری پالیسی	Large Scale Manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
anecdotal evidence	منفقوی شواہد	liquidity	سیالیت
baseline	اساس	maturity	عرصیت / میعاد
benchmark	نشانیہ	monetary base	زری بنیاد
circular debt	گردشی قرضہ	Net Domestic Asset	خالص ملکی اثاثہ
Completely Built Units	مکمل ساختہ اکائیاں	Net Foreign Asset	خالص بیرونی اثاثہ
core inflation	قوزی مہنگائی	Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ موثر شرح مبادلہ
CPI inflation	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	portfolio	جزدان
direct tax	براہ راست ٹیکس	profitability	نفع یابی
exchange rate	شرح مبادلہ	proxy indicators	نیاتی اظہاریے
external sector	بیرونی شعبہ	remittances	ترسیلات زر
Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	remunerative	نفع بخش
Foreign Portfolio Investment	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	retailer	خرده فروش
growth	نمو	rollover	اجرائے ثانی
high base effect	بلند اساسی اثرات	sovereign debt	ریاستی قرضہ
injection	ادخال	subsidy	زر اعانت
intermediate items	نیم تیار مصنوعات	surplus	فاضل

## فرہنگ (اردو-انگریزی)

liquidity	سیالیت	rollover	اجرائے ثانی
exchange rate	شرح مبادلہ	injection	ادخال
CPI inflation	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	baseline	اساس
maturity	عرصیت / میعاد	direct tax	براہ راست ٹیکس
surplus	فاضل	Large Scale Manufacturing	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی
core inflation	قوزی مہنگائی	high base effect	بلند اساسی اثرات
circular debt	گردشی قرضہ	Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
Completely Built Units	مکمل ساختہ اکائیاں	Foreign Portfolio Investment	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری
anecdotal evidence	منقولی شواہد	external sector	بیرونی شعبہ
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ مؤثر شرح مبادلہ	remittances	ترسیلات زر
accommodative monetary policy	نرم زری پالیسی	portfolio	جزدان
benchmark	نشانیہ	Net Foreign Asset	خالص بیرونی اثاثہ
remunerative	نفع بخش	Net Domestic Asset	خالص ملکی اثاثہ
profitability	نفع یابی	retailer	خرده فروش
growth	نمو	sovereign debt	ریاستی قرضہ
proxy indicators	نیابتی اظہاریے	subsidy	زر اعانت
intermediate items	نیم تیار مصنوعات	monetary base	زری بنیاد